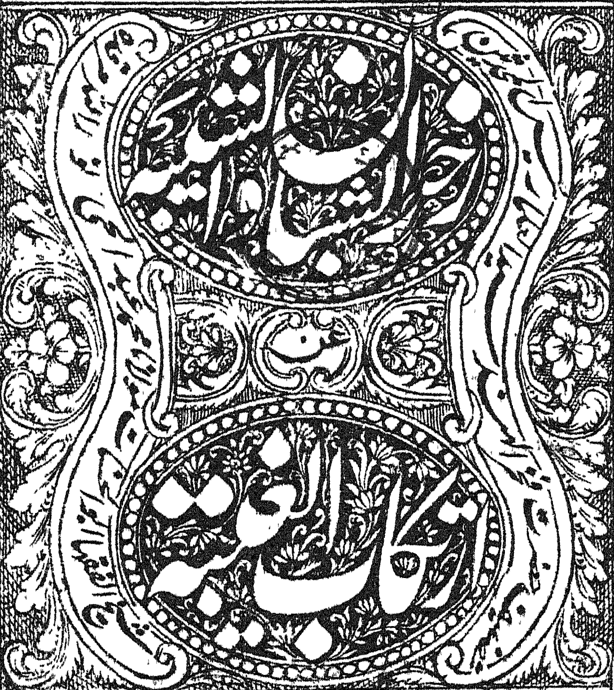
انما ھی زجرة واحدة

یہ رسالہ احکام غیبت معہ فوائد بسیار و مسائل بیشمار مسمی بہ



بفرمائش جناب مولوی محمد خادم حسین صاحب مطبع انوار محمدی لکھنؤ میں

محمد تیغ بہادر کی اہتمام سی چھپا گیا

فہرست مضامین زجر الشبان و الشیبۃ عن ارتکاب الغیبۃ علاوہ حکایات عبرت خیز و لطائف دلاویز و مسائل ضروری و نصائح مفیدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً کہتا ہی امیدوار رحمت پروردگار غنی محمد عبد الحی لکھنوی ابن مولانا الحاج الحافظ محمد عبد الحلیم مد اللہ ظلہ العمیم کہ اس زمانے مین جب مینے دیکھا کہ سب گناہون سے زائد غیبت مین لوگ مبتلا رہتے ہین اور عوام و خواص سب اسکو خفیف امر سمجھتے ہین اور ارتکاب غیبت کا منجر بکبائر و صغائر کی طرف ہوتا ہی دنیا و آخرت مین اس سے نقصان پہونچتا ہی معہذا کوئی رسالہ اس باب مین ایسا نظر سے نہین گذرا کہ باعث ہدایت و رہنمائی ہووے اسوجہ سے میرا قصد ہوا کہ اس بحث مین ایک ایسا رسالہ لکھون کہ نافع عوام و خواص دافع وسواس ہووے بنی آدم کے محفوظ رہنے کا وسواس خناس سے ذریعہ ہووی بناءً علیہ اس رسالے کو مینے تالیف کیا اور نام اسکا **زجر الشبان والشیبۃ عن ارتکاب الغیبۃ** رکھا اور اسکو دو اصل پر مرتب کیا ایک مین غیبت کرنیکا ذکر ہی اور دوسری مین غیبت سننے کا اور مجلس غیبت مین شریک ہونیکا

اصل اول اسمین نو فرع ہین **فرع اول** غیبت کی تعریف مین اور ابطال توہمات عوام مین مخفی نرہی کہ شرعاً غیبت بکسر غین معجمہ عبارت ہی کسی کے وصف بد ذکر کرنیکو اوسکے غیبت مین اسطور پر کہ اگر وہ سنے تو اوسکو ملال ہووے

بشرطیکہ وہ صفت اوسمین موجود ہووے خواہ زبان سے ذکر ہو یا بذریعۂ قلم یا اعضا کے یا کسی اور طرح پر اور عام ازینکہ وہ شخص کافر ہو یا مسلم اور اگر ایسا وصف بیان کیا جو اوسمین نہین ہی تو یہ تہمت و بہتان ہی نہ غیبت اس باب مین چند احادیث و آثار ذکر کیے جاتے ہین جنسے صاف یہ امر ثابت ہوتا ہو **حکایت** ایک عورت پستہ قد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت مین آئین جب وہ چلی گئین حضرت عایشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے اونکا عیب پستہ قد ہونیکا بیان کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا ای عایشہؓ تمنے اوس عورت کی غیبت کی عرض کیا حضرت عایشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے یا رسول اللہ مینے اون کا کوئی عیب خلاف واقع بیان نہین کیا البتہ مینے اونکا پستہ قد ہونا عیان کیا اور یہ عیب اونمین ہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا ای عایشہ اگرچہ تمنے سچ بات کہی لیکن جب تمنے اوسکا عیب ہے یعنی اوسکا پستہ قد ہونا بیان کیا غیبت ہوگئی نقل کیا ہی اسکو فقیہ ابو اللیث نے باب الغیبت مین **ارشاد** ابراہیم تابعی فرماتے ہین اذا قلت فی الرجل ما فیہ فقد اغتبتہ وان قلت ما لیس فیہ فقد بہتہ یعنی جب تونے کسیکا عیب جو اوسمین ہی بیان کیا یہ غیبت ہوئی اور اگر کسی کا عیب جو اوسمین نہین ہی بیان کیا پس یہ تہمت ہوئی نقل کیا ہی اسکو امام محمد نے کتاب الآثار مین **حکایت** ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے صحابہ سے پوچھا آیا تم لوگ غیبت کو جانتے ہو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ جانتا ہے اور آپ ہملوگونکو معلوم نہین ہے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ذِکْرُكَ اَخَاكَ بِمَا یَکْرَہُ یعنی غیبت نام ہی اپنی بہائی کی عیب ذکر کرنے کا کہ اگر وہ سنے تو رنجیدہ ہووے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر وہ عیب اوس بہائی مین موجود ہووے

کیا یہ بھی غیبت ہی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اگر تم کسیکا عیب
سچ بیان کرو یہی غیبت ہی ورنہ اگر تمنے وہ عیب بیان کیا جو اوسمین نہین ہی پس
یہ بہتان ہی روایت کیا اسکو بغوی رحمہ اللہ تعالی نے تفسیر معالم التنزیل مین
لطیفہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے بھائی کے لفظ سے اسطرف
اشارہ فرمایا ہی کہ جسکی تم لوگ غیبت کروگے اگرچہ وہ شخص تمسے قرابت نہ رکھتا ہو
لیکن فی الحقیقت وہ تمہارا بھائی ہی تین سبب سے ایک یہ کہ تمہارے اور اوسکے
جد اعلی یعنے حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام ایک ہین دوسرے یہ کہ
تمہارے اور اوسکی جدۂ اعلی یعنی حضرت حوا علی نبینا وعلیہما الصلوۃ والسلام ایک ہین
تیسرے یہ کہ تم اور وہ دونون مسلمان ہو اور سب مسلمان باہم بھائی ہین پس جسطرح
آدمی اپنے حقیقی بھائی کی غیبت کرنے سے حتی الوسع بچتا ہی اوسکو ذلیل نہین کرتا ہی
اسیطرح لازم ہی کہ کسیکا عیب بیان نہ کرے کیونکہ ہر مومن بھائی ہی حکایت
ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا والغیبۃ ان تذکر
المرء بما فیہ یعنی غیبت یہ ہی کہ ذکر کرے آدمی کسی کے عیب کو جو اوسمین ہو وے
پس صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم ہم سمجھتے تھے کہ
جو شخص خلاف واقع کسیکا عیب بیان کرے وہ غیبت ہوگی آپ نے فرمایا
یہ تو بہتان ہی روایت کیا ہی اسکو عبد بن حمید نے نقل کیا ہے اسکو درمنثور مین
تنبیہ اس زمانے مین کیا عوام کیا خواص تعریف غیبت مین غلطان ہین اور
تفسیر غیبت مین تابع شیطان ہین اور ہر شخص اپنے نفس کے موافق ایک تعریف
بناتا ہی ہر شخص لوگونکو ایک تفسیر کہہ سناتا ہی ۹ مسلمانون ذرا سوچو تو دل مین تم ہنسیے
کسطرح تم آب وگل مین پہنس رہے بعض فرماتی ہین کہ غیبت کہتی ہین کسی کی ایسی اوصاف بد بیان
کرنیکو کہ اوسکے سامنے نہ کہہ سکین پس اگر ایسی عیوب بیان کیے کہ اوسکے سامنے کہہ سکتی ہون غیبت نہوگی

حکایت راقم الحروف نے ایک شخص سے جو غیبت کر رہا تھا کہا یا حضرت کیون
غیبت کرتے ہو اور لوگونکا عیب بیان کرتے ہو اوس شخص کا چونکہ اعتقاد فاسد تھا
کہنے لگا ہم اوس شخص سے اس عیب کے بیان کرنے مین پوشیدگی نہین کرتا ہین
بلکہ اوسکی سامنے بہی بیان کر سکتے ہین پس یہ غیبت نہین ہی تفہیم احادیث
جو تعریف غیبت مین وارد ہوئے ہین اور سابقاً منقول ہوئی اونمین یہہ قید نہین
ہی بلکہ عام ہی اس سے کہ وہ عیب اوسکے سامنے بیان کر سکے یا نکر سکے جب کسیکا
عیب غیبت مین بیان کیا غیبت مین مبتلا ہوا علاوہ یہہ ہی کہ اگر بزرگ کسی خرد
کی عیب بیان کرے اس فہم پر لازم آتا ہی کہ یہہ غیبت نہو کیونکہ بزرگ خرد سے
نہین ڈرتا ہی اور جو اوسکے پیچھے کہتا ہی اوسکے سامنے بہی کہہ سکتا ہی فہم بعض
فرماتے ہین کہ غیبت کہتے ہین کسی کے اوصاف بد بیان کرنے کو وہ اوصاف جو
اوسمین نہو وین پس اگر کسیکی برائیان سچ سچ بیان کین یہ غیبت نہوگی تفہیم
ابہی احادیث سے دریافت ہوا کہ یہ صورت بہتان کی ہی نہ غیبت کی پس ان لوگونکا
یہ قول گویا بہتان ہی شارع پر فہم بعض لوگ سمجھتے ہین کہ غیبت کہتے ہین کسی کے
اوصاف بد ذکر کرنیکو جو کسیکو معلوم نہو وین پس اگر کسیکی وہ عیوب بد بیان کیے
جو مشہور ہین غیبت نہو گی اسیواسطے جب اونسے کہو کہ تم کسواسطے غیبت کرتی
ہو جواب دیتے ہین کہ یہ غیبت نہین ہی کیونکہ جو عیب ہم بیان کرتے ہین وہ پوشیدہ
نہین ہی سب لوگ اوس سے واقف ہین نہ یہ کہ ہمارے بیان سے جانین گے
تفہیم یہ محض اونکی غلط فہمی ہے کیونکہ جب کسیکا عیب بیان کیا خواہ وہ عیب
مشتہر ہووے یا مخفی ہو وی غیبت ہو جائیگی لیکن اگر وہ عیب مشہور نہین ہی اور
اوسکو بیان کریگا دو گناہ ہونگے ایک غیبت کا دوسرے افشاء عیب کا اور اگر
وہ عیب جو اوسکی غیبت مین بیان کیا ہی مشہور ہی اس صورت مین فقط غیبت ہوگی

افشاء عیب ہوگا کیونکہ وہ عیب سبکو معلوم تہا دوسری فرع غیبت کی تقسیمون مین پہلی تقسیم غیبت کی تین قسم ہین ایک مسلمان کی غیبت حکم غیبت اہل اسلام کی حرام قطعی ہے چنانچہ قول خدای تعالی کا ولا یغتب بعضکم بعضا اسی باب مین نص صریح ہی کیونکہ ضمیر کم کی مسلمانون کی طرف راجع ہی پس معنے آیت کے یہ ہین کہ نہ غیبت کرے کوئی مسلمان کسی مسلمان کی دوسرے غیبت ذمی کے یعنے اون کافرون کی جو دارالاسلام مین تابع ہوکے اقامت پذیر ہین حکم یہ بہی غیبت حرام ہی کیونکہ جب کافر مسلمان کا تابع ہوگیا مال وعزت وجان مین مانند اہل ایمان ہوگیا پس جسطرح عزت ریزی مسلمان کی حرام ہی اسیطرح تکلیف ذمی کی حرام ہوگی چنانچہ اس مسئلے کی تصریح درمختار وغیرہ مین موجود ہی تیسرے غیبت حربی کے یعنی اوس کافر کی جو تابع اہل اسلام نہین ہی حکم ظواہر کتب فقہ سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ غیبت درست ہی کیونکہ جب فاسق کی غیبت درست ہی چنانچہ اسکی تفصیل آویگی پس کافر حربی کی غیبت بطریق اولی جائز ہوگی دقیقہ صاحب تفسیر کبیر ولا یغتب بعضکم بعضا کی تفسیر مین لکہتے ہین کہ غیبت کافر کی جائز ہی پس شاید مراد اونکی حربی ہوگا واللہ اعلم دوسری تقسیم غیبت کے دو قسم ہین ایک غیبت زندی کے دوسرے غیبت مُردے کی جسطرح غیبت زندون کی حرام ہی اسیطرح مردون کو گالی دینا اور اونکو برا کہنا اور اونکے عیوب بیان کرنا اور اونکی غیبت کرنا اگرچہ وہ حالت زندگی مین گناہون مین مبتلا رہی ہون اور اوقات اپنی برباد کیے ہون حرام ہی بلکہ اس باب مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے نہایت تاکید فرمائی ہی حدیث فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اذا مات احدکم فدعوہ ولا تقعوا فیہ یعنے جب کوئی شخص تم لوگون سے مرجاوے پس چہوڑ دو اوسکو اور اوسکی غیبت نہ کرو

روایت کیا ہی اسکو ابوداؤد نے کتاب البر والصلة مین **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے لاتسبوا الاموات فانہم افضوا الی ماقدموا یعنی جو لوگ مرگئے ہین اونکو گالی نہ دو کیونکہ جو اعمال اونہون نے کیے ہین اوسکی سزا کو پونہچے ہین روایت کیا ہی اسکو ابن حبان نے نقل کیا ہی اسکو عبدالعظیم منذری نے کتاب الترغیب والترہیب مین **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اذکروا محاسن موتاکم وکفوا عن مساویہم یعنی بیان کرو تم مردون کے اوصاف نیک کو اور اونکی بدیون سے زبانون کو روکو روایت کیا ہی اسکو ابوداؤد نے **دقیقہ** راقم الحروف کہتا ہی اگر قطع نظر کرو احادیث سے عقل بہی اس بات کو کہتی ہی کہ غیبت مردون کے ہرگز جائز نہین ہے چار وجہ سے **ایک** وجہ یہ کہ مردے کسی زندہ کے غیبت نہین کرسکتے ہین پس زندونکو بہی چاہیے کہ مردون کی غیبت نہ کرین اور اونکو تکلیف نہ دیوین **حکایت** حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالی عنہ اکثر قبرون کے پاس بیٹہا کرتے تہے اور مقبرون مین اکثر جایا کرتے تہے لوگون نے اسکی وجہ پوچہی اونہون نے بیان کیا مین ایسے لوگون کے پاس بیٹہتا ہون کہ آخرت کو یاد دلاتے ہین اور جب مین چلا جاؤن تو میری غیبت نہین کرتی ہین بخلاف زندون کے یہ حکایت احیاء العلوم کی کتاب الاموات مین ہی **دوسری** وجہ یہ کہ بسبب مردون کے زندے فائدہ مند ہوتے ہین مردون کے دیکہنے اور اونکے پاس بیٹہنے سے آخرت یاد آتی ہے اور دنیا فانی معلوم ہوتی ہی پس زندونکو لائق ہی کہ مردون کو فائدہ دیوین اور اونکی نیکی کا بدلہ کرین یعنی جسطرح مردون کی زبان رکی ہی زندے بہی اپنی زبانون کو روک لین نہ یہ کہ اونکو تکلیف دیوین **حکایت** حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لوگون نے پوچہا آپ مقابر مین کس واسطے اکثر جاتے ہین جواب دیا کہ اہل مقابر آخرت کو یاد دلاتے ہین اور یہ منفعت ہمکو دیتے ہین

اسنہ ہمارے شکایت نہین کرتے ہین اسواسطے مین اونسے صحبت زائد رکہتا ہون اور
اکثر مقبرون مین جایا کرتا ہون یہ حکایت بہی احیاء العلوم مین ہی **تیسری**
وجہ یہ کہ مردون کی غیبت سے زندونکو تکلیف ہوتی ہی اور مردے کے قریبون کو
رنج دکلفت ہوتی ہی **حکایت** جناب والد مدظلہ ایک روز فرماتے تھے کہ ایک شخص
اکثر سورۂ تبت یدا ابی لہب پڑہا کرتا تہا چونکہ ابولہب اگرچہ کافر تہا لیکن جناب
شفیع العاصیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کا چچا تہا اور اس سورۃ مین ابولہب
پر خدا لعنت کرتا ہی اور اوسکے واسطے جزا بد کا ذکر کرتا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وعلی آلہ وسلم کو اوس شخص کا ہمیشہ اس سورۃ کو پڑہنا اور عیب ابولہب کا اپنی
زبانپر لانا برا معلوم ہوا پس آپ نے فرمایا ای شخص تجکو سوا اس سورۃ کے کیا دوسری
سورۃ یاد نہین ہی **ہدایت** اسی واسطے مذہب یہ ہی کہ اگر وقت مرگ کسی کا روسیہ
ہوجاوی یا وقت مرگ زبان سے کلمہ نہ نکلے یا قبر مین کسی طرحکا عذاب کا سامان ہووے
یا قبر مین کسیطرحکے حشرات الارض نمودار ہووین پس لازم ہی اون لوگونپر جو ان
امور سے مطلع ہووین کہ یہ عیوب لوگون کے سامنے مشہور نہ کرین اور اوس مردے
کے گنہگار ہونیکی خبر نہ پہیلاوین تا زندونکو اذیت نہووی اقارب کو کلفت نہووے
حکایت میرے بزرگونمین بعض اولیاء اللہ نے یعنی مولانا محمد انوار الحق لکہنوی
نے انتقال کیا اور وقت موت اونکی زبان سے کلمہ نہ نکلا لوگون نے اونپر چادر
ڈالدی اور فکر تجہیز وتکفین کے جب سب لوگ باہر نکلے بعضون نے بطور طعن
سے کہا کہ ظاہر مین نہایت متقی تہے اور مرتے وقت کلمہ بہی زبان سے نہ نکلا اس
مضمون سے حضار کو فی الجملہ رنج ہوا تہا کہ مولانا مرحوم نے دونون پاؤن کو سمیٹا
اور بآواز بلند نام اللہ کا زبانپر جاری کیا جب یہ آواز لوگون کے کان مین پڑی
طعن کہنے والون کو سبہون نے مطعون کیا **چوتھی** وجہ یہ کہ جو شخص مرگیا ہے

اگر وہ جہنمی ہی یہی امر اوسکو کافی ہی پس اوسکی غیبت بے فائدہ ہی اور اگر وہ جنتی ہے
اوسکی غیبت ممنوع ہی ہرگاہ اوسکا جہنمی ہونا محتمل ہوا شارع نے اوسکی غیبت سے منع کیا
حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے لا تذکروا موتاکم الا بخیر
فانهم ان یکونوا من اهل الجنة تاثموا وان یکونوا من اهل النار فحسبهم ما فیه
یعنے نہ یاد کرو تم مردون کو مگر نیکی کے ساتھ کیونکہ اگر وہ لوگ جنتی ہین اونکی غیبت سے
تملوگ گنہگار ہوگے اور اگر وہ جہنمی ہین پس اونکو اسیقدر برائی کفایت کرتی ہے
نقل کیا ہی اسکو احیاء العلوم مین **ہدایت** اسیواسطے حجاج اور یزید کی برائیان
بیان کرنا بہتر نہین ہی اگرچہ بعض لوگ حجاج اور یزید کے کفر کی قائل ہوگئی ہین
اور علامہ تفتازانی بی باک یزید اور اوسکی مددگارون پر لعنت کرتے ہین اور
اسی مضمون کے نقل امام ابوحنیفہ سے مطالب المومنین مین بھی لکھی ہے لیکن
مذہب معتبر یہ ہی کہ سکوت اولی ہی **تیسری تقسیم** غیبت کی دو قسم ہین **ایک**
غیبت اوس شخص کی جو عاقل بالغ ہووے **دوسرے** غیبت اوس شخص کی
جو لڑکا ہووے یا دیوانہ جاننا چاہیے کہ اکثر کتب فقہ لڑکے اور دیوانے کی
غیبت کے حکم سے خالی ہین اسیواسطے طحطاوی نے اس مسئلے مین تامل کیا اور
صاف حکم غیبت کے جواز یا عدم جواز کا نہین دیا اور بعض فقہاء نے مطلقا حکم حرمت
کا دیا ہی چنانچہ ابن عابدین نے ابن حجر سے نقل کیا ہی کہ غیبت لڑکی اور دیوانے
کی حرام ہی جیسے غیبت بالغ کی حرام ہی لیکن راقم الحروف کے نزدیک تفصیل بہتر
ہی وہ یہ کہ ایسے لڑکی کے کہ فی الجملہ عقل رکھتا ہو اور اپنی تعریف سے خوش اور بدی
سے ناخوش ہوتا ہو درست نہین ہی اسیطرح غیبت اوس شخص کے جو دیوانہ ہو
لیکن نیکی اور بدی سے خوش اور ناخوش ہوتا ہو مثلا معتوہ ہو درست نہین ہی
اور غیبت اوس لڑکی اور دیوانے کی کہ اوسکا کوئی والی وارث ہووے اگرچہ وہ خود

بیعقل ہووی ہی درست نہین ہی کیونکہ اگرچہ اوسکی لڑکی کو عقل نہین ہی لیکن لڑکی
اور دیوانی کے عیب بیان کرنے سے اوسکے وارث کو رنج ہوگا ہان اگر اوس لڑکی کی
عیب سے لوگونکو ڈرانا منظور ہووے اوسکے عیب بیان کرنا خواہ اوسکے سامنے ہو
یا اوسکے پیچھے درست ہی اور غیبت اوس لڑکی اور دیوانے کی تعریف و غیبت سے
خوش اور ناراض ہوتا ہو اور کوئی والی بہی اوسکا نہو درست ہی لیکن بہتر یہ ہے کہ
زبان کو حتی الوسع روکی اور کسی کے غیبت و شکایت نہ کرے واللہ اعلم و علمہ احکم و علمہ اتم
چوتھی تقسیم غیبت کے چھہ قسم ہین اول غیبت کرنا کسیکی باعتبار بدن کے مثلا
بنیت ذلت کسی شخص کے کہنا کہ فلانا شخص بہت فربہ ہی یا بہت پستہ قد ہی یا ناک اوسکی
بہت لمبی ہی یا آنکھہ اوسکی بہت چھوٹی ہی یا وہ شخص نہایت سیاہ رو ہی یا وہ شخص نہایت
بہرا ہی کسیکے بات کو نہین سنتا ہی یا وہ شخص اندہا ہی کسی چیز کو نہین دیکھتا ہی یا ناک اوسکی
کٹی ہی یا اوسکا قد طویل ہی یا اوسکے اعضا بڑے ہین یا صورت اوسکی بد ہی اور اسیطرح
بدن کے عیوب بیان کرنا اوس شخص کی تحقیر کی نیت سے اور ان اوصاف پر ہنسنا
اثر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین حرم اللہ ان یغتاب المؤمن
بشئ کما حرم المیتۃ یعنے جسطرح اللہ تعالی نے مردار کے گوشت کو حرام کیا ہے
اسیطرح کسی مسلمان کے غیبت کرنا کسی وصف مین ہو منع کیا ہی روایت کیا ہے
اسکو ابن جریر نے نقل کیا ہی اسکو جلال الدین سیوطی نے تفسیر در منثور مین **حکایت**
ایک روز ابن سیرین علیہ الرحمۃ نے کسی شخص کا ذکر کرکے ایک عیب اوسکا بیان کیا
اور کہا کہ وہ بہت کالا ہی پھر فرمایا مین سمجھتا ہون کہ مینے اوسکی غیبت کی جبکہ مینے
اوسکی سیاہی ذکر کی توبہ کرتا ہون مین اس گناہ سے اور مغفرت چاہتا ہون مین
جناب باری سے نقل کیا ہی اسکو ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے شرح عین العلم مین
حکایت ایک عورت جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت مین آ

آئی جب وہ چلی گئی حضرت عایشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا یہ عورت اگر پستہ قد ہوتی
نہایت عمدہ تھی پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اغتبتہا یعنے اے
عایشہ تمنے اونکی غیبت کی حضرت عایشہ نے فرمایا مین نے اونکا سچ سچ عیب بیان کیا
جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا جب تمنے عیب واقعی بیان کیا
یہ غیبت ہوئی ورنہ اگر تم عیب جھوٹ بیان کرتین او سپر بہتان کرتین روایت کیا
ہی اسکو عبد بن حمید نے نقل کیا ہی اسکو تفسیر درمنثور مین سیوطی نے **حکایت**
ایک روز حضرت عایشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ آپکو پستہ قد ہونا
صفیہ کا کافی ہی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا اے عایشہ تمنے
ایسا کلمہ کہا کہ اگر اسکو دریا مین ملادو بیشک دریا کے پانی پر یہ کلمہ غالب ہوجایگا
روایت کیا ہی اسکو ابو داؤد نے باب الغیبۃ مین **حکایت** جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے ازواج طاہرات نے ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا پر ہنسنا
شروع کیا پستہ قد ہونیکی سبب سے پس فرمایا اللہ تعالی نے یا ایہا الذین امنوا
لا یسخر قوم من قوم عسے ان یکونوا خیرا منہم ولا نساء من نساء عسے ان یکن
خیرا منہن یعنے نہ استہزا کرے کوئی مرد کسی مرد سے شاید کہ وہ شخص عاقبت مین اس سے
بہتر ہو اور نہ استہزا کرے کوئی عورت کسی عورت سے کیونکہ عاقبت کا حال معلوم
نہین ہی نقل کیا ہی اسکو سلیمان جمل نے حاشیۂ جلالین مین **ارشاد** معاویہ
ابن قرہ کہتے ہین لو مر بک اقطع فقلت ہذا اقطع کان ذالک غیبۃ یعنے اگر
تیرے پاس سے ایک دست یا بریدہ کا گذر ہووے اور تو اوسکے عیب کا حال
بیان کرے یہ بھی غیبت ہوجائیگی روایت کیا ہی اسکو عبد بن حمید نے نقل کیا ہے
اسکو سیوطی نے درمنثور مین **حکایت** ایک روز ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ تعالی
کسی شخص کے مکان مین بطریق دعوت گئے جب دسترخوان پر بیٹھے لوگون نے

ایک شخص کا نام لیکے کہا فلان شخص نہین آئے ایک شخص نے کہا وہ شخص بھاری ہی
اس سبب سے اوسکے آنے مین دیر ہوئی جب ابراہیم نے یہ غیبت سُنی اوٹھکر چلے گئے
اور اپنے نفس سے کہنے لگے بسبب تیرے مجکو غیبت سننی پڑی کیونکہ اگر تجھے بھوک
نہ ہوتی میرے جانیکی دعوت مین اور غیبت سننے کی نوبت نہ آتی پھر تین دن تک
کہانا نہین کہایا اور نفس کو خوب ستایا نقل کیا ہی اسکو ابو اللیث نے تنبیہ الغافلین
کے باب الغیبت مین **دقیقہ** حضرت ابراہیم کے دسترخوان دعوت سے چلے جانیکی
وجہ یہ ہی کہ جس مجلس مین غیبت ہوتی ہو اور جس دسترخوان پر شکایت ہوتی ہو
وہان کہانا کہانا ممنوع ہی جیسا کہ جس مقام مین ناچ ہوتا ہو وہان جانا حرام ہی
چنانچہ یہ مسئلہ تاتارخانیہ مین مصرح ہی اور ردالمحتار کے باب الاکل والشرب مین
بہی اوس سے نقل کیا ہے راقم الحروف کہتا ہے اگر کسی مقام دعوت
مین قبل جانیکی معلوم ہووے کہ ضرور وہان غیبت ہوگی لوگون کی شکایت
ہوگی ایسے مقام مین جانا درست نہین ہی مگر ہان اگر معلوم ہو کہ ہمارے جانیسے
لوگ غیبت کو چھوڑ دینگے ایسی صورت مین جانا ضرور ہی اور اگر پہلے سے معلوم
نہوا اور بعد جانے کے غیبت شروع ہو پس اگر ہوسکے تو لوگونکو منع کرے اور غیبت
سے لوگونکو روکے اور اگر کچھ فتنہ نہو وہی تو اوس دسترخوان سے چلا جاوے
اگر یہ بہی نہوسکے خود شریک نہووے واللہ اعلم **دقیقہ** ان حکایات سے معلوم ہوا
کہ بدن کا کوئی عیب بیان کرنا اور کوئی وصف بد عیان کرنا غیبت ہی اور حرام ہی
اور عقل کہتی ہی کہ کسیکی صورت کے برائی بیان کرنا اور بسبب بے صورت ہونے کسیکے
اوسکو حقیر سمجھنا خلاف عقل ہے مولانا جلال الدین رومی مثنوی مین لکھتے ہین ~~بیت~~

جملہ یک رنگ اند اندر گور خوش		ہندوے و قبچاق و رومے و حبش
جملہ رو پوشست و مکر و مستعار		تا بدانے کان ہمہ رنگ و نگار

ہر صورت کو اللہ تعالی نے مخلوق کیا کسیکو نیک کسیکو بد کیا ہر شخص مین ایک ایک عیب رکھا اگر غیبت کرنے والا خیال کریگا اپنی صورت مین ہزارون عیب پائیگا ہان اگر کوئی شخص تمامی عیوب سے مبرا ہوتا البتہ اوسکو غیبت کرنیکا رتبہ تھا سعدی

مکن عیب خلق اے خردمند فاش + بعیب خود از خلق مشغول باش

علاوہ یہ ہی کہ جانورون کے بدصورتی پر ہنسنا اچھا نہین ہی کیسی آدمی تو جانور سے بہت اچھا ہی

حکایت ایک مرتبہ حضرت عیسی علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام اپنے انصار کے ساتھ چلے جاتے تھے کہ راہ مین لوگون نے ایک کتا بدبودار مردار دیکھا اور اوسکی بدبو سے تعجب کیا حضرت عیسی نے کہا اس کُتّے کی دانتون کی سفیدی کیا اچھی معلوم ہوتی ہی جیسے اندھیری مین صبح نمودار ہوتی ہی اس کلام سے آپ نے اس طرف اشارہ فرمایا کہ تعجب ہی تم لوگون سے کہ کتے کے عیب کو دیکھتے ہو اور اوسکی عمدگی سے کنارہ کشی کرتے ہو نقل کیا ہے اسکو امام غزالی نے کتاب الغیبت مین

حکایت حضرت نوح علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک کتے کو دیکھا اوسکو چار آنکھ والا پایا اوسکی چار آنکھ ہونیسے حضرت نوح نے اوسکو بدصورت سمجھا اور اوسکو بنظر حقارت دیکھا پس وہ کتا بحکم خدا بولا اے نوح کیا تم مجکو ذلیل سمجھتے ہو جسکو اللہ تعالی نے ایسا بنا دیا ہی ورنہ اگر میرے اختیار مین اپنا بنانا ہوتا کتا مین کیون ہوتا اس کلام کو سنکے حضرت نوح کو خوف آیا اور نہایت نوحہ کیا اوسوقت سے نام اونکا نوح ہو گیا یہ حکایت صفوی نے عقائق سے نزہتہ المجالس منتخب النفائس کے باب الادب مین نقل کی ہی **دوسری** غیبت کرنا کسیکی لباس مین کہ فلانا شخص نہایت بخیل ہی لباس بخیلو نکا پہنتا ہی فلانا شخص حرام لباس استعمال کرتا ہی مثلاً ریشمی کپڑے کا پاجامہ پہنتا ہی یا انگرکھا بوضع بدمعاش پہنتا ہی یا پاجامہ بہت لانبا پہنتا ہی کہ اوسکا پاجامہ ٹخنون سے لٹکتا ہی یا فلانی عورت عجب طرح سے

ڈوپٹہ اوڑھتی ہی کہ ستر اپنا کھولدیتی ہی یا کرتی ایسی پہنتی ہی کہ پیٹ کھلا رہتا ہے یا فلانی عورت اسطرح سے چلتی ہی کہ لوگون کو اپنا ستر دکھاتی ہی **حکایت** حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نے ایک روز فرمایا کہ فلانی عورت کا دامن بہت لنبا ہی پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے یا عایشہ تمنے اوس عورت کی غیبت کی لازم ہے تمکو کہ تھوکو حضرت عایشہ کہتی ہین جب مینے تھوکا ایک ٹکڑا گوشت کا میرے مُنہ سے نکلا یہ حکایت منذری نے کتاب الترغیب والترہیب مین نقل کی ہی **ارشاد** بعض متقدمین کہتے ہین لو قلت ان فلانا ثوبہ قصیر او ثوبہ طویل یکون غیبۃ یعنے اگر تو بہ نیت تحقیر کے کہی کہ فلانے شخص کا کپڑا بہت چھوٹا ہی یا بہت لانبا ہی یہ بھی غیبت ہی نقل کیا ہی اسکو فقیہ ابو اللیث نے کتاب الغیبت مین **تیسری** غیبت کرنا کسیکی نسب مین مثلاً بہ نیت تحقیر کے کہنا نسب فلانے شخص کا یا فلانے قبیلے کے لوگونکا یا فلانے شہر کے لوگونکا اچھا نہین ہی کیونکہ اوس شخص کے آبا و اجداد رذیل تھے یا اوسکے نسب کا سلسلہ معلوم نہین ہی **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے لیس لاحد فضل علی احد الا بالدین او عمل صالح یعنے کسی شخص کو کسی پر بزرگی نہین ہی مگر باعتبار دین اور اعمال نیک کے اور نسب وغیرہ کی عمدگی کا اعتبار نہین ہی پس فخر کرنا اپنے نسب پر اور عیب رکھنا دوسرون کے نسب پر بیجا ہی نقل کیا ہی اس حدیث کو عبد الوہاب شعرانی نے کشف الغمہ عن جمیع الامہ مین باب تحریم احتقار الناس مین اور انشاء اللہ تعالی النسب مین غیبت کرنیکا بیان اسباب غیبت کے بیان مین مفصلاً لکھا جاویگا **چوتھے** غیبت کرنا کسی کے عادات مین مثلاً کہنا کہ فلان شخص نامرد ہی نہایت ضعیف ہی بہت سونے والا ہی یا بہت کھاتا ہی کوئی کام نہین کرسکتا ہی یا بیٹھنے مین تمیز نہین کرتا ہی انجام کو نہین سوچتا ہی سخت بیوقوف ہی یا عورتون سے مشورہ لیتا ہے

عایشہ بی بی کے تابعداری کرتا ہی یا لوگون کو تکلیف دیا کرتا ہی **حکایت** عرب مین
دستور تہا کہ ایک عرب دوسری کے خدمت کیا کرتا تہا ایک سفر مین حضرت ابو بکر
و عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک شخص مسکین خادم تہا ہمیشہ اونکی خدمت کرتا تہا
ایک منزل مین دونون سو گئے بعد انکے سونے کی وہ شخص بہی سو گیا اور کچھ کہانا
شیخین کے واسطے تیار نہین کیا جب شیخین بیدار ہوئے کہنے لگے یہ شخص بہت
سوتا ہی پہر شیخین نے اوس شخص کو جگا کے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ
وسلم کی خدمت مین بہیجا اوس شخص نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
سے عرض کیا یا رسول اللہ ابو بکر اور عمر سلام کہتے ہین اور کچھ کہانا مانگتے ہین
جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا وہ دونون کہا چکے اور سیر ہو چکے
جب یہ خبر شیخین کو پہنچی عرض کیا یا رسول اللہ ہمنے آج کیا کہایا جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا تمنے آج اس خادم کا گوشت کہایا اور مین
تمہارے دانتون مین گوشت کی سرخی دیکہتا ہون جب شیخین نے یہ امر سنا
عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہماری تقصیر کو معاف کیجئے اور جناب باری سے مغفرت
طلب کیجئے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے صرف اللہ تعالی کے
مغفرت مفید نہین ہی چاہیے کہ تم دونون اوس خادم کو خوش کرو اور اوس سے
کہو کہ وہ تمہارے قصور کے عفو کی دعا جناب باری سے مانگی نقل کیا ہے اسکو
در منثور مین ضیاء مقدسی سے **حکایت** بعض صحابہ نے ایک شخص کو کہا کہ وہ
بہت ضعیف ہی پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے تمنے اوس شخص
کی غیبت کی اور اوسکا گوشت کہایا یہ حکایت بتفصیل غیبت کی سزا کے بیان مین
انشاء اللہ تعالی مرقوم ہوگی **حکایت** ایک مرتبہ بعض صحابہ نے ایک شخص کا
ذکر کیا اور کہا وہ شخص عجب انسان ہی کہ اگر کوئی اوسکو کہانا دیتا ہے کہا لیتا ہے

اور اگر کوئی سوار کر دیتا ہی سوار ہو لیتا ہی لیکن خود کوئی کسب نہین کر سکتا ہے
پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے تمنے اپنی بہائی کی غیبت کی
صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ سچ عیب عیان کرنا کیا غیبت ہی آپنی جواب دیا
غیبت مین اسیقدر کافی ہی کہ کسی شخص کا عیب واقعی بیان کرے نقل کیا ہی اسکو
عبد العظیم منذری نے کتاب الترغیب والترہیب مین حکایت ایک سفر مین
حضرت عمر اور ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہما نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ
وسلم سے گوشت طلب کیا آپ نے کہلا بہجا کہ تمنے مسلمان بہائی کا گوشت سیر ہو کی
نہین کہا یا شیخین نے کہا یا رسول اللہ آج ہمکو گوشت میسر نہین ہوا آپ نے فرمایا
تمنے فلان شخص کی غیبت کی اور غیبت کسی کی مثل اوسکے گوشت کہانیکے ہی شیخین نے
عرض کیا یا رسول اللہ ہمنے اوس شخص کو کچہ نہین کہا البتہ اسقدر کہا کہ وہ شخص ضعیف
ہی ہماری خدمت نہین کر سکتا ہی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے
یہ بہی نہ کہو اور کسیکا ادنی وصف بد بہی بیان نہ کرو روایت کیا ہی اسکو ترمذی نے
نوادر الاصول مین اور نقل کیا ہی اسکو سیوطی نے در منثور مین حکایت
ایک درویش عالی صفت نے ایک لڑکی سے مزاح کیا لوگونکو جب اسکی خبر پہنچی
اوس درویش پر طعن کرنے لگے جب اوس درویش کو لوگون کے طعن کے خبر پہونچی
اوسنے کہا تعجب ہی کہ لوگون کے نزدیک مزاح کرنا حرام ہی اور غیبت حلال ہے
یہ حکایت فرع ثالث مین انشاء اللہ تعالی آویگی حکایت ایک روز سلمان فارسی
نے کہانا کہایا اور بعد فراغت کے سو گئے پس دو شخصون نے انکی غیبت کی اور
اونکے کہانے اور سونیکا حال بیان کیا پس فرمایا اللہ تعالی نے ولا یغتب بعضکم
بعضا اور اس آیت سے حرمت غیبت کی ثابت ہوئی یہ حکایت در منثور مین
ابن جریج سے منقول ہی پانچوین غیبت عبادات کے نقصان اور کمی مین مثلاً

کہنا کہ فلانا شخص نماز خوب ادا نہین کرتا ہی یا تہجد نہین پڑھتا ہی یا نوافل ادا نہین کرتا ہی
یا رمضان مبارک کے روزون مین نقصان کرتا ہی یا نمازون کو وقت کراہت مین
ادا کرتا ہی **حکایت** سعدی نے ایک روز تہجد کے وقت چند لوگونکی جو سورہی تھے
غیبت کی اور کہا کیا اچھا ہوتا اگر یہ لوگ بھی نماز پڑھتے پس سعدی کے والد نے کہا
کیا اچھا ہوتا اگر تو بھی سورہتا تا غیبت سے اون لوگون کے بچتا یہ حکایت بتفصیل
فرع ثالث مین انشاء اللہ تعالی آویگی **حکایت** ایک شخص نے کسی شخص کی
غیبت کی اور کہا کہ مین اوس شخص سے خدا کے واسطے بغض رکہتا ہون جب
اوس شخص کو اسکی غیبت کی خبر پہنچی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
کی خدمت مین آیا اور کہا یا رسول اللہ فلان شخص نے میری شکایت کی اور مجھسے
بغض رکہنے کی خبر دی آپ اوسکو بلوائیے اور میرا انصاف کیجیے پس حضرت
رحمتہ للعالمین صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے غیبت کرنیوالی کو بلوایا اور اوس سے
پوچھا کہ تو کیون اس شخص سے بغض رکہتا ہی اوسنے بیان کرنا شروع کیا کہ مین
اس شخص کا ہمسایہ ہون وہ شخص سوائے پنج وقتہ نماز کی نماز نہین پڑھتا ہے اور
سوائے رمضان کے کبھی نفل روزہ نہین رکھتا ہی اور سوائے زکوۃ فرض کے
کبھی صدقہ نہین دیتا ہے اس سبب سے مین اوس شخص سے بغض رکھتا
ہون جب اوس شخص نے یہ کلام سنا کہنے لگا یا رسول اللہ آپ اس شخص سے
پوچھیے کہ آیا مین امور مفروضہ مین کچھ نقصان کرتا ہون جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وسلم نے اوس غیبت کرنیوالی سے پوچھا اوسنے کہا یا رسول اللہ وہ شخص
فرائض مین کچھ نقصان نہین کرتا ہی اور فرائض کو حسب حکم ادا کرتا ہی لیکن چونکہ
عبادات نوافل نہین کرتا ہی اس سبب سے میرا دل اوس سے خفا ہوتا ہی جب
جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے یہ قصہ سنا غیبت کرنے والے

اور بغض رکھنے والے سے کہا چلا جا تو شاید کہ وہ شخص تجھسے عاقبت مین بہتر ہو
پس اوسکی غیبت کرنا اور اوس سے بغض رکھنا تجکو نچاہیے نقل کیا ہی اسکو امام
غزالی نے باب اسباب الغیبۃ مین چھٹے غیبت کسی کے گناہون مین کرنا کہ فلانی
شخص نے زنا کیا یا اوسنے غیبت کے یا اوسکے دل مین نہایت حسد ہی یا غایت
بغض ہی یا اوسکی عادت جھوٹ بولنے کی بہت ہی یا فلان شخص والدین کو نہایت
تکلیف دیتا ہی اپنے اقارب سے قطع رحم کرتا ہی یا فلان شخص زبان کا بد ہی فحش
اوسکی زبان مین از حد ہی یا فلان شخص ہمیشہ شراب پیتا ہی اکثر چوری کرتا ہے
حکایت سعدی نے ایک مرتبہ اپنی استاد سے کہا فلانا معاصر مجھسے حسد
رکھتا ہی استاد نے کہا اے سعدی تیرے نزدیک حسد حرام ہی اور کیا غیبت حلال
ہی کہ تو اوس شخص کے میرے سامنے غیبت کرتا ہی اور اوسکی حسد کی شکایت کرتا
ہی یہ حکایت انشاءاللہ تعالی فرع ثالث مین لکھی جاویگی **دقیقہ** سواے
انبیاء کے اہل سنت کے نزدیک کوئی شخص معصوم نہین ہی ہر شخص ایک ایک عیب
سے معیوب ہی اگر ایک مین حسد ہی تو دوسرے مین بغض ہی کوئی اگر غیبت کرتا ہی
تو دوسرا غیبت کو سنتا ہی کوئی اگر چغلخوری کرتا ہی تو دوسرا جھوٹ بولتا ہے
کوئی اگر چوری کرتا ہی تو دوسرا فساد کرتا ہی کسی مین زنا کی عادت ہی کسی کی
طبیعت مین شرارت ہی اسیطرح کوئی شخص جمیع عیوب سے صاف نہین ہی پس
غیبت کرنا کسی کے کسی عیب مین ہو بیجا ہی کیونکہ غیبت کرنیوالا جملہ عیوب سے
کب مبرا ہی چاہیے کہ جب کسی شخص کو کسی گناہ مین مبتلا دیکھے خدا سے اوسکی
ہدایت کے دعا مانگے اور اپنی توفیق کو چاہیے نہ یہ کہ اوس شخص کو بسبب اوس
گناہ کے ذلیل کرے کہ اور اوسپر بسبب اوس فعل کے ہنسے کیونکہ شاید وہ شخص
تائب ہو گیا ہو یا توبہ کا ارادہ رکھتا ہو بلکہ اپنے بچنے پر اوس گناہ سے شکر کرے

لہذا اللہ تعالی نے مجھ فضل اپنے اوس گناہ سے بچایا اور سیطا ملو مپیر غائب نہ کیا اور جب کسی کے عیب کا خیال آوے فی الفور اپنے گناہونکا خیال کرے تاکہ اوسکی بدی سے بچے اثر حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کفی من الغی بالمومن ثلاث یعیب علی الناس بما یاتی بہ و یبصر من عیوب الناس بما لا یبصر من نفسہ و یوذی جلیسہ فی ما لا یعنیہ یعنی کافی ہے مسلمان کو گمراہی کی تین صفتین ایک یہ کہ جو فعل خود کرتا ہو اوسی فعل سے لوگون کو معیوب کرتا ہو دوسرے یہ کہ لوگون کے عیبون کو دیکھتا ہو اور اپنے عیوب سے اندھا ہوتا ہو تیسرے یہ کہ اپنے ہم نشین کو بلا فائدہ اذیت دیتا ہو نقل کیا ہے اسکو ابو اللیث نے باب الظالم مین

اصلاح حضرت عیسی علی نبینا و علیہ الصلوۃ و السلام فرماتے ہین لا تکثروا الکلام بغیر ذکر اللہ فتقسوا قلوبکم فان القلب القاسی بعید من اللہ ولکن لا تعلمون لا تنظروا فی ذنوب الناس کانکم ارباب و انظروا فی ذنوبکم کانکم عبید فانما الناس مبتلی و معافی فارحموا اھل البلاء و احمدوا اللہ علی العافیۃ یعنے ای لوگو سوائے ذکر اللہ تعالی کے زیادہ کلام نہ کیا کرو کیونکہ جو بہت کلام کرتا ہے اور غیر ذکر خدا مین اوقات اپنی صرف کرتا ہے دل اوسکا سخت ہوجاتا ہے اگرچہ نہین قبول کرتا ہے اور قسی القلب اللہ تعالی سے دور ہوتا ہے اور اے لوگو نہ دیکھو تم لوگون کے گناہونکو جیسا کہ مالک اپنی غلامون کی طرف دیکھتے ہین بلکہ سمجھو کہ تم سب اللہ تعالی کے غلام ہو اور آدمی دو قسم کے ہین بعضون کو اللہ تعالی نے گناہون مین مبتلا کیا اور بعضون کو سلامت رکھا پس تم لوگ جب کسیکو گناہ مین مبتلا دیکھو اوسپر رحم کرو اور اوسکے واسطے دعاء خیر کرو اور اپنی سلامتی پر شکر کرو نہ یہ کہ اوس گناہ کرنے والیکو ذلیل کرو روایت کیا ہے اسکو مالک نے موطا کی باب ما یکرہ من الکلام مین اور ذلیل کرنا کسی شخص کو اوسکے گناہون پر اور اونکی

جہنمی سمجھنا خلاف مرضی اللہ تعالی کے ہے بلکہ جو شخص کسی شخص کو عار دلاتا ہے
خدا تعالی اوسپر غصہ ہوتا ہی اور معاملہ بالعکس کردیتا ہی کہ اوس گنہگار کو بخشدیتا ہی
اور اس شخص کو ذلیل کرتا ہی **حکایت** بنی اسرائیل مین دو شخص تھے ایک ہمیشہ
عبادت کیا کرتا تہا دوسرا ہمیشہ گناہون مین مبتلا رہتا تہا اور عابد ہمیشہ فاسق کو ذلیل
کیا کرتا تہا ایک روز عابد نے خفا ہوکے کہا قسم ہی خدا کی تو جہنم مین جائیگا یہ کلمہ
اللہ تعالی کو برا معلوم ہوا عابد کو جہنمی اور فاسق کو جنتی کردیا نقل کیا ہے اسکو
ابو داؤد نے کتاب البر والصلہ مین **حکایت** جب حضرت آدم علی نبینا علیہ الصلوۃ
والسلام نے جنت مین خطا کی یعنے جس درخت کے پہل سے اللہ نے منع کیا تہا وہ
کہا لیا بسبب معصیت کے بدن سیاہ ہوگیا اور زمین پر پہینکے گئے اللہ تعالی نے
حکم کیا کہ تم بیت اللہ کو بناؤ اور اوسکا طواف کرو تا تمہاری مغفرت کرون اور توبہ
تمہاری قبول کرون جب حضرت آدم نے کعبے کو بنایا جبرئیل علیہ السلام نے جنت
سے حجر اسود کو حاضر کیا اور اوسوقت اس پتہر کا رنگ نہایت سفید تہا اور اسکا نور
دور تک پونہچتا تہا جب حضرت آدم کی نظر اوس پتہر پر پڑی جنت کی راحت
یاد آئی اور طبیعت کو بیقراری ہوئی آنکہون سے ندی بہی حجر ابیض نے کہا اے
آدم تمہین وہ شخص ہو کہ خدا کی تمنے مخالفت کی اپنے نفس کی خرابی کی یہ قول
سنکے حضرت آدم کو رنج ہوا جناب باری مین عرض کیا یارب مجکو ہر چیز نے
بسبب گناہ کے برا کہا یہان تک کہ حجر بہشتی نے جو چاہا سو کہا اللہ تعالے کو
حضرت آدم پر رحم آیا اور اوس پتہر کے قول پر جوش آیا پس سیاہی آدم کی
حجر مین دی وہ حجر اسود ہوگیا اور سفیدی پتہر کے حضرت آدم کو عنایت کی
اونکا جسم منور ہوگیا یہ حکایت صفوری نے نزہۃ المجالس منتخب النفائس کے
باب ایام البیض مین نقل کی ہی **پانچوین تقسیم** غیبت کے چار قسم ہین

ایک غیبت صراحۃ اسطرح سے کہ کسی شخص کا نام لیکے اوسکے اوصاف بد بیان کرنا
اور اوسکی شکایت کرنا **دوسرے** غیبت کرنا حکایۃ یعنے اسطرحسے کہ کسی کے
افعال بد کو نقل کرنا مثلاً اگر کوئی شخص لنگڑا ہو اوسکی نقل چلنے مین کرنا اور اگر کوئی
شخص اندھا ہو اوسکے پیچھے آنکھ بند کرکے چلنا اور اگر کوئی شخص گونگا ہو یا بولنے مین
لکنت کرتا ہو اوسکی غیبت مین بولنے مین نقل کرنا اور کوئی شخص اگر متکبر ہو چلنے
مین سینہ اوٹھاتا ہو اوسکی غیبت مین سینہ اوٹھاکے اوسکی چال سے چلنا اور
اگر کوئی شخص بات کرنیکے وقت گردن اور ہاتھ وغیرہ ہلانے کی عادت رکھتا ہو
خود بھی کلام کرنے کے وقت اسیطرح سے کرنا **حدیث** فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ما احب انی حکیت احدا وان لی کذا وکذا
یعنی نہین دوست رکھتا ہون مین کہ کسی کی نقل کرون اگرچہ مجکو بہت کچھ ملے
روایت کیا ہی اسکو ترمذی نے اور نقل کیا ہی اسکو مشکوۃ المصابیح مین **حکایت**
ایک مرتبہ حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نے کسی عورت کی نقل کی فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ما یسرنی انی حاکیت ولی کذا وکذا یعنے کسیکی نقل
کرنا مجکو اچھا نہین معلوم ہوتا ہی یہ حکایت احیاء العلوم کے باب ان الغیبۃ لا تقتصر
علے اللسان مین ہی **تیسرے** غیبت کرنا اشارۃ اسطرح سے کہ ظاہر مین کسی شخص خاص
کی غیبت نہ کرے اور کسیکا نام نہ لیوے لیکن چند قرائن ہون کہ اوسکی سبب سے
لوگ سمجھ جاتے ہون کہ یہ فلان شخص کے عیوب بیان کر رہا ہی اور اس لفظ سے
مراد فلان شخص ہی مثلاً کہنا کہ بعض لوگ جو ہمارے پاس آج آئی تھی وہ ایسے ہین
اور لوگ سمجھ جاتے ہون کہ آج اسکے پاس فلان لوگ آئے تھے پس یہ اونہین کی غیبت
ہی یا کہنا کہ بعض اشخاص ایسے ہین کہ فی الواقع جاہل ہین لیکن مشہور بمحمد فاضل ہین
اور حاضرین اس شخص کو جانتے ہون پس سمجھ جاتے ہون کہ یہ شخص فلان شخص کو برا

کہتا ہے یا کہنا کہ بعض لوگ مسجد مین اعتکاف کرتے ہین پھر اعتکاف کو توڑ ڈالتے ہین
اور حقیقت مین ایسے شخص کا نام سننے والے جانتے ہون یا کہنا کہ ایک شخص
ایسا ہی کہ کرتا نہایت خوب پہنتا ہی عمامہ خوب باندہتا ہی لیکن پوشیدہ پوشیدہ
زنا کرتا ہی اور لوگ جانتے ہون کہ کرتا پہننے والا اور عمامہ باندہنے والا فلان شخص
ہی یا کہنا کہ بعض اشخاص اپنی بی بی کی بہت تابعداری کرتے ہین اپنی والدین کی
کی مخالفت کرتے ہین اور لوگ جانتے ہون کہ اس سے مراد فلان شخص ہی جب کوئی
شخص سیاہ آوے بعد اوسکے جانے کے کہنا کہ بعض لوگ ایسے سیاہ رو ہوتے ہین
جیسے دیو اور مراد اس سے وہی شخص ہووی یا کسی شخص بیمار کی عیادت کو
جانا وہان سے آنیکی بعد کہنا بعض لوگون کے بدن سے کیا بدبو آتی ہی اور لوگ
سمجھ جاتے ہون کہ مراد اس سے وہی مریض ہی یا کہنا بعض لوگون کے پسینے مین
کیا بدبو آتی ہی اور حاضرین سمجھتے ہون کہ یہ عیب فلانیکا بیان کرتا ہی یا جب محفل
جمع ہووی بعد برخاست کے کہنا بعض محفل ایسی ہوتی ہی کہ سب لوگ اوس محفل کے
فاسق و فاجر ہوتے ہین یا جب کسی شخص کا تذکرہ آوے اوسوقت کہنا بعض لوگ
بہت شریر یا بخیل ہوتے ہین تا لوگ سمجھ جاوین کہ وہ شخص شریر یا بخیل ہے
الحاصل غیبت کرنا بطور مجہول کے لیکن لوگ قرینون سے سمجھ جاتے ہون کہ فقرہ
فلان شخص کا ہی چوتھی غیبت کرنا تعریضاً یعنے ظاہر مین حال کسیکا اور لوگ
سمجھتے ہون کہ یہ بیان ہے فلانے کے حال بد کا مثلاً جب کسی شخص کا ذکر آوے
اوسوقت کہنا الحمد للہ الذی عصمنی من الذنوب یعنی شکر ہی اوس خدا کا جسنے ہمکو
گناہون سے بچایا اور مطلب یہہ ہی کہ لوگ معلوم کرین کہ فلان شخص گنہگار رہی
یا کہنا انا لست بزان یعنی مین زانی نہین ہون اس غرض سے کہ لوگ اوسکو
زانی سمجھین یا کہنا تکبر بہت بد ہی چنانچہ سعدی فرماتے ہین ؎

تکبر عزازیل را خوار کرد ٭ بزندان لعنت گرفتار کرد
اس مطلب سے کہ لوگ سمجھین کہ وہ شخص متکبر ہی یا کہنا کہ ڈاڑہی کترانا منع ہے
اس مطلب سے کہ وہ شخص ڈاڑہی کتراتا ہی یا کہنا کہ صبح کی نماز جماعت سے
ادا نہ کرنا گناہ ہی اور غرض اس کلام سے یہ ہووے کہ وہ شخص مسجد مین نہین
آتا ہی صبح کی جماعت کو اوڑاتا ہی چھٹی تقسیم غیبت کے پانچ قسم ہین ایک
غیبت زبان سے حکایت چند شخصون سے جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا خلال کرو اور گوشت کو اپنے دانتون سے نکالو
اون لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ آج ہمنے کہانا نہین کہایا کیون خلال
کرین فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے مین سرخی گوشت کی
تمہارے دانتون مین دیکہتا ہون تمنے کسی کی غیبت کی ہی اور فی الواقع اون
لوگون نے زبان سے ایک شخص کی شکایت کی تہی روایت کیا ہی اسکو عبد بن
حمید نے اور نقل کیا ہی اسکو سیوطی نے تفسیر در منثور مین حکایت ایک
شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت سے گئی اور
دوسرے شخص نے اوسکی غیبت کی اور زبان سے اوسکی شکایت کی پس فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ای شخص تو خلال کر اوسنے کہا یا رسول اللہ
آج مینے گوشت نہین کہایا آپ نے فرمایا تو نے ابہی ایک مسلم کا گوشت کہایا
روایت کیا ہی اسکو طبرانی نے نقل کیا ہی اسکو عبد العظیم منذری نے کتاب الترغیب
والترہیب مین حکایت ایک روز ابن سیرین نے ابراہیم نخعی کا ذکر کیا
حاضرین نے اونکو نہ پہچانا ابن سیرین نے لوگون کے معلوم کرانے کے واسطے
ایک ہاتہہ اپنی آنکہہ پر رکہا تا لوگ سمجہہ جاوین کہ یہ ذکر اون ابراہیم کا ہی جو کانے
ہین لیکن زبان سے اونکو کانا نہین کہا نقل کیا ہی اسکو احیاء العلوم کی کتاب التعیب مین

دوسرے غیبت کان سے اسطرح سے کہ کسیکی غیبت کو سننا اور غیبت کو دفع نہ کرنا کیونکہ سننا اور اوسپر چپ رہنا گویا غیبت کرنا ہی سعدی فرماتی ہین **ع**

ترا آنکه چشم و دهن داد و گوش	اگر عاقلے در خلافش مکوش

فرماتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم **حدیث** اذا وقع فی الرجل وانت فی ملاء فکن للرجل ناصرا وللقوم زاجرا ثم قم عنھم یعنی جب کسی شخص کی غیبت کیجاوے اور تو مجلس مین بیٹھا ہووے پس ہو تو اوس شخص کا مددگار اسطرح سے کہ اوسکی تعریف کرنا شروع کرتا لوگ اوسکی غیبت سے باز رہین اور غیبت کرنیوالون کو غیبت سے منع کر اور اوس محفل سے چلا جا کیونکہ اگر تو چپ بیٹھا رہیگا غیبت کرنیوالون مین تیرا شمار ہوگا روایت کیا ہی اسکو ابن ابی الدنیا نے اور اوسنے نقل کیا سیوطی نے درمنثور مین **حکایت** میمون بن سیاہ اپنا حال نقل کرتے ہین کہ ایک روز مین سوتا تہا خواب مین میرے سامنے ایک مردہ زنجی کالا لایا گیا اور کسی نے مجھسے کہا ای میمون تم اس زنجی میت کو کہاؤ مینے کہا کسواسطے مین کہاؤن اوس شخص نے کہا اس سبب سے کہ تونے فلانی کی غلام کی غیبت کی مین نے کہا واللہ مینے اوسکی غیبت نہین کی اور کوئی صفت اوسکی مینے ذکر نہین کی اوس شخص نے کہا اگرچہ تونے غیبت نہین کی لیکن غیبت اوسکی تو نے سنی پس یہ سننا مانند غیبت کرنے کے ہوا نقل کیا ہی اسکو بغوی نے تفسیر معالم التنزیل مین انشاء اللہ تعالی غیبت کے سننے کا بیان بالتفصیل اصل ثانی مین آویگا **تیسرے** غیبت کرنا دل سے اسطرح سے کہ کسی کے ساتھہ بدگمانی رکھنا اور کسی مسلم صالح کے حق مین بدون علامات و اسباب کے گمان بد کرنا انشاء اللہ تعالی بیان بدگمانی رکھنیکا عنقریب آویگا **چوتھی** غیبت اعضا سے یعنی لوگون کو کسیکا عیب ہاتھہ یا آنکھہ وغیرہ کے

حرکت اور اشارے سے سمجھا دینا مثلاً جب کوئی شخص مجلس سے اوٹھ جاوے
اوسکی طرف ہاتھ سے اشارہ کر دینا یا آنکھ سے کنایہ کر دینا یا ہونٹھ ہلا دینا
تا لوگون کو اوس شخص کا معیوب ہونا دریافت ہو جاوے یا جب کسی کی تعریف
درمیان مین آوے اوسوقت گردن ہلا دینا یا کسیطرح حرکت کر دینا **حکایت**
ایک عورت خدمت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم مین آئی اور وہ
پستہ قد تھی بعد اوسکے جانیکے حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نے بہ نیت اوسکے
ذلت کے ہاتھ سے اوسکی طرف اشارہ کیا کہ یہ عورت بہت پستہ قد ہی بس فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ای عایشہ تمنے اوس عورت کی غیبت
کی یہ حکایت سیوطی نے در منثور مین بیہقی نے نقل کی ہے **حدیث**
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے لایحل لمسلم ان یشیر الی
اخیہ بنظرۃ توذیہ یعنی نہین حلال ہی مسلمان کو کسی مؤمن بہائی کی طرف
آنکھ سے اشارہ کرے کہ اوسکو یہہ اشارہ اذیت دے نقل کیا ہی اسکو امام غزالی نے
باب حقوق المسلم علی المسلم مین **آیت** فرماتا ہی اللہ تعالی ویل لکل ھمزۃ لمزۃ
یعنی لعنت ہی لمزہ اور ہمزہ پر **دقیقہ** ہمزہ اور لمزہ کے معنے مین مفسرین
نے اختلاف کیا ہی بیہقی نے ابن جریج سے روایت کی ہی کہ ہمزہ سے مراد
وہ شخص ہی جو آنکھ سے اور ہاتھ سے لوگون کو تکلیف دے اور لمزہ وہ شخص ہی
جو زبان سے لوگون کی شکایت کرے چنانچہ در منثور مین سیوطی نے
اسی روایت کو نقل کیا ہی اور جواہر التفسیر مین بہی لماز کی معنے سورۂ نون
کی تفسیر مین مذکور ہین اور بغوی نے سفیان ثوری سے نقل کیا ہی کہ مراد ہمزہ
سے وہ شخص ہی جو زبان سے لوگون پر طعن کرے اور لمزہ وہ ہی جو آنکھ سے اشارہ
کر کے اذیت دے اور سلیمان جمل نے حاشیۂ جلالین مین نقل کیا ہے

ابن لیسان سے کہ ہمزہ وہ شخص ہی جو اپنے ہم نشین کو زبان سے ادیت دیوے اور لمزہ وہ شخص ہی جو کسی پر بھون سے اشارہ کرے یا آنکھ اوسکی طرف پھیرا وے انشاءاللہ تعالی زائد تحقیق اس آیت کی فرع ثالث مین آویگی **حکایت** جسوقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم معراج کو تشریف لیگئے عجائب معاملات دیکھے منجملہ اوسکے دیکھا چند لوگونکو کہ اون کے منہ مقراض آتشین سے کترے جاتے ہین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم فرماتے ہین مینے پوچھا یا جبرئیل یہ کون لوگ ہین جبرئیل نے کہا یہ وہ لوگ ہین کہ دنیا مین زنا کیواسطے زینت کرتے تھے پھر دیکھا مینے کہ ایک جماعت سے رونے کی آوازین آرہی ہین اور ہوا بدبودار وہان سے نکل رہی ہے مینے پوچھا یہ کون لوگ ہین جبرئیل نے کہا یہ وہ عورتین ہین کہ دنیا مین زنا کے واسطے زینت کرتی تھین پھر میرا گذر ہوا ایک جماعت پر دیکھا کہ چند عورتین اور مرد لٹکی ہوئی ہین جب مینے اونکے حال سے پوچھا جبرئیل نے کہا ھولاء الھمازون واللمازون یعنی یہ وہ لوگ ہین جو دنیا مین لوگون کو آنکھ سے اور ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے اور لوگونکو اسطرح تکلیف دیتے تھے نقل کیا ہی اسکو منذری نے کتاب الترغیب والترہیب مین **پانچوین قسم** غیبت کرنا بطور کتابت کے مثلاً کسی کی عیوب کو کسی کے پاس خط مین لکھ بھیجنا یا اخبار مین چھاپنا اور چھپوانا یا تصانیف مین اپنے بغرض تحقیر کے معاصرین کے عیوب کو ظاہر کرنا **تنبیہ** امام غزالی نے احیاء العلوم مین اور صفوری نے نزہتہ المجالس مین اور فقیہ ابو اللیث نے تنبیہ الغافلین مین اور آفندی نے سیرت احمدیہ مین غیبت کی تقسیمون مین نہایت اختصار اور اقتصار کیا ہی چند اقسام چھوڑدیے اور جو اقسام ذکر کیے اونکو بھی تفصیل نہین لکھا راقم الحروف نے اس مبحث کو

خوب تفصیل سے لکھا اور اس مقام مین صاف صاف بیان کیا تا لوگ فائز
ہو وین اور راہ ضلالت سے طریق ہدایت مین آوین کیونکہ بہت لوگ بسبب
جہل کے اقسام غیبت مین مبتلا رہتے ہین اور صورت جائز کو غیر جائز سے
امتیاز نہین کرتے ہین اور چونکہ بعض علما اس زمانے کی بھی غیبت کے بیمار
سے بیمار ہین اون جاہلون کو نصیحت نہین کرتے ہین بلکہ خود بھی امتیاز نہین کرتے
ہین اسی سبب سے جب کسی غیبت کرنے والے سے کوئی کہتا ہی کہ غیبت نہ کر
کہتا ہی یہ کلام ہمکو کہنا درست ہی کیونکہ یہ غیبت نہین ہی حالانکہ اگر کوئی شخص بلا وجہ
علم کی غیبت کے درستی کا قائل ہووے وہ کافر ہی اور اگر بغیر علم کے کہدے وہ شخص
قابل تعزیر اور توبیخ ہی لیکن اس زمانے مین خود توبیخ کرنے والے قابل
توبیخ ہو رہی ہین اور اپنی عمر کو مفت کہو رہی ہین آب لازم ہی کہ اس مقام سے
فراغت حاصل کرکے فرع ثالث کیطرف التفات ہو کیونکہ جسقدر تفصیل ہوئی
ہی مرد ہوشیار کو بھی کفایت کرتی ہے ؎ سخن اہسم درین نوع گفتن بسے
کہ حرفے بس از کار بند د کسے ؛ **تیسری فرع** جو صورتین غیبت کی
درست ہین بلکہ بعضون مین ثواب ہے اور جن صورتون پر
اہل شرع کا حکم جواز کا ہی اونکا بیان ہی **تنبیہ** امام نووی شرح صحیح مسلم
مین اور امام غزالی احیاء العلوم اور کیمیاے سعادت مین اور صفوری نزہتہ المجالس
مین اور فقیہ مطالب المؤمنین مین اور بلخی عین العلم مین غیبت کی چھہ صورتین
جائز لکھتے ہین اور ابن عابدین شامی رد المحتار حاشیہ درمختار مین چار اصناف
کرکے دس صورتین تحریر کرتے ہین اور راقم الحروف تین صورتین زیادہ کرکے
تیرہ صورتین لکھتا ہی اور ہر صورت کے جواز کی وجہ بھی تحقیق کرتا ہی پہلی صورت
اگر قاضی نے یا مفتی نے یا دیوان نے یا کسی امیر نے کسی پر ظلم کیا

حاکم بالا کے سامنے اپنے حق پانے کے واسطے درست ہی کیونکہ اگر غیبت ظالم کی
حاکم بالا کے سامنے نہ کریگا حق اوسکا برباد ہوگا علاوہ یہ ہی کہ شاید بسبب بیان کرنے
ظلم کسی حاکم کی حاکم بالا اوسکو معزول کردے تا ہر شخص اس ظلم سے بچے پس بسبب
ان فوائد کے یہ صورت درست ہی **ارشاد** شعبہ کہتے ہین الشکایۃ والتحذیر
لیسا من الغیبۃ یعنی شکایت کرنا ظالم کی اور غیبت کرنا کسی فاسق کی لوگون کو
بچانے کے نیت سے درست ہی بلکہ عیب بیان کرنا ظالم کا یا کسیکا عیب کرنا تا لوگ
اوسکی صحبت سے پرہیز کرین غیبت نہین ہی نقل کیا ہی اسکو سیوطی نے درمنثور
مین بیہقی سے یہ صورت اون چھ صورتون مین سے ہی جسپر غزالی اور صفوری
اور بلخی اور صاحب مطالب المؤمنین کا اتفاق ہی **آیت** فرماتا ہے خدا اذ ظلم
لا یحب اللہ الجہر بالسوء من القول الا من ظلم یعنی اللہ تعالی نہین دوست
رکھتا ہی کسی کے بدی کے اظہار کرنے کو مگر جو شخص ظلم کیا جاوے اوسکا اظہار کرنا
مضائقہ نہین رکھتا ہی **حقیقت** اللہ تعالی کا مطلب لا یحب سے یہ ہی کہ جو شخص
کسی کی بدی کو آشکارا کریگا اللہ تعالی اوسپر عذاب کریگا اور مراد جہر بالسوء سے
یا عیب یا دعاء بد ہی جیسا کہ امام رازی نے تفسیر کبیر مین ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے
نقل کیا ہی پس مطلب آیت کا یہ ہی کہ اللہ تعالی دعاء بد کو کسی کے حق مین دوست
نہین رکھتا ہی مگر ہان جو شخص مظلوم ہوا اوسکو بد دعا کرنا ظالم کے حق مین درست
ہی اور یا عیوب بیان کرنا ہی جیسا کہ بغوی نے مجاہد سے نقل کیا ہی اور یا دونون
مراد ہین جیسا کہ تفسیر جلالین مین پسند کیا ہی پس معنے آیت کے یہ ہوئی کہ جو شخص
کسیکے عیوب کو آشکارا کریگا یا کسیکے حق مین دعاء بد کریگا اللہ تعالی اوسکو
عذاب کریگا مگر جو شخص مظلوم ہوا اوسکو بد دعا کرنا واسطے ظالم کے اور غیبت کرنا
اوسکی درست ہی مثلاً کہنا کہ فلان شخص نے ہمارے مال مین چوری کی ہے ہمسے

سینہ زوری کی یا ہمارا مال چھین لیا یا ہماری امانت مین خیانت کی اسیطرح
ہر طرحکا ظلم بیان کرنا حاکم بالا کے سامنے اپنے حق کے لینے کے واسطے درست ہی
حکایت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے زمانے مین ایک
شخص نے بعض لوگون سے مہمانی طلب کی اون لوگون نے کچھ اوسکی مہمانی
نہ کی پس اوس شخص نے اون لوگون کی شکایت شروع کی اور آشکارا اون
لوگون کی بدی بیان کی پس صحابہ اوسپر خفا ہوئے اور اس شکایت سے
ناراض ہوئے فی الفور یہ آیت نازل ہوئی اور خدا نے مظلوم کو غیبت کرنیکی
اجازت دی روایت کیا ہی اسکو عبد الرزاق نے مجاہد سے اور نقل کیا ہے اسکو
قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے تفسیر مظہری مین حکایت ایک شخص قبیلہ کندہ
کا اور ایک شخص شہر حضر موت کا دونون مین باہم گفتگو ہوئی جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے سامنے حضرمی نے کندی کے باپ کی شکایت کی
اور کہا یا رسول اللہ اس شخص کے باپ نے فلان زمین میری چھین لی ہی آپ
مجکو دلا دیجیے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے حسب شرع
اس مقدمہ کا فیصلہ کر دیا روایت کیا ہی اسکو ابو داؤد نے کتاب الدعاوی مین
تیسری صورت اگر کوئی شخص کسی عیب مین یا گناہ مین مبتلا ہی اوسکی
خبر ایسے شخص کے پاس پہچانا کہ وہ اس عیب سے اوسکو روکیگا اور اوسکو نصیحت
کریگا درست ہی کیونکہ بسبب اس غیبت کے ایک فائدہ ہوتا ہی وہ یہ کہ وہ شخص
اوس کام سے بچتا ہی مثلاً اگر کسی شخص مین کچھ عیب ہی اوسکے باپ کو اوس سے
خبردار کرنا یا کسی امام کو اوس سے آگاہ کر دینا یا اگر قاضی وغیرہ رشوت لیتا ہی
اسکی خبر سلطان کو دینا درست ہی تا باپ یا امام وغیرہ اوس شخص کو فعل سے
باز رکھے اور سلطان قاضی کو تنبیہ کرے یا معزول کرے تا جمیع خلایق کو نفع ہووے

یہ صورت مطالب المومنین اور عین العلم اور سیرۃ احمدیہ اور رد المختار اور تنویر الابصار اور احیاء العلوم اور نزہۃ المجالس و منتخب النفائس اور شرح صحیح مسلم امام نووی مین ہی
حکایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے حضرت سعد عامل کوفی پر مقرر تھے لوگون نے انکی شکایت حضرت عمر کی سامنے بہت امورمین کی منجملہ اونکے ایک شکایت کی کہ سعد نماز خوب نہین پڑہتی ہین اور قرأت حالت نماز مین خوب نہین کرتے ہین حضرت عمر نے بوجہ اس شکایت سننے کی سعد کو معزول کیا اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو منصوب کیا اور ان لوگون کو کچھ منع نہین کیا پہر سعد کو بلوایا اور حضرت عمر نے اونسے شکایتون کا حال پوچھا اور کہا ای سعد یہ لوگ کہتے ہین کہ تم نماز خوب نہین پڑہتے ہو سعد نے کہا یا عمر مین جب چار رکعت ظہر کی یا عشا یا عصر کی پڑہتا ہون پہلی دو رکعت کو طویل کرتا ہون اور اخیر کی مین قرأت کم کرتا ہون اور جسطرح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نماز پڑہتے تہی مین بہی اوسیطرح پڑہتا ہون پس عمر نے فرمایا یا سعد ہمکو تمسے ایسی ہی امید ہے کہ مثل نماز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے پڑہو گے روایت کیا ہی اسکو بخاری نے باب قرأۃ الامام والماموم مین اس حکایت سے معلوم ہوا کہ شکایت کرنا لوگون کے عیب چہڑانے کے واسطے درست ہی کیونکہ اگر درست نہوتی اہل کوفہ غیبت سعد کے کیون کرتے اور اگر اونہون نے شکایت کی تہی حضرت عمر اوس غیبت کو کیون سنتے کیونکہ غیبت سننا مثل گناہ غیبت کرنے کے ہی حدیث المستمع شریک المغتابین یعنی غیبت سننی والا گناہ مین شریک ہی غیبت کرنیوالون کا نقل کیا ہی اسکو خزانۃ الروایات مین حکایت ابو اللحم نے اپنے غلام عمیر سے حکم کیا کہ گوشت بہون تو جب وہ چلے گئے ایک مسکین آیا اور عمیر نے وہ گوشت بلا اجازت مولی کے اوس فقیر کو دیدیا جب ابو اللحم کو یہ خبر پہنچی اپنے غلام کو مارا

اوس غلام نے یہ حال خدمت جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم مین
عرض کیا اور اپنے مولی کی شکایت کی اس نیت سے کہ جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم مولی کو نصیحت فرما دین گے حضرت صلے اللہ
علیہ وعلی آلہ وسلم نے اوس شخص کو بلوایا اور اوس سے فرمایا تمنے عمیر کو کیون
مارا ابو اللحم نے کہا اس سبب سے کہ اسنے بغیر مرضی میرے گوشت فقیر کو دیدیا
پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ای ابو اللحم یہ غلام جو صدقہ کریگا
آدھا ثواب اوسکا تمکو بھی ہوگا پس اسکے بارے مین بے باکی نہ کیا کرو اور صدقے
کے باب مین غلام کو نہ مارا کرو روایت کیا ہی اسکو مسلم نے کتاب الصدقین
حکایت حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی ایک زوجہ تہین اور وہ انکو
نہایت مرغوب تہین لیکن حضرت عمر اوسنے خفا رہتے تھے اور ہمیشہ اپنے فرزند سے
کہا کرتے تھے کہ اس زوجہ کو طلاق دیدو اور اسکو چھوڑ دو ہر چند حضرت عمر کہتے تھے
لیکن ابن عمر اپنے والد کا کہنا نہین مانتے تھے ایک روز حضرت عمر نے شکایت
عبد اللہ کی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت مین کی اور
اپنے فرزند کی غیبت کی کہ میرا کہنا نہین مانتا ہی اور خلاف مرضی میری کرتا ہی
اس نیت سے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم ابن عمر کو نصیحت
فرماوین جب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلے آلہ وسلم نے یہ شکایت سنی
حضرت ابن عمر کو بلوایا اور اونپر حکم فرمایا کہ اپنے باپ کی تابعداری کرو
اور اوس زوجہ کو طلاق دیدو روایت کیا ہی اسکو ابو داود نے باب بر الوالدین
مین **ہدایت** اس حدیث سے کسطرح کی تاکید باپ کی اطاعت کی کہل گئی
اسیواسطے جا بجا قرآن مین والدین کی اطاعت کی تاکید اکید وارد ہوئی ہی
اور جو شخص والدین کی مخالفت کرے اوسکے باب مین بہت تشدید وارد ہوئی ہے

پس لازم ہی ہر انسان کو کہ والدین کی خدمت مین قصور نہ کرے اور اونکی تبعیت
مین قصور نہ کرے **حکایت** حسن بصری کے عہد مین ایک شخص تھا کہ ہمیشہ
گنا ہون مین مبتلا رہتا تھا اور مان اوسکی نہایت منع کرتی تھی لیکن وہ شخص
ماں کا کہنا نہین مانتا تھا اور مان اوسکی حسن کی خدمت مین آتی تھی اور اپنے
فرزند کی شکایت کرتی تھی تا حسن بصری اوس فرزند کو کچھ نصیحت کرین اور
راہ راست کی طرف ہدایت کرین حسن بھی شکایتون کو سن سن کے چپ رہتے
تھے یہانتک کہ جب اوس شخص کی موت آئی وحشت اوسکے دل مین سمائی
اپنی مان سے کہا کہ حسن کو یہان بلا تا وہ مجکو توبہ سکھاوین اور خدا سے میری
مغفرت کراوین اوس شخص کی مان حسن کی خدمت مین آئی اور غرض اپنے
فرزند کی بیان کی حسن چونکہ اوس شخص سے بہت خفا تھے اوسکے پاس نہ گئے
جب وہ شخص حسن کے آنیسے مایوس ہوا اپنی مان سے کہنے لگا جب میری روح
قفس سے نکل جاوے تم میرے گلے مین ایک رسی ڈالنا اور کہینچ کے مجکو پہرانا
اور میری قبر گہر مین کرنا کیونکہ مین نہایت بد ہوا ان زندگی مین لوگونکو تکلیف
دیا کیا اگر مقبرے مین مین دفن ہونگا اہل مقابر میرے سبب سے اذیت
پاوینگے میری نزدیکی سے گہبراوینگی آخر روح نے پرواز کیا مان نے وصیت کے
بجا لانیکا قصد کیا کہ غیب سی آواز آئی اے عورت یہ شخص ولی اللہ تھا حق اسکے
افعال سے آگاہ تہا ایسی سختی اسکے ساتھہ نہ کر جب اوسکی مان نے یہ آواز
سنی رسی کو گلے سے نکال کے گہر مین حسب وصیت کے اوسکو دفن کر دیا جب
تجہیز و تکفین سے فراغت ہوئی حسن بصری فی الفور آئے اور کہنے لگے ای عورت
مینے ابہی جناب باری کو خواب مین دیکہا خدا نے مجہسے فرمایا ای حسن تو نے اوس
شخص کو میری رحمت سے نا امید کیا اور اوسکے پاس تو نہ گیا اور مینے اوس شخص کو

بخش دیا اور جنت مین اوسکو لیگیا یہ حکایت صفوری نے نزہۃ المجالس کے
باب التوبہ مین لکھی ہے **ہدایت** اس حکایت سے معلوم ہوا کہ جب دریاے
رحمت اللہ تعالی کا جوش کرتا ہی ہر گناہ محو ہوتا ہی اگرچہ وہ شخص نہایت مجرم تھا
پر اللہ تعالی نے اوسکو بخشدیا اور سبب اسکا یہ تھا کہ اوس شخص کو وقت موت کے
خوف ہوا بدن اوسکا وحشت سے لرزا پس خدا تعالی بہی اوسکے گناہون سے
درگذرا اسیواسطے چاہیے انسان کو کہ فقط اللہ تعالی کی رحمت پر اعتماد نہ کرے
اوسکی مغفرت پر تکیہ نکرے بلکہ اوسکی قہاریت کو بہی دیکہے اور دل مین نہایت
خوف کرے **حکایت** ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے سلام کیا اونہون نے جواب نہ دیا پس حضرت عمر نے یہ خبر حضرت
ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کو کی اور شکایت عثمان کی بسبب اونکی جواب نہ دینے
کے ابوبکر سے کی تا ابوبکر عثمان کو نصیحت کردین جواب سلام کی طرف اور انکو
ہدایت کردین جب حضرت ابوبکر نے یہ شکایت سنی حضرت عثمان کو نصیحت
کی یہ حکایت ملا علی قاری نے عین العلم کی شرح مین نقل کی ہی **ہدایت**
اس سے معلوم ہوا کہ جواب دینا سلام کا ضرور ہی ورنہ حضرت عمر شکایت حضرت
عثمان کی نہ کرتے اور اون کے جواب نہ دینے کو برا نہ جانتے اسیواسطے مسئلہ بیان
کہ سلام کرنا سنت موکدہ ہی لیکن جواب دینا سلام کا فرض کفایہ ہی یہانتک
کہ اگر محفل مین ایک شخص نے جواب دیدیا سب کا ذمہ پاک ہوگیا **نصیحت**
اس زمانے مین سلام کرنا بالکل متروک ہوگیا ہی طریقہ ہاتھ اوٹھانے کا جاری
ہوگیا ہی خصوصاً امیرون مین اور عورتون مین کہ یہ امر سلام کا نہایت معیوب
ہوگیا ہی اگر امیر کو کوئی شخص سلام کرے وہ امیر نہایت خفا ہوتا ہے بلکہ
سلام کرنے والے کے سزا کا قصد کرتا ہی اگر کوئی عورت کسی کو سلام علیکم

عورتین اوسپر ہنستی ہین بسبب سلام علیک کہنے کے اوس سے خفا ہوتے ہین
اور نہین سمجھتے ہین کہ امر دینے پر استہزا کرنا اور اوسکو ناچیز سمجھنا کفر ہے
حکایت ملک شام سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عامل نے لکھ بھیجا کہ
ابوجندل یہان ایک شخص دائم الخمر ہے اس نیت سے کہ حضرت عمر اوسکو نصیحت
کر دین جب عمر نے یہ شکایت سنی ابوجندل کو خط مین نہایت تہدید کی اور آیت لکھی
بسم اللہ الرحمن الرحیم حم تنزیل الکتاب من اللہ العزیز العلیم غافر
الذنب وقابل التوب شدید العقاب ذی الطول جب ابوجندل نے یہ
آیت پڑہی اپنے فعل پر نادم ہوا اور خمر کے استعمال سے توبہ کیا یہہ حکایت
غزالی نے احیاء العلوم کے باب الاعذار المرخصۃ للغیبۃ مین لکھی ہے **حکایت**
جس وقت خبر مقتول ہونے حضرت زید بن حارثہ اور جعفر اور عبد اللہ بن رواحہ
کی حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو پہونچی آپ کو نہایت غم ہوا
اور اصحاب اجلہ کی شہادت سے نہایت الم ہوا آپ مسجد مین غمگین بیٹھے تھے
کہ ایک شخص نے آکے حضرت جعفر کی عورتون کا عیب بیان کیا اور یہ مضمون
بیان کیا کہ وہ سب واویلا کر رہی ہین اس نیت سے کہ حضرت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم منع فرما دین جب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی
آلہ وسلم نے یہ شکایت سنی اوسی شخص سے آپ نے فرمایا جعفر کی عورتون کو
نوحے سے روکو پھر وہ شخص آیا اور کہنے لگا کہ میرا کہنا عورتین نہین مانتی ہین پھر آپنے
حکم فرمایا کہ اونکو پھر منع کرو تیسری مرتبہ وہ شخص آیا اور وہی مضمون ادا کیا پس
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا اگر وہ عورتین کہنے سے
نہین رکتی ہین اونکے موہنون مین مٹی ڈالدو روایت کیا ہی اسکو بخاری نے
صحیح کے کتاب الجنائز مین ہدایت اس سے معلوم ہوا کہ میت پر نوحہ کرنا بہت منع ہی

کیونکہ جسوقت انسان مرگیا ہلاکت مین پڑگیا نہایت ندامت اوسکو حاصل ہوے
عمر کی ضایع کرنے پر اوسکو حسرت ہوئی پس اوسوقت ایسے کام کرنا چاہیے کہ
اوس میت کو نفع ہووے اور رونے سے اوسوقت کچھ فائدہ نہین کیونکہ مردہ
زندہ ہوتا نہین بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مذہب یہ ہی کہ لوگون کے رونے سے
مردے کو عذاب ہوتا ہی اور نوحہ کرنے مین بی صبری ظاہر ہوتی ہی انسان کے
بی عقلی سمجھی جاتی ہی اسیواسطے جب کوئی شخص مرجاتا ہی اور لوگ رونا شروع
کرتے ہین حضرت عزرائیل گھر کے دروازے پر کھڑے ہوکے کہتے ہین اے لوگو
تم کیون روتے ہو ہمنے اسپر کسیطرحکا ظلم نہین کیا بلکہ جب اوسکا وقت معین آیا
ہمنے اوسکی روح کو قبض کیا **نصیحت** اہل زمانہ رونے مین باک نہین کرتے ہین
بعد مرنے کسی شخص کے خوب چیختے ہین خصوصاً عورتین کہ بیان انکا بیان سے
باہر ہی اور تعجب ہی مردون سے کہ عورتون کے نوحے کو منع نہین کرتے ہین بلکہ خود بھی
شریک نوحہ ہوتے ہین مثل عورتون کے بیتاب ہوتے ہین مانند بیوقوفون کے ماہی
بے آب ہوتے ہین میت کے پلنگ کے پاس بیٹھ کے ایسا روتے ہین کہ گویا عورتون
کے کان کاٹتے ہین اور اگر کوئی اونسے کہتا ہی کہ اسقدر نوحہ کیسا ہی خفا ہوتی ہین
اور کہتے ہین کہ تمپر کوئی مصیبت نہین پڑی ہی مشہور ہی قدر مصیبت آن کس
داند کہ بمصیبتے گرفتار آید اور نہین سمجھتے ہین کہ رونا آواز سے آیا شرع مین
درست ہی یا نہین لازم ہی لوگون کو کہ جب کوئی شخص مرے آنکھ سے رویا کرین
نوحہ نہ کیا کرین بلکہ عورتون کو نوحے سے منع کیا کرین میت کو اوسوقت کچھ
ثواب بخشا کرین اپنی اوقات کو مفت ضایع نہ کرین **حکایت** حضرت علی
رضی اللہ عنہ کا معمول تہا کہ جب حضرت ابوبکر سے ملاقات کرتے پہلے خود
السلام علیکم کہتے ایک روز حضرت علی نے خلاف دستور کیا یعنے پہلے سلام نہین کیا

بلکہ جب حضرت ابوبکر نے سلام کیا انہون نے جواب دیا یہہ کیفیت کسی نے حضرت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت مین عرض کی کہ ہمیشہ علی ابوبکر پر سلام
کرتے تھے آج جب ابوبکر سے ملاقات ہوئی علی نے سلام نہ کیا بلکہ جب ابوبکر نے
سلام کیا اونہون نے جواب دیا یہ شکایت سُنکے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وعلی آلہ وسلم نے حضرت علی کو بلایا اور سبب نہ سلام کرنے کا پوچھا حضرت علی نے
بیان کیا کہ ہمیشہ مین سلام ابوبکر پر کرتا تہا رات کو خواب مین ایک باغ مینے دیکھا
لوگون سے مینے پوچھا یہ باغ کسکے واسطے ہے کسی نے کہا یہ باغ اوسکو ملیگا جو
سلام پہلے سلام کریگا پس اسواسطے مینے آج سلام حضرت ابوبکر پر نہ کیا تا خود
وہ سلام کرین اور اوس باغ کی مستحق ہووین یہ حکایت صفوری نے نزہۃ المجالس
منتخب النفائس کے باب السلام مین شرح صحیح بخاری ابن ابی جمرہ سے نقل کی ہے
حکایت حضرت معاذ رضی اللہ تعالی عنہ کا یہ معمول تہا کہ جب نماز پڑہتے
تھے بڑی سورت تلاوت کرتے تھے ایک روز ایک شخص نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت مین شکایت معاذ کی کی اور بیان کیا کہ یا رسول اللہ
حضرت معاذ نے ایک روز نماز مین سورہ بقرہ پڑہے مقتدیون کو اوس سے نہایت
تکلیف ہوئی کیونکہ ہم لوگ کاروباری ہین اپنے ہاتھہ سے کسب معیشت کرتے ہین
جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے یہ شکایت سنی حضرت معاذ کو نصیحت
کی اور فرمایا ای معاذ تم فتان ہو لوگون کو فتنے مین ڈالتے ہو جب نماز پڑہا کرو
سورہ واللیل اور سبح اسم ربک الاعلی پر کفایت کیا کرو بہت طویل قرأت نہ کیا کرو
روایت کیا ہی اسکو ابوداؤد نے ابواب الامامۃ مین ہدایت اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ امام کو نماز مین قرأت طویل کرنا نچاہیے کیونکہ بعض مقتدی بیمار ہوتے
ہین بعض ضعیف ہوتے ہین قرأت کی تطویل سے اونکو تکلیف ہوتی ہی اور

نماز مین کراہت ہوجاتی ہی لیکن جسقدر قرأت مسنون ہی اوس سے کمی حتی الوسع بجا ہی
ہان اگر ضرورت ہو چنانچہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے بھی
ایسا کیا ہی **نصیحت** اس زمانے کے لوگون کی یہ عادت ہی کہ جب اکیلے نماز
پڑہتے ہین چنداں اہتمام رکوع اور سجود اور قرآن کا نہین کرتے ہین صبح
اور ظہر کی نماز مین والسماء ذات البروج والسماء والطارق وغیرہ پر اکتفا
کرتے ہین حالانکہ سورہ حجرات سے والسماء ذات البروج تک صبح اور ظہر کی
نماز مین مسنون ہی اور جب امام ہوتے ہین قرأت کو بہت طول دیتے ہین
یہانتک کہ امر مسنون سے بھی تجاوز کر جاتے ہین اور مقتدیون کو تکلیف
دیتے ہین اگر مقتدی دہوپ مین کہڑے ہون اونکی طرف التفات نہین کرتے
ہین قرأت طویل سے سروکار رکھتے ہین لازم ہے ان لوگون کو کہ اپنے افعال
سے باز آئین اور نماز مین قرأت مسنون کیا کرین یعنے صبح اور ظہر کی نماز مین
سورہ حجرات سے والسماء ذات البروج تک اور عصر اور عشا کی نماز مین والسماء
سے اذا زلزلت تک اور مغرب کی نماز مین اذا زلزلت سے آخر تک جیسا کہ
مسنون ہی پڑہا کرین لیکن اگر مقتدیون کو اس سے تکلیف ہو تو چھوٹی سورتین
پڑہ لیا کرین **حکایت** اہل شام نے استعمال شراب کا شروع کیا بلکہ خمر کی
حلت کا فتوی دیا اس دلیل سے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی لیس علی الذین آمنوا وعملوا
الصالحات جناح فیما طعموا یعنی جو لوگ ایمان لائے ہین اور اعمال نیک
کرتے ہین اونپر کچہ گناہ نہین ہی کہانے مین جس چیز کو چاہین استعمال مین لاوین
اور اون دنون یزید بن ابی سفیان شام پر عامل تھے اور وہان کے حاکم تھے
پس یزید نے اون لوگون کی شکایت حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو لکہ بہیجی حضرت
عمر نے اون لوگون کو بلوایا اور اپنے اصحاب سے اونکی شان مین مشورہ لیا

اصحاب نے کہا یا عمر ان لوگون پر توبہ کو پیش کیجیے اگر یہ لوگ توبہ کرین اسّے کوڑے
مار ہے اور حد شراب پینے کی جاری کیجیے اور اگر توبہ نہ کرین اونکو قتل کیجیے
چنانچہ حضرت عمر نے اون لوگو نپر توبہ کو پیش کیا اور اون لوگون نے اپنے
اعتقاد سے توبہ کی نقل کیا ہی اس حکایت کو ابو اللیث سمرقندی نی تنبیہ الغافلین
کے باب الخمر مین **حکایت** حضرت عمر کا ایک دوست تھا شام مین وہ مقیم تھا
ایک شخص شام سے آئے حضرت عمر نے اونسے اپنے دوست کا حال پوچھا اونہون نے
نے بیان کیا تمہارا دوست کبائر مین مبتلا ہی یہان تک کہ شراب مین مست
رہتا ہی حضرت عمر جب اپنے دوست کے حال سے مطلع ہوئے اوسکو ایک خط لکھا
اور اوسمین نہایت ڈرایا اور یہ آیت بہی اوسمین درج کی حم تنزیل الکتاب آہ
جب اوس شخص نے عمر کے خط کو پڑہا بہت رویا اور گناہون سی توبہ کی یہ حکایت
احیاء العلوم مین حقوق صحبت کی پانچوین حق کے بیان مین ہی **دقیقت**
کسیکا عیب بیان کرنا اور کسیکی غیبت کرنا اوس شخص کے سامنی جو منع کر نہین سکتا
اور اوس شخص کو اوس عیب سے روک نہین سکتا درست نہین ہے کیونکہ اس
غیبت مین کچھ فائدہ نہین ہی **حکایت** ایک شخص نے حجاج کو ابن سیرین کے
روبرو برا کہا ابن سیرین اوس شخص پر خفا ہوئے اور اوسکی غیبت سی ناراض
ہوئے کیونکہ ابن سیرین اسبات پر قادر نہ تھے کہ حجاج کو نصیحت کرتے پس غیبت کرنا
اوس شخص کا حجاج کے بلا فائدہ ہوئی یہ حکایت انشاء اللہ تعالے تیسری
فرع مین مذکور ہوگی **تیسری صورت** راقم الحروف کہتا ہے اگر کوئی شخص
کسی عیب مین مبتلا ہی اوسکا عیب بیان کرنا اور اوسکی غیبت کرنا کسی شخص کے سامنی
اس نیت سی کہ جب وہ شخص سنیگا کہ فلانا شخص میرے عیب پر مطلع ہوگیا ہی خود بخود
شرما کر اوس عیب کو چھوڑدیگا درست ہی چنانچہ بعض حکایات سی بہی یہ مضمون نکلتا ہی

حکایت ایک شخص نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے اپنے ہمسایہ کے شکایت کی حضرتؐ نے حکم صبر کا فرمایا پھر اوس شخص نے شکایت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے وہی مضمون ارشاد فرمایا جب تیسری مرتبہ اوس شخص نے اپنے ہمسایہ کی غیبت کی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا تو اپنا اسباب خانگی راہ مین ڈالدے جب اس حال کو تیرا ہمسایہ دیکھیگا خود بخود شرما کے تکلیف دینے سے رکیگا اوس شخص نے اسباب اپنا راہ مین ڈالدیا راہ مین جو شخص چلتا تھا پوچھتا تھا اسباب تنے یہان کیون پھینکا یہ شخص کہتا تھا مجکو میرے ہمسایہ نے تکلیف دی اس سبب سے مین نے اپنا اسباب گھر سے نکالدیا جب اوسکے ہمسایہ کو یہ خبر پونہچی حیا اوسکو آئی خود اوس شخص کے پاس آیا اور اپنا قصور معاف کرایا اور اوسکے اسباب کو گھر مین لیگیا تکلیف نہ دینے کا وعدہ کیا نقل کیا ہی اسکو امام غزالی نے باب حقوق الجوار مین چوتھی صورت اگر کسی عالم یا مفتی کے سامنے مسئلہ پوچھنے کے واسطے اور مسئلے کی صورت بنانے کے واسطے کسی شخص کا عیب بیان کیا مضایقہ نہین ہے مثلاً کسی عالم سے کہے کہ فلان شخص مجکو خرچ نہین دیتا ہے یا میرا باپ مرگیا ہی اور فلان شخص اوسکا وصی ہے تمام مال واسباب اپنے تصرف مین لاتا ہی مجکو ایک حبہ نہین دیتا ہے یا فلان مکان بکا ہی اور مین اوسکا شفیع ہون باوجود میری طلب کے فلان شخص مجکو مکان نہین دیتا ہے پس ایسی صورتون مین کیا فتوی ہے یہ صورت احیاء العلوم اور نزہۃ المجالس منتخب النفائس اور عین العلم اور سیرت احمدیہ اور مطالب المومنین اور شرح صحیح مسلم امام نووی اور رد المحتار حاشیہ در مختار مین ہی حکایت حضرت ابو سفیان رضی اللہ تعالی عنہ کی بی بی نے حضرت رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت مین ابوسفیان کے غیبت کے اور عرض کیا
یارسول اللہ ابوسفیان مرد بخیل ہی خرچ دینے مین تنگی کرتا ہی پس آپ اس
باب مین کیا فرماتے ہین فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اگر
تمکو ابوسفیان خرچ نہین دیتے ہین تم بغیر اونکی اطلاع کی اون کے مال سے
بقدر حاجت خرچ لے لیا کرو روایت کیا ہی اسکو بخاری نے کتاب النفقات مین
حکایت ایک عورت آئی اور حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
سے عرض کرنے لگی یارسول اللہ مجکو میرے خاوند نے ایک طمانچہ مارا ہی پس اس
صورت مین کیا مسئلہ ہی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا
تو بہی اپنے خاوند کو ایک طمانچہ مارلے اور بدلا اوس سے لے لے فی الفور
اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کی الرجال قوامون علی النساء الخ یعنی مرد
عورتون سے فضیلت رکھتے ہین خاوند عورتون پر حکومت رکھتے ہین کیونکہ اللہ تعالے
نے مردون کو بسبب فضیلت عطا کی ہی اور خاوندون نے اپنی جائداد بھی
نکاح مین خرچ کی ہی تو پہر عورت کو مرد سے بدلا لینا نہین ہی روایت کیا ہی اسکو
ابن ابی حاتم نے نقل کیا ہو اسکو سیوطی نے درمنثور مین **حکایت** کچہ لوگ
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے
کہ ہم لوگ حج کی نیت سے اپنے گہرونسے نکلے جب ذات الصفاح مین پہنچے ہمارے
ایک رفیق نے انتقال کیا بعد تجہیز و تکفین کے جب ہم لوگون نے ارادہ کیا
کہ اسکو دفن کرین قبر مین دیکہا کہ ایک سانپ عظیم الشان بیٹھا ہوا ہے
ہم لوگون نے اوس قبر کو چہوڑ کے دوسرے مقام پر قبر کھودی اوس قبر مین
بہی وہی سانپ بیٹھا تہا پہر ہم لوگون نے تیسری قبر کھودی اوسمین بہی
وہی سانپ عذاب کا ہوا یا حضرت پس اب کیا کرین اور اوس شخص کو

کہان دفن کرین حضرت ابن عباس نے خیال کیا یہ سانپ غضب الٰہی ہے
بسبب اوسکے گناہون کے اللہ تعالی نے اوسپر مسلط کیا ہے اور فرمایا اون
لوگون سے یہ سانپ جناب باری کی طرف سے ہے اگر تم تمام زمین کھود وگے ہر جگہ یہ
اس سانپ کو پاؤگے لازم ہے کہ کسی قبر مین اسکو دفن کردو اور اوسکے واسطے
دعاء خیر کرو یہ حکایت تنبیہ الغافلین کے باب عذاب القبر مین ہے و تحقیقت
اگرچہ معین کا نام لینا استفتے کی صورت مین درست ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ نام کسیکا
نہ لیوے اور کسی شخص کو معین نہ کرے بلکہ سوال نام فرضی سے کرے
حکایت حضرت عویمر رضی اللہ عنہ کو اپنی بی بی پر شبہہ زنا کا ہوا حضرت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت مین فتوی پوچھنے کا ارادہ
ہوا لیکن اپنی بی بی کی غیبت نہ کی بلکہ عرض کیا یا حضرت اگر کوئی شخص اپنی
بی بی کو کسی کے ساتھہ زنا کرتے ہوئے دیکھے اس صورت مین کیا کرے
حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سمجھ گئے کہ یہ قصہ عویمر کی بی بی کا
ہے پس آپ نے فرمایا اے عویمر اللہ تعالی نے لعان کا حکم کیا قرآن مین یہ
مضمون سورہ نور مین نازل کیا تم اپنی بی بی کو حاضر کرو اور لعان کرلو
حضرت عویمر اور اون کی بی بی حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
کی خدمت مین حاضر ہوئے اور بحکم رسول اللہ دونون مین لعان ہوا اور
تفصیل لعان کے کتب فقہ مین مذکور ہے روایت کیا ہے اس قصے کو مالک نے
موطا کی کتاب اللعان مین **پانچوین صورت** راقم الحروف کہتا ہے
لوگون کے اوصاف قبیحہ کو بیان کرنا اور اونکے اعمال شنیعہ کو عیان کرنا کسی
عالم یا زاہد یا نبی یا امام کے سامنے درست ہے اس غرض سے کہ یہ عالم یا نبی
اوس شخص کی شان مین کچھہ ارشاد فرماوین جسطرح صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم

لوگون کے بدصفات کو حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے حضور
مین بیان کرتے تھے اور کبھی برائیان بھی عیان کرتے تھے لیکن انکو غرض
اس بیان سے مسلمان کی ذلت نہین ہوتی تھی کسی بھائی کی منقصت منظور
نہین ہوتی تھی بلکہ صحابہ کا اس بیان سے مطلب یہ تھا کہ شاید حضرت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اس مضمون کو سنکے اوس شخص کا حال بیان کرین
ہملوگون کو بھی خبردار کرین حکایت ایک روز صحابہ نے ایک عورت کا
ذکر کیا کہ وہ عورت بہت بخیل ہی پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
نے اگر اوسمین صفت بخل کی ہی وہ جہنمی ہی ۵ بخیل ار بود زاہد بحر و بر
بہشتی نباشد بحکم خبر ۵ اس حکایت کو امام غزالی نے کتاب الغنیتہ مین
نقل کیا ہی حکایت ایک جنازہ گذرا صحابہ نے اوسکی تعریف کی پس فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے وجبت پہتر دوسرا جنازہ گذرا
صحابہ نے اوسکی بدی کی حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا
وجبت پس حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ
آپ نے دونون مرتبہ کلمہ وجبت کا ارشاد فرمایا لیکن اوسکا مطلب نہ فرمایا پس
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے تم لوگون نے اول میت کی
تعریف کی اوسپر جنت واجب ہوگئی اور دوسرے میت کی بدی تمنے عیان کی
اوسپر دوزخ واجب ہوگئی کیونکہ تم لوگ اللہ کی طرفسے گواہ ہو جسکے تعریف
کروگے معلوم ہوگا کہ وہ جنتی ہی اور جسکے بدی کروگے ظاہر ہوگا کہ وہ جہنمی ہی
روایت کیا ہی اسکو ابن ماجہ قزوینی فی ابواب الجنائز مین دقیقہ اس
مقام مین ایک شک ہوتا ہی وہ یہ کہ غیبت مردے کی حرام ہی چنانچہ اسکی تفصیل
سابقا گذر چکی کیونکہ بعد مردن کسیکو معلوم نہین ہی کہ مرحوم ہے یا ملعون ہی

چنانچہ شمہ اسکا ترقیم ہو چکا اور تفصیل اسکی آتی ہی پس صحابہ نے مردون کی غیبت
کیسی کی اور حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے یہ غیبت سنکے خاموشی
کیون کی اس شک کے جواب مین لوگ غلطان پیچان ہو گئے ہین اور فکر کرتے
کرتے پیچان ہو گئے ہین جامع صغیر فے حدیث البشیر النذیر کی شرح مین علامہ عزیزی
لکھتے ہین کہ صحیح جواب یہ ہی کہ جسکی برائی صحابہ نے بیان کی حالت زندگی مین وہ
فاسقون سے ہوگا اسواسطے صحابہ نے بعد مرگ اوسکے غیبت کی کیونکہ غیبت
فاسق کی درست ہی راقم الحروف کہتا ہی اس جواب کی صحت مین کلام ہے دو
وجہ سے ایک یہ کہ اوس میت کا جسکی برائی صحابہ نے بیان کی تھی فاسق ہونا
بتصریح ثابت نہین ہی پس اس جواب مین مرتبہ یقین حاصل نہین ہی دوسرے
یہ کہ کل اموات کی غیبت حرام ہی خواہ زندگی کی حالت مین فاسق ہون یا زاہد
ہان فاسقون کی غیبت کرنا اور اونکے عیوب بیان کرنا اور اون کے انواع
عذاب کو عیان کرنا بعد مرنے کے لوگون کے ڈرانے کے واسطے درست ہی چنانچہ
اسکی تفصیل آویگی انشاء اللہ تعالی اور صحابہ کو اوس میت کے برائی بیان
کرنے سے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے حضور مین کسیکو ڈرانا
منظور نہ تھا پس غیبت اوسکی کیونکر درست ہی راقم الحروف کہتا ہی صحیح جواب
یہ ہی کہ یہ غیبت صحابہ کے بہ نیت ذلت اوس میت کے نہ تھی بلکہ غرض صحابہ کی
اس غیبت سے یہ تھی کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اس باب
مین کچھ ارشاد فرماوین اسواسطے یہ غیبت درست ہوئی واللہ اعلم بالصواب
فهنده ام الکتاب حکایت ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ فلانی
عورت نماز بہت پڑھتی ہی روزہ بہت رکھتی ہی مگر اپنے ہمسایون کو تکلیف بہت
دیتی ہی پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے وہ عورت دوزخی ہی

پہر اوس شخص نے کہا یا رسول اللہ فلانی عورت ہر طرح کی عبادت کرتی ہی اور ہمسایون کو تکلیف بہی نہین دیتی ہی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلے آلہ وسلم نے وہ عورت جنتی ہی روایت کیا ہی اسکو احمد بن حنبل نے اور نقل کیا ہی اسکو مشکوۃ المصابیح کے باب الشفقۃ علی الخلق مین خطیب تبریزی نے **دقیقہ** بعضون کا مذہب ہی کہ غیبت کرنا کسی شخص کے امور دینیہ مین اور کسی کے عیوب بیان کرنا باب دین مین مضایقہ نہین رکہتا ہی کیونکہ صحابہ نے بہی غیبت لوگون کے اعمال مین کی ہی لوگون کی صفت بد ظاہر کی ہی چنانچہ احادیث مذکور ہوئی ہین لیکن صحیح یہ ہی کہ غیبت کرنا امور دینیہ مین اگر کسی فائدے سے ہی درست ہی جیساکہ صحابہ نے غیبت کی ہی ورنہ درست نہین ہی واللہ اعلم **چھٹی صورت** جو شخص فاسق معلن ہو یعنی آشکارا گناہ کرتا ہو مثلاً نماز نہ پڑہتا ہو یا لوگون پر ظلم کرتا ہو یا زنا کرتا ہو یا عادت روزہ چہوڑنے کی رکہتا ہو اوسکی غیبت بنیت اوسکے ذلت کی درست ہی اسیواسطے زہاد اور علما و سلاطین جو ظالم ہوتے سکے اونکی غیبت کیا کرتے تہے چنانچہ حکایتون سے معلوم ہوگا یہ صورت نزہۃ المجالس منتخب النفائس اور رد المحتار اور شرح صحیح مسلم نووی اور سیرت احمدیہ اور تنبیہ الغافلین مین ہی **ارشاد** سفیان بن عیینہ فرماتے ہین ثلثۃ لیست لھم غیبۃ الامام الجائر والفاسق المعلن بفسقہ والمبتدع الذی یدعو الناس الی بدعتہ یعنی تین شخصون کی غیبت درست ہی ایک وہ شخص جو امام ظالم ہو دوسرا وہ شخص جو گناہون مین آشکارا مبتلا رہتا ہو تیسرا وہ شخص جو بدعت مین مبتلا ہو اور لوگون کو بدعت سکہاتا ہو نقل کیا ہی اسکو سیوطی نے در منثور مین بیہقی سے **ارشاد** حسن بصری فرماتے ہین ثلاثۃ لا غیبۃ لھم صاحب الھوی والفاسق المعلن بفسقہ والامام الجائر یعنے تین شخصون کی غیبت جائز ہے

ایک جو شخص اپنے نفس کا متبع ہو مبتدع ہو دوسرا فاسق معلن تیسرا سلطان ظالم نقل کیا ہی اسکو غزالی نے احیاء العلوم کے باب الاعذار المرخصۃ للغیبۃ مین ارشاد و فقیہ ابو اللیث فرماتے ہین الغیبۃ علی اربعۃ اوجہ فی وجہ ھی کفر و ھو ان یغتاب المسلم فقیل لہ لا تغتب فیقول لیس ھذا الغیبۃ وانا صادق فی ذلک فقد استحل ما حرم اللہ ومن استحل ما حرم اللہ فقد کفر و اما الوجہ الذی ھو نفاق فھو ان یغتاب انسانا فلا یسمیہ عند من یعرف انہ یرید بہ فلانا فھو یغتابہ ویری من نفسہ انہ متورع و اما الوجہ الذی ھو عاص فھو ان یغتاب انسانا ویسمیہ یعلم انھا معصیۃ فھو عاص وعلیہ التوبۃ والرابع ان یغتاب فاسقا معلنا بفسقہ او صاحب بدعۃ فھو ماجور لانھم یحذرون منہ اذا عرفوا حالہ یعنی غیبت چار قسم کی ہی پہلی قسم یہ کہ انسان غیبت کرے اور جب اوس سے کوئی شخص کہی کہ غیبت نہ کر کہی کہ یہ غیبت نہین ہین اوس شخص کے عیوب سچ سچ بیان کرتا ہون پس اس صورت مین غیبت کرنیوالا کافر ہو جاتا ہی کیونکہ حرام کو حلال کہنا کفر ہی دوسری قسم یہ کہ انسان غیبت کرے ایک شخص کی اور اوسکا نام نہ لیوے لیکن سامعین سمجھ جاتے ہون کہ یہ فلان شخص کی غیبت کر رہا ہی پس اس صورت مین غیبت کرنیوالا منافق ہی کیونکہ ظاہر مین غیبت سے بچتا ہے اور اوس شخص کا نام نہین لیتا ہی لیکن حقیقت مین غیبت مین مبتلا ہی تیسری قسم یہ کہ کسی کی غیبت کرے اور نام کی بھی تعیین کرے اور غیبت کے بدی سے بھی واقف ہے پس اس صورت مین وہ شخص گنہگار ہو گا چوتھی قسم یہ کہ کسی فاسق کی غیبت کرے پس اس صورت مین غیبت کرنیوالے کو ثواب ہو گا کیونکہ جب لوگ اس غیبت کو سنینگے اوس فاسق سے پرہیز کرینگے **وقیقہ** راقم السطور غفرہ الغفور لکھتا ہی کہ غیبت فاسق معلن کی درست ہونیکی سمرقندی نے یہہ وجہ لکھی ہے کہ

فاسق کی غیبت سے لوگ ڈرینگے اور اوسکی صحبت سے بچینگے اسواسطے غیبت
درست ہی لیکن یہ وجہہ تام نہین ہی کیونکہ جو فاسق معلن کہ اوسکے احوال سے
سب واقف ہون اور اوس سے لوگ ڈرتے ہون اوسکی غیبت بہی درست ہی
حالآنکہ اس غیبت سے وہ فائدہ نہین ہی بلکہ فاسق کی غیبت درست ہونیکی
دو وجہ ہین پہلی وجہ ایک یہ کہ شاید بسبب غیبت کے فاسق اپنے اعمال سی
باز آئے اور جب سنے کہ ہمکو لوگ مجلسون مین برا کہا کرتے ہین شاید اوسکو حیا آئی
اسیواسطے جو شخص فاسق ہو اوسپر السلام علیکم کرنا مکروہ ہی چنانچہ مسئلہ کتب
فقہ مین موجود ہی تا اوس فاسق کو تنبیہ ہو اپنے افعال سے نفرت ہو دوسری وجہ
یہ کہ فاسق معلن کے اللہ تعالی کے نزدیک کچہ عزت نہین ہی اسیواسطے وارد ہوا ہی
حدیث اذا مدح الفاسق غضب الرب تعالی یعنی جب کوئی شخص فاسق کی
تعریف کرے اللہ تعالی اس تعریف سے بہت خفا ہوتا ہی اور دریای غضب جوش
کرتا ہی روایت کیا ہی اسکو بیہقی نے نقل کیا ہی اسکو مشکوۃ المصابیح کے باب
حفظ اللسان مین پس بندون کو بہی اوسکی عزت نہ کرنا چاہیے لیکن نہ اسطرح سی
کہ شرع سے قدم بڑہ جاوے بلکہ اسطرح سے کہ شرع مین قدم ثابت رہی اسیواسطے
صحابہ منافقین اور کافرین کے عیوب بیان کیا کرتی تہی اور علمای حق سلاطین کی
کچہ عزت نہین سمجہتے تہے واللہ اعلم بالصواب حکایت ہارون رشید علماء
سے نہایت محبت رکہتے تہے اور صلحا اسے بہت صحبت رکہتے تہے جب ہارون خلیفہ
ہوے سب علما مبارکبادی کے واسطے آئے مگر سفیان بن سعید المنذر الثوری
نہ آئے پس ہارون نے ایک خط ثوری کو لکہا اور اوسمین یہ مضمون درج کیا کہ ای
سفیان مین نے تم سے دوستی کی تہی اب تک بیچ الفت کی رسی نہین توڑی اگر
مین سلطان نہوتا تمہارے پاس آتا اور جب مین سلطان ہوا سب لوگ میرے

پاس آئے مگر تم نہ آئے ای سفیان بیت المال کو کہولا اور سب کو مال دیا اور
مین تمہارا بہت مشتاق ہون فی الفور تم قصد اسطرف کا کرو اور میرے پاس
آؤ فقط ہارون نے یہ خط لکہہ کے عباد طالقانی کو دیا اور سفیان کی طرف
بجانب کوفہ روانہ کیا جب عباد کوفے مین پونہچے اور سفیان کی مسجد کی کرکو ڈہونڈ
تہی سامنے آئی سفیان نماز پڑہنے لگے عباد نے ہارون کے خط کو سفیان کے
سامنے رکہدیا جب سفیان نے سلام پہیرا اوس خط کی کچہہ عزت نکی ہارون
سلطنت کی کچہہ حقیقت نہ سمجہی لوگون سے کہا یہ خط ہارون ظالم کا کیا ہی مین
اسکو ہاتہہ نہ لگاؤنگا اپنے ہاتہہ کو اس خط کے چہونے سے خراب نکرونگا
تم لوگ اس خط کو کہولو اور مطلب اوسکا مجکو سناؤ لوگون نے خط کہولا اور سفیان
کو مطلب پر مطلع کیا پس سفیان نے کہا اسکا جواب اسی خط کے پشت پر لکہدو
لوگون نے کہا یا سفیان ہارون سلطان ہی اوسکے واسطے علیحدہ خط لکہنا بہتر ہی
سفیان نے کہا اوس ظالم کی خط کا جواب اوسی کاغذ پر لکہو پس یہ مضمون وہان
لکہوایا ای ہارون مینے رشتۂ الفت کو توڑا اور تیری محبت سے مونہہ موڑا تو نے
بیت المال کا مال مصرف مین خرچ نہین کیا مال کو ضایع کیا قیامت کے روز
ہم اسکی گواہی جناب باری کے سامنے دینگے اور تیری حقیقت کہولدینگے ای
ہارون تو نے علما کی صحبت چہوڑی ایمان کی لذت غارت کی سلطنت کو تو نے
اختیار کیا وبال عظیم کو اپنی گردن پر لیا آپ ہارون تو تخت پر بیٹہا ریشمی لباس کا
استعمال شروع کیا ظالم ہونے سے راضی ہوا بلکہ ظالمون کا امام ہوا اسکے ہارون
کیا حال ہوگا تیرا جب حق والے قیامت مین تیرے دامن گیر ہونگی تیری نیکیان
لینگے اپنی بدیان تجکو دینگے ای ہارون یہ وصیت یاد رکہہ خدا سے خوف رکہہ
ای ہارون اب تو مجکو خط نہ لکہنا ہرگز میری ملاقات کا خیال نکرنا فقط سفیان نے

یہ مطلب ہارون کے خط کی پشت پر لکھوا کے عباد کو دیدیا اور عباد نے اوس خط کو ہارون تک پہونچایا ہارون کو اوس خط کے دیکھنے سے نہایت خوف ہوا اور تادم واپسین وہ خط اونکے پاس رہا یہ حکایت غزالی نے باب امر الامرار بالمعروف مین لکھی ہی **حکایت**

ابو الدنیا نے طاؤس سے روایت کی ہی کہ مین ایک روز حجاج کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص نے لبیک زور سے کہا حجاج نے لوگون کو حکم کیا اس شخص کو حاضر کرو جب وہ شخص آیا حجاج نے کہا ای شخص تیرا وطن کہان ہی اوسنے کہا میرا مسکن یمن سعدن ایمان ہی حجاج نے پوچھا ای شخص یمن کے حاکم محمد بن یوسف کو کہ میرا بہائی ہی تونے کس حال پر چھوڑا اوسنے کہا محمد بن یوسف مرد جسیم تھا ریشمی لباس کا استعمال کرتا تھا جب مین سے نکلا تہا وہ اپنی عادت ریشمی کپڑون کی رکھتا تہا حجاج نے کہا ای شخص مین محمد بن یوسف کے لباس ور بدن اور صورت کا حال نہین پوچھتا ہون بلکہ اوسکے خصلتون سے استفسار کرتا ہون پس اوس شخص نے کچہ خوف نہ کیا اور صاف صاف کہنے لگا کہ ای حجاج محمد بن یوسف کی خصلت یہ تہی کہ مسلمانون پر نہایت ظلم کرتا تہا اپنی مولی کی مخالفت کرتا تہا شیطانون کی اطاعت کرتا تہا یہ سنکے حجاج خفا ہوا اور کہنے لگا ای شخص کیا تو نہین جانتا ہی کہ میرے نزدیک مرتبہ محمد بن یوسف کا کیا ہی کہ وہ میرا بہائی ہے یعنے باوجودیکہ مین موجود ہون میرے سامنے کیسے میرے بہائی کی عیوب تو بیان کرتا ہی پس اوس شخص نے کہا ای حجاج میرا مرتبہ اللہ تعالی کے نزدیک زائد تر ہی محمد بن یوسف کی مرتبے سے تیرے نزدیک کیونکہ مین حاجی ہون اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کا پیرو ہون جب یہ کلام بیباکی کا حجاج نے سنا چپ ہو رہا طاؤس کہتے ہین جب وہ شخص حجاج کے گہر سے باہر نکلا مین بہی اوسکے ساتھ ہوا اور مینے اوس سے کہا ای شخص مین تجہسے دوستی چاہتا ہون اور مصاحبت کی آرزو

رکہتا ہون اوس شخص نے کہا ای طاؤس تمہاری بزرگی میرے نزدیک کچہہ نہین ہے
کیونکہ تم ابہی سلطان کی پہلو مین تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے مینے کہا ای شخص
حجاج چونکہ سلطان زبردست تہا اور اوسنے مجکو طلب کیا لاچار مجکو جانا ضرور
ہوا اوس شخص نے کہا ای طاؤس کیون نہین تمنے نصیحت حجاج کو کی اور اوسکو
تعلیم کیون نہین کی کیا ضرورت تہی اسکی کہ تم بہی اوسکے ساتھ تکیہ لگا کر بیٹھے
اور آرام لینے لگے یہ حکایت دمیری نے حیوۃ الحیوان مین طاؤس کے ذکر مین
بیان کی ہی **دقیقہ** غیبت فاسق کی فقط امور دین مین درست ہے مثلاً
اس امر کا تذکرہ کرنا کہ وہ شخص نماز کا تارک ہی یا روزہ نہین رکہتا ہی یا لوگون کی
غیبتین کیا کرتا ہی یا لوگون کو قتل کرتا ہی یا زنا کرتا ہی وغیرہ ذلک اور عیوب فاسق
کے بیان کرنا بدن کے یا لباس کے یا صورت کے درست نہین ہی کیونکہ یہ صفات
اوسکی اختیاری نہین ہین پس انمین غیبت کرنے سے کچہہ فائدہ نہین ہی چنانچہ تصریح
اسکی نزہتہ المجالس اور سیرۃ احمدیہ وغیرہ مین بہی موجود ہی **ساتوین صورت**
اگر کسی شخص کے سبب ہی کسی کو ضرر پہنچتا ہو اور وہ شخص اوس ضرر سے واقف
نہو پس ایسے شخص کی غیبت کرنا درست ہی تا اوسکے سبب سے لوگونکو ضرر نہووے
مسلمانون کو مضرت نہو یہ صورت احیاء العلوم اور نزہتہ المجالس اور سیرۃ احمدیہ
اور عین العلم اور تنبیہ الغافلین اور مطالب المؤمنین اور در مختار اور شرح صحیح مسلم
مین ہی **دقیقہ** اس صورت مین کئی مثالین ہین **پہلی مثال** اگر کوئے شخص
فاجر ہو پوشیدہ پوشیدہ عیوب مین مبتلا ہو اور اوس سے کوئی عالم یا کوئی زاہد
صحبت رکہتا ہو اور خوف اس امر کا ہی کہ اگر یہ عالم اوس شخص کے عیوب سے مطلع
نہوگا خود بہی خراب ہو جائیگا پس اوس شخص کے عیوب پر لوگونکو مطلع کرنا اس
نیت سے کہ لوگ اس سے ڈرین اور اسکی صحبت سے بچین درست ہی اسواسطے

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے بھی لوگون کی شکایت کی ہی
بمقتضی یہ لعنت کی ہی تا لوگ اوسکے عیبون سے واقف ہو وین اور اوسکی صحبت
سے اجتناب کرین حدیث فرماتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
اترعبون عن ذکر الفاجر بما فیہ اهتکوہ حتی یعرفہ الناس اذکروہ بما فیہ
حتی یحذرہ الناس یعنی کیا تم لوگ بچتے ہو فاجر کے ذکر کرنے سے جو فسق کرتا ہی
اوسکو لوگون کے سامنے ذلیل کرو اور اوسکے عیوب بیان کرو تا لوگ اوس سی ڈرین
نقل کیا ہی اسکو غزالی نے احیاء العلوم کے باب الاعذار المرخصۃ للغیبۃ مین حدیث
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اذکروا الفاسق بما فیہ یحذرہ الناس
یعنی ذکر کرو تم فاسق کے عیبون کو تا لوگ اوس سے ڈرین یہ حدیث جواہر التفسیر
مین اور نزہۃ المجالس منتخب النفائس کے کتاب الغیبۃ مین مہذب سی منقول ہی
دوسری مثال اگر کوئی شخص لوگون کو تکلیف دیتا ہو اوسکی تکلیف دینی کو ظاہر
کرنا کہ فلان شخص لوگون کو مارا کرتا ہی یا فلان شخص دو آدمیون مین چغلخوری
کرکے فساد کرتا ہی درست ہی اسیواسطے بائع کو لازم ہے کہ جب کوئی شخص
اوس سے غلام یا لونڈی خریدی جو عیب ہو اوسکو ظاہر کردے تا مشتری مطلع
ہوجائے اور آخر الامر مین تکلیف نہ اوٹھائی حکایت فاطمہ بنت قیس کو
جب ابو عمرو بن حفص نے طلاق دیا حضرت معاویہ بن ابی سفیان اور ابو جہم
نے پیغام نکاح کا بھیجا فاطمہ نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
سے عرض کیا حضرت نے فرمایا معاویہ فقیر ہین اونکے ساتھ نکاح نہ کرو اور
ابو جہم عورتون کو مارتا ہی چھڑی کو اپنے کندہی سے نہین اوتارتا ہی بلکہ تم اسامہ
بن زید کے ساتھ نکاح کرو یہ حکایت جواہر التفسیر مین مذکور ہے حکایت
ایک شخص اپنے غلام کو کسی کے ہاتھ بیچنے لگا اور وقت بیچنے کے خریدار سے کہدیا

کہ اس غلام مین کچہہ عیب نہین ہی مگر یہ کہ چغلخور ہی خریدار نے کہا کچہہ مضائقہ نہین ہی
جب خریدار نے اوس غلام کو خرید لیا اوس غلام نے جال فساد کا پہیلایا اور
اپنے مولی کی بی بی سے جا کے کہہ سنایا کہ تیرا خاوند تجہسے محبت نہین رکہتا ہی
بلکہ چاہتا ہی کہ دوسری عورت کو لاوے اسکی دوا یہ ہی کہ جب تیرا خاوند سووی
تو استرا لیکے اوسکی گدی کے بال مونڈنا اگر ایسا تو کرےگی البتہ تیرا خاوند تجکو دوست
رکہیگا اور تجہسے محبت رکہیگا اور اپنے مولی سے جا کے کہا کہ تمہاری بی بی چاہتی
ہی کہ تمکو ذبح کرڈالے استرے سے تیری گردن کاٹ ڈالی ایک روز مولی ظاہر
مین سویا آنکہون کو بند کرلیا وہ عورت موافق غلام کے کہنے کے استرا لائی خاوند
نے آنکہہ کہولی دیکہا اور سمجہا کہ واقعی یہ عورت مجکو ذبح کرنے آتی ہی پس اوس
عورت کو فی الفور قتل کرڈالا جب یہ خبر عورت کے وارثون کو پہونچی
اونہون نے اوس شخص کو بہی مارڈالا اور بسبب اوس غلام کے چغلخوری کے یہ فساد
عظیم واقع ہوگیا یہ حکایت احیاء العلوم کے کتاب النمیمہ مین ہی **تیسری مثال**
جب کوئی مقدمہ قاضی کے سامنے دایر ہووی اور مدعی اپنے دعوے کے
اثبات کے واسطے گواہ لاوی اگر مدعی علیہ کو گواہون کے عیوب معلوم ہووین
اور اونکا جہوٹا ہونا معلوم ہووے اون گواہون کے کذب کو ظاہر کردے
تا مقدمہ خلاف واقع فیصل نہو جاوے واللہ اعلم **دقیقہ** اگر کوئی شخص
پوشیدہ گناہون مین مبتلا ہی ہر طرح کا فسق و فجور کرتا ہی لیکن اوسکی
گناہون سے کسی کو ضرر نہین ہوتا ہی پس اوسکی غیبت درست نہین ہی اور اوسکی
عیب ظاہر کرنا اور لوگون کو اوسپر مطلع کرنا جائز نہین ہی بلکہ جو شخص کسی کے
عیب کو مشتہر کرتا ہی خدا تعالی بہی اوسکے عیوب پر لوگونکو مطلع کردیتا ہے
اسیواسطے جو شخص عادت عیب کہولنے کی رکہتا ہو ہمیشہ لوگون کی غیبت کرتا ہ

اوس سے دوستی نکرنا چاہیے اور اوس سے مصاحبت نکرنا چاہیے **ارشاد** بعض اکابر کا قول ہی لا تصحب من الناس الا من یکتم سرک ویستر عیبک فان لم تجده فلا تصحب الا نفسک یعنی نہ صحبت کر کسیکے ساتھ مگر اوس شخص کے ساتھ جو تیرا عیب چھپاوے اور تیرے اسرار کو ظاہر نہ کرے اور اگر ایسا شخص نہ ملے پس کسی سے صحبت نکر بلکہ اپنے نفس سے رفاقت کر نقل کیا ہی اسکو احیاء العلوم مین باب الصفات المشروطۃ للصحبۃ مین **ارشاد** زید بن اسلم فرماتے ہین انما الغیبۃ لمن لم یعلن بالمعاصی یعنی جو شخص عیوب آشکارا نکرتا ہو بلکہ پوشیدہ گناہون مین مبتلا رہتا ہو اوسکی البتہ غیبت ہوگی اور اگر آشکارا عیوب مین کوئی شخص ڈوبا رہتا ہو اوسکی غیبت نہوگی نقل کیا ہی اسکو در منثور مین **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے من ستر عورۃ اخیہ المسلم ستر اللہ عورتہ یوم القیمۃ ومن کشف عورۃ اخیہ المؤمن کشف اللہ عورتہ حتی یفتضح بھا فی بیتہ یعنی جو شخص مسلمان بھائی کی عیبون کو چھپاوے گا خدا تعالیٰ قیامت کے روز اوسکے عیبون کو بھی چھپاویگا اور جو شخص مسلمان بھائی کی پوشیدہ گناہون کو ظاہر کریگا خدا تعالی اوسکے گناہون کو بھی کھولیگا نقل کیا ہی اسکو نزہۃ المجالس کر باب الاحسان الی الیتیم مین **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے لا یستر عبد عبدا فی الدنیا الا سترہ اللہ یوم القیمۃ یعنے نہین چھپاویگا کوئی بندہ اللہ کا کسی کی عیب کو مگر اللہ تعالی اوسکے عیب کو بھی چھپاویگا روایت کیا ہی اسکو مسلم نے باب الغیبۃ مین

آٹھوین صورت بی حیا کی غیبت درست ہی یعنی جو شخص ظاہر مین ہر طرح کے عیبون مین مبتلا رہتا ہی اور اگر اوسکو کوئی برا کہے کچھ التفات نہین کرتا ہی حیا اوسکے پاس نہین آتی ہی حشر مادر سے کو سوتے بھاگتی ہے

گر کرے کوئی کبائر بر ملا	کہتے ہین غیبت ہی اوسکی ہان روا

اسیواسطے صحابہ قاتلان حسین علیہ السلام کے غیبت کرتے تھے اور اونپر
طعن کرتے تھے اس سبب سے کہ وہ بیحیا تھے اپنے عیب کو ہنر سمجھتے تھے
یہ صورت احیاء العلوم اور عین العلم اور سیرۃ احمدیہ اور در مختار اور ردالمحتار
اور مطالب المومنین مین ہی **حدیث** من القی جلباب الحیاء فلاغیبۃ لہ
یعنے جو شخص حیا کے پردے کو ڈالدے نقاب شرم کو اپنے موہنہ سے اوٹھالے
اوسکی غیبت درست ہی روایت کیا ہی اسکو ابوالشیخ نے اور نقل کیا ہے اسکو
ملا علی قاری نے شرح عین العلم مین **ارشاد** سعدی فرماتے ہین تین
شخصون کی غیبت درست ہی ایک تو بے حیا دوسرے سلطان ظالم تیسرے وہ شخص
جو پوشیدہ عیوب مین مبتلا رہتا ہی اور لوگون کو ضرر پونہچاتا ہے **ف**

سہ کس را شنیدم کہ غیبت رواست	چو زین درگذشتی چہارم خطاست
یکے بادشاہے ملامت پسند	کزو بر دل خلق بینے گزند
حلال ست ازو نقل کردن خبر	مگر خلق باشند ازو برحذر
دوم پردہ بر بیحیائے متن	کہ خود مے درد پردہ خویشتن
ز حوضش مدار اے برادر گناہ	کہ او مے در افتد بگردن بچاہ
سوم کژ ترازوی ناراست خوی	ز فعل بدش ہرچہ دانی بگوی

حکایت بعد شہادت امام حسین کے ایک روز ایک شخص عراقی نے حضرت
ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مچھر کے خون کا مسئلہ پوچھا یعنے اگر کپڑے مین
مچھر کا خون لگ جاوے نماز اوس کپڑے سے درست ہی یا نہین پس حضرت
ابن عمر نے قاتلان حسین پر طعن کرکے فرمایا کہ اللہ اکبر یہ عراقی اسقدر متقی ہوگئے
کہ خون مچھر سے احتیاط کرتے ہین اور امام کو انہین عراقیون نے شہید کیا اور قت

احتیاط کو دخل نہ دیا، روایت کیا ہی اسکو ترمذی نے مناقب حسنین مین **نوین**
صورت غیبت کرنا بہ نیت ذلت مسلمان کو بلکہ بطور افسوس کے درست ہی
یہ صورت خزانۃ الروایات اور تنویر الابصار اور رد المحتار اور سیرۃ احمدیہ مین ہے
مثلاً کہنا کہ فلان شخص نماز نہین پڑھتا ہی یا زنا مین مبتلا رہتا ہی ہمکو اسپر افسوس
آتا ہی کیونکہ افسوس کرنا کسی کے افعال پر امر مستحسن ہے بلکہ مسلمانون کو لایق ہی کہ جب
کسی مسلمان کو کسی گناہ مین مبتلا دیکھین شیطان سے اوسکے مغلوبیت پر ترحم کرین
ارشاد شفیق فرماتے ہین اذا ذکرت الرجل بسوء ولم تهتم له
ترحما فانت اسوء منه واذا ذکرت الرجل الصالح فلم تجد فی قلبك
حلاوة طاعة ربك فانت رجل اسوء یعنی جب کسی شخص کو تو نے
بدی سے یاد کیا ترحم نکیا پس اوس سے ہی تو بدتر ہوا اسیطرح جب کسیکے
عبادات کا تو نے ذکر کیا اور تیرے نفس نے عبادت کرنے کو نچاہا پس تو بدتر ہوا
نقل کیا ہی اسکو فقیہ سمرقندی نے تنبیہ الغافلین کے باب الشفقۃ والرحمۃ مین
ارشاد بعض متکلمین کا قول ہی ذکر ما یستحیے الرجل منه انما یکون
غیبته اذا قصد الاضرار والشماتة واما اذا ذکرہ تاسفا فلا یکون غیبته
یعنے ذکر کرنا کسی کے اوصاف بد کا اگر بہ نیت اوسکی ذلت کی ہی غیبت ہوگا اور اگر
بہ نیت افسوس کے تذکرہ کیا غیبت مین اسکا شمار نہوگا نقل کیا ہی اسکو خزانۃ الروایات
مین **دسوین صورت** مجہول کی غیبت کرنا اسطرح سے کہ کسی کی اوصاف بد
بیان کرنا اور اوسکا نام نہ لینا درست ہی یہ صورت بزازیہ مین اور سیرۃ احمدیہ
اور در مختار اور خزانۃ الروایات اور تنبیہ الغافلین مین ہی **گیارہوین**
صورت اگر کوئی شخص کسی لقب سے مشہور ہوا اور اوس لقب مین ایک
عیب اوس شخص کا نکلتا ہو پس اوسکو اوسی لقب سے یاد کرنا مضایقہ نہین کرتا ہی

کیونکہ اگر اوسکو اوس لقب سے مذکور نہ کرینگے لوگ اوسکو نہ پہچانینگے جسطرح لفظ
اعرج کہ ایک شخص کا لقب ہی اور معنی اوسکی لنگڑے کے ہین اور محدثین حدیثون
کی روایتون مین عن الاعرج وغیرہ لکھتے ہین لیکن بہتر یہ ہی کہ حتی الوسع لقب
معیوب کو نہ بیان کرے یہ صورت احیاء العلوم اور نزہتہ المجالس اور عین العلم
اور سیرت احمدیہ اور خزانتہ الروایات اور رد المحتار اور مطالب المومنین اور شرح
صحیح مسلم امام نووی مین ہی **بارہوین صورت** رد المحتار مین ہے کہ
غیبت کرنا دین کی قوت کی واسطے درست ہی جسطرح محدثین ایک دوسرے کا
عیب بیان کرتے ہین اور لکھتے ہین کہ فلان شخص جھوٹ کی عادت رکھتا ہے
حدیثون کی روایت مین جھوٹ بہت بولتا ہی یا فلان راوی حدیثون کو
اپنے دل سے بنایا کرتا ہی وضع حدیث کی عادت رکھتا ہی یا فلان راوی کا
حافظہ کم ہی حدیثون کے یاد رکھنے مین اوس سے تفاوت ہوجاتا ہی اور اسطرح
فقہا لکھتے ہین کہ فلان کتاب غیر معتبر ہی کیونکہ اوسکا مصنف فقیہ نہین ہے
یا فلان کتاب کا مؤلف معتزلی ہی اوسکا قول باطل ہی یا فلان شخص نے اپنی
کتاب مین مسائل ضعیفہ کو بھی درج کیا ہی عوام کو حرج دیا ہی یا فلان فقیہ
روایت موضوعہ کو اپنی تصنیف مین لاتا ہی اپنی اسنادا احادیث ضعیفہ کو بناتا ہی
وعلی ہذا القیاس **تیرہوین صورت** راقم الحروف کہتا ہی کہ غیبت کرنا
کسی زندہ یا مردی کے مع ذکر سزا لوگون کے ڈرانے کے واسطے درست ہی
مثلاً کہنا کہ فلان شخص قابل جہنم ہی کیونکہ وہ بخیل ہی اس نیت سے کہ لوگ صفت
بخل سے بچین یا کہنا کہ فلان شخص حالت زندگی مین نہایت گناہ کرتا تھا
بعد مرگ عذاب مین مبتلا ہوگا یا کہنا کہ فلان شخص عذاب قبر مین مبتلا ہی اس
سبب سے کہ اوسنے فلان گناہ کیا تھا یا کہنا کہ فلان شخص کا بعد مرنے کے رو سیاہ

ہوگیا تھا بسبب اسکے کہ اوسنے فلان گناہ کیا تھا یا کہنا کہ فلان شخص کو مینے خواب مین دیکھا کہ عذاب مین مبتلا ہی اور غرض اس بیان سے اوس شخص کی ذلت مطلوب نہو بلکہ لوگون کی عبرت مرغوب ہو **حکایت** جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کا گذر دو قبرون پر ہوا آپ نے لوگون کی عبرت کے واسطے فرمایا کہ ان دونون پر عذاب ہوتا ہی ایک میت پر اس سبب سے کہ چغلخوری کرتا تہا دوسری میت پر اس سبب سے کہ جب پیشاب کرتا تہا لوگون سے پردہ نہین کرتا تہا بلکہ لوگون کے سامنے ستر کہولتا تہا روایت کیا ہی اسکو ترمذی نے باب التشدید فی البول مین **حکایت** جسوقت سلیمان بن عبدالملک سلطان ہوئے اور عمر بن عبدالعزیز اونکے دیوان ہوے سلیمان نے ارادہ کیا کہ یزید بن ابی مسلم کو کہ حجاج کا وزیر تہا اپنا منشی بنا دین پس عمر بن عبدالعزیز نے کہا یا سلیمان حجاج کے نام کو روان نہ کیجیے اور اوسکے وزیر سے سروکار نرکہیے سلیمان نے کہا اے عمر میرے نزدیک حجاج سے کچہ برائی نہین ہوئی کسیطرحکی خیانت اوس سے نہین پہونچی پس عمر بن عبدالعزیز نے اس نیت سے کہ حجاج کے وزیر کو سلیمان منشی نہ بناوے تا رعایا ظلم سے نجات پاوے کہا یا سلیمان حجاج نے تمام مملکت مین ظلم کیا خلایق کو گمراہ کیا اوسکے وزیر کو منشی بنانا خالی از ضرر نہین ہی جب سلیمان نے یہ کلام سنا یزید کو منشی نہ بنایا نقل کیا ہی اسکو دمیری نے حیوۃ الحیوان مین سلیمان بن عبدالملک کے احوال کے بیان مین **حکایت** ایکروز عمر ابن عبدالعزیز نے قیامت کی دہشت کو یاد کیا بہت روئے یہانتک کہ غش مین آگئے من بعد یکایک ہنسنے لگے لوگون نے اسکا سبب پوچہا آپ نے فرمایا مینے خواب مین دیکہا کہ قیامت قایم ہوئی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کو حساب کیواسطے ندا ہوئی ابوبکر حاضر کیے گئے اور حساب آسان ہو کی جنت مین

داخل کیے گئے اسیطرح حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین بہی ساتہ میرے
دیگر جنت کی طرف روانہ کیے گئے پھر مجکو ایک شخص نے بلایا مین خدا کے سامنے تا دم شرمندہ ہوا
اللہ تعالی نے بکمال احسان مجہپر بہی حساب بخشت نہ کیا اس اثنا مین مین نے ایک مردہ دیکہا مین نے اوسکا
احوال پوچہا وہ مردہ بولا مین حجاج ہون نہایت عذاب مین گرفتار ہون لیکن منتظر عفو
جناب باری کا ہون جسکا انتظار مسلمان کرتے ہین مین بہی اوسیکا منتظر ہون نقل کیا ہے اسکو
صفوری نے نزہۃ المجالس کے باب اول مین دقیقہ حجاج کے کفر مین علما کا اختلاف اور اوسکی جواز
لعنت مین علما کا خلاف ہے لیکن اس نقل سے معلوم ہوا کہ وہ مومن مرا کیونکہ اوسنے بیان کیا
کہ جس امر کے مومن منتظر ہین مین بہی اوسی امر کا منتظر ہون پس اگر کافر ہوتا اظہار
انتظار کا نہ کرتا واللہ اعلم **حکایت** ایک انصاری کی بہن مر گئی اوسنے تجہیز
وتکفین سے فراغت کی جب دفن کرکے گہر مین آیا اوسکو یاد آیا کہ مین اوسکی قبر
مین ایک تہیلی چہوڑ آیا ہون ارادہ اوسکا یہ ہوا کہ قبر کو جاکے کہووے اور اپنی
تہیلی لاوے جب وہان گیا اور تہیلی نکالنے کے واسطے قبر کا گوشہ کہولا دیکہا کہ قبر مین
آگ بہری ہوئی ہے بہن کو نہایت تکلیف ہورہی ہے نعوذ باللہ اوسنے قبر کو بند کیا
اور اپنی ماں سے یہ قصہ بیان کیا اور اپنی بہن کے عمل کو پوچہا اوسکی ماں نے کہا
تیری بہن مین کوئی عیب نہ تہا مگر یہ کہ چغلخوری کی عادت رکہتی تہی اور نماز اخیر
وقت پڑہتی تہی اور طہارت مین کمی کرتی تہی شاید اسی سبب سے اوسپر سختی
ہوتی ہے نقل کیا ہے اسکو سمرقندی نے تنبیہ الغافلین کے ابواب عذاب القبر مین
حکایت جسوقت یزید نے اس دار فانی سے سفر کیا معاویہ بن یزید کو لوگون
نے خلیفہ کیا معاویہ چونکہ نہایت متقی تہے سلطنت اونکو پسند نہ آئی مملکت اونکو
اچہی نہ معلوم ہوئی اونہون نے ایک خطبہ پڑہا اور بعد حمد وصلوۃ کے یہ مضمون
ادا کیا کہ اے لوگو میرے جد امجد معاویہ نے نہایت بری بات کی کہ حضرت

حسن سے خلافت چھینے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لڑائی کی پہر جب وقت
مقرر آیا عزرائیل کا پیغام پونہچا قبر مین چلے گئے مال ومتاع چھوڑ گئے فقط اپنے
اعمال کے ساتھ نادم رہی قبر مین اپنے افعال پر متحسر رہی بعد حکومت میری باپ
یزید کی طرف منتقل ہوئی میرے باپ نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ
وسلم کے طریقے پر نیابت نہ کی نہایت اپنے نفس پر ظلم کیا اپنے نفس کے تابع ہوگیا
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی اولاد کی خدمت مین بے ادبیان کین
نہایت سختیان کین آخر کار مدت حیوۃ میرے باپ کی کم ہوئی دنیا سے اون کی
رحلت ہوئی پہر قبر مین بدی ساتھ ہوئی ندامت وحسرت اونکو حاصل ہوئے
اب مجکو حال معلوم نہین ہی کہ اونپر عذاب ہوا یا اللہ تعالی نے رحم فرمایا لیکن ظن کامل
میرا یہ ہی کہ اوسکو قبر مین عذاب ہوا ہوگا بدن اوسکا خراب ہوا ہوگا معاویہ اس
مضمون کو کہکے بہت روئے پہر کہنے لگے اب مین تیسرا ہوا لیکن میرا دل اس ملک سی
برخاستہ ہوا کیونکہ مجکو گنا ہون مین پڑنا منظور نہین ہی آے لوگو تم کسی کو خلیفہ
بنالو مجکو چھوڑ دو فقط یہ خطبہ پڑہ کے حضرت معاویہ نے مملکت کو چھوڑ دیا اور زمانہ
حیات اپنا عبادات مین گذارا نقل کیا ہے اسکو دیری نے حیوۃ الحیوان مین
حکایت عبد الواحد بن زید کہتے ہین کہ ایک سال مین حج کو چلا راہ مین ایک
شخص کا میرا ساتھ ہوا اور وہ شخص ہر وقت درود شریف پڑہا کرتا تھا مین نے اوس سے
پوچھا کہ تم اسقدر درود کا التزام کیون رکہتے ہو تب اوسنے اپنا قصہ بیان کیا اور
کہا کہ اول مرتبہ اپنے باپ کے ساتھ حج کے واسطے چلا تہا جب حج سے فارغ ہوکر
معاودت کی ایک منزل مین مین سو رہا تھا کہ خواب مین کسینے مجہسی کہا اے شخص
اوٹھ تیرا باپ مرگیا ہی جب مین اوٹھا دیکھا کہ میرا باپ مرا پڑا ہی اور مونہہ اوسکا
قہر الٰہی سے بسبب اوسکے نافرمانی کی سیاہ ہوگیا ہی یہ حال دیکہکے مین غمگین ہوے

بیٹھا تہا کہ میری آنکھہ لگ گئی اور خواب مین دیکھتا ہون کہ چار شخص کالی صورت
چار گرز لوہی کے لیے ہوئے عذاب کے واسطے میرے باپ کے سرہانے کھڑے
ہین کہ ناگاہ ایک شخص نہایت جمیل و شکیل آئی اور میرے باپ کے مونہہ پر ہاتھہ پھیرا
بعدہ مجھسے کہا کہ ای شخص تیرے باپ کا مونہہ حسین ہو گیا اور سیاہی اوسکی چلی گئی
مینے خواب مین اوسسے پوچھا آپ کون ہین فرمایا مین محمد ﷺ ہون جب مین اوٹھا
دیکھا کہ میرے باپ کے مونہہ کی سیاہی نیست نابود ہو گئی اور سفیدی چھا گئی
اوسدن سے مینے درود شریف کا التزام کیا اور ہر وقت درود پڑھنا لازم لیا
نقل کیا ہی اسکو احیاء العلوم کے باب منامات الموتی مین اس نقل سی معلوم
ہوا کہ اوصاف بد بیان کرنا کسی میت کے لوگون کے ڈرانے کے واسطے درست ہی
ورنہ عبدالواحد اوس شخص پر جب اوسنے اپنے باپ کی روسیاہی کا حال بیان کیا
خفا ہوتی اور غیبت سے منع کرتے نصیحت ای بہائیو ذرا اس نقل کو غور کرو
درود شریف پر التزام کرو تا خوف آخرت سے نجات پاؤ اور محبت شفیع المذنبین
صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے دل مین پیدا کرو تا ہلاکت قیامت سی بچو اگر ہر وقت
درود شریف نہ پڑھ سکو وقت فرصت کو ضایع نہ کرو اور مفت اوقات کو خراب نکرو
اگر یہ بہی نہ ہو سکے جسوقت نام پاک کسی مجلس مین لیا جاوے اوسوقت درود
پڑھ لیا کرو اور اپنی زبان کو شیرین کر لیا کرو بلاشک جو شخص ہمیشہ درود شریف
پڑھیگا وقت مرنے کے روسیاہی سے بچیگا اور دن قیامت کے ہنسیگا ورنہ
جہنم کی آگ مین جلیگا اور اس زمانے مین لوگ محبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وعلی آلہ وسلم سے خالی ہین پس محبت اللہ تعالی سے بہی عاری ہین کیونکہ بغیر
محبت حبیب کی محبت محب کے نہین ہوتی ہی اسیواسطے جب نام پاک محفل مین
لیا جاتا ہے اکثر لوگ درود زبان پر نہین لاتے ہین بلکہ چارپایون اور گدہون کا

مانند موںہہ بناتے ہین مگر وہ شخص کہ لوگون کو دکھلاتا ہی البتہ درود کو سامنے جہر کرتا ہے
اور بعض لوگ درود پڑہنے والون پر قہقہہ مارتے ہین اور اوسکو چڑہاتے ہین کہ
اللہ اکبر فلان شخص اسقدر عابد ہی کہ ہر وقت درود پڑہتا ہی اور اسقدر زاہد ہی کہ
ہر وقت زبانکو ہلاتا ہی اسی ہنسی کے سبب سے بعضون پر شیطان غالب ہوتا ہی
راہ جہنم کا طالب ہوتا ہی پس وہ بسبب لوگون کو چڑہانے کے درود شریف نہین پڑہتے
ہین اور صراط مستقیم کو بسبب لوگون کی ہنسی کے چہوڑ دیتے ہین اللہم احفظنی علی حب
حبیبک صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم بجوار حبیبک مع الایمان یاذالامتنان **حکایت**
ایک صحابی جوان نام اونکا علقمہ قریب الانتقال ہوئے اونکی زوجہ نے یہ حال
حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت مین کہلا بہیجا حضرت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت علے
رضے اللہ عنہ اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو بہیجا کہ جاؤ
اور علقمہ کا حال دیکہو اصحاب اربعہ گئے اور دیکہا کہ علقمہ قریب مرگ ہین لیکن اونکی
زبان سے کلمہ نہین نکلتا ہی یہ حال حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلے آلہ وسلم کے
خدمت مین کہلا بہیجا حضرت صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اونکی مان کو کہ وہ بوڑہی
زندہ تہین بلوا لیا اور حال علقمہ کا پوچہا اون کی مان نے بیان کیا کہ وہ نماز بہت پڑہتے
تہے اور روزے بہت رکہتے تہے اور صدقہ بہت دیتے تہے لیکن اپنی بی بی کے تابعداری
کرکے میری نافرمانی کرتے تہے یہ سنکے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلے آلہ وسلم نے فرمایا
اسی سبب سے اونکی زبان سے کلمہ نہین نکلتا ہی ؎ خدا کی رضا باپ ما کی رضا
ہی خفگی سے اونکی خدا بہی خفا پہر فرمایا اونکی مان سے کہ تم اون کے قصور کو
عفو کردو تا اونکی عاقبت بخیر ہو مان نے کہا میرے دل مین نہایت رنج ہی معاف
نہین کر سکتی پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلے آلہ وسلم نے حضرت بلال سے

لکڑیون کو جمع کر کے علقمہ کو اوسمین جلادو یہ سنکی اونکی مان کو جوش محبت ہوا
اور عفو تقصیر کیا پہر بہیجا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ
کو کہ اب دیکہو کیا حال ہی علقمہ کا اونہون نے جا کے دیکہا کہ علقمہ کلمہ شہادت ادا
کر رہے ہین بعدہ علقمہ نے اوسی دن انتقال کیا اور ارادہ بجانب آخرت انتقال کیا
جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے تجہیز وتکفین اونکی کی بعد دفن کے
اونکی قبر کے کنارے پر کہڑے ہوکے فرمایا اے انصار اور مہاجرین جو شخص اپنی
بی بی کو مان پر فضیلت دیوے اوسپر خدا کی اور فرشتون کی لعنت ہے اور عبادت
فرض اور نفل اوسکی درجہ قبولیت مین نہ پہونچیگی نقل کیا ہی اسکو تنبیہ الغافلین نے
اس حدیث مین حضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے قبر پر کہڑے ہوکے کنایہ ایک
وصف بد علقمہ کا بیان کیا لوگون کے ڈرانے کے واسطے کیونکہ مطلب حضرت کا
یہ تہا کہ جو شخص اپنی بی بی کو بزرگی دے اپنی مان پر جسطرح علقمہ نے کیا اور توبہ نکرے
یا مان اوسکی راضی نہووے پس اوسپر لعنت ہے پس معلوم ہوا کہ یہ صورت درست ہے
ہدایت اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنت مان کے قدم کے نیچے ہے

کہ گیا ہے مولوی اے نوجوان	زیر پائے مادران باشد جنان

اگر مان کی اطاعت سے ذرا بہی قدم ہلایا سیدہا جہنم کا رستہ لیا اور جسنے خدمت
والدہ مین خوب کوشش کی اوسنے جنت خدائے تعالے سے خرید لی **قطعہ سعدی**
پسرے را پدر نصیحت کرد کای جوان مرد یادگیر این پند ہر کہ با اصل خود وفا نکند
نشود دوست روی دولتمند اور اس زمانے مین لوگ اپنی زوجات کو مان سے
بہتر سمجہتے ہین بعض شقی بدبخت بی بی کی طرف سے مان سے لڑتے ہین اور مان کو
گالیان دیتے ہین اور اپنی بہنون کو برا کہتے ہین اور اگر بی بی کہے کہ فلان شخص
یا تمہاری بہن یا تمہاری مان تمکو برا کہتے تہے اوسکو سچ سمجہ لیتے ہین اور اگر

کوئی اونکی بی بی کو برا کہے خواہ ماں ہو یا بہن ہو یا باپ ہو اوسکے دشمن جانی ہو جاتے ہین اگر کوئی کہے کہ تمہاری بی بی بدصورت ہی برسون اوس سے ملاقات چھوڑ دیتے ہین اگر بی بی کہے کہ اس گھر مین ہمارا نباہ نہین ہوتا ہی دوسرے گھر مین ہمکو رکھو اپنی ماں بہن خالہ وغیرہ کو چھوڑ کے رشتہ اطاعت کو توڑ کے دوسرا گھر لیکے بی بی کے غلام ہوکے رہتے ہین اور دین و دنیا مین ملعون ہوتے ہین نعوذ باللہ من ذالک

ہدایت اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتون کے کہنے پر خواہ بی بی ہو یا غیر بی بی ہو عمل نہ کرنا چاہیے کیونکہ عورتون کی عقل کم ہوتی ہے اونکے مشورے سے خرابی ہوتی ہی اسیواسطے جو لوگ اپنی بی بیون سے مشورہ لیا کرتے ہین اپنی خرابی کیا کرتے ہین اور سوا نقصان کے اونکو کچھ نہین ملتا ہی **اثر** امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین من اطاع زوجتہ فیما تھوی اکبہ علی النار یعنے جس شخص نے موافق خواہش اپنی بی بی کے کیا یہ اطاعت اوسکو دوزخ مین ڈالیگی اور جنت سے نکالیگی نقل کیا ہی عبدالرحمن صفوری شافعی نے اپنی کتاب نزہتہ المجالس و منتخب النفائس کے کتاب القناعت مین **اثر** حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین خالفوا النساء فان فیھا البرکۃ یعنی عورتون کی مخالفت کرو اور اونکے کہے کے موافقت نہ کرو کیونکہ انکی مخالفت مین برکت ہوگی اور اون کے موافقت مین غربت ہوگی نقل کیا ہی نزہتہ المجالس مین باب سابق مین **اصلاح** حضرت آدم علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت شیث علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کو چند نصایح کیے اوسمین سے ایک یہ ہی کہ ای شیث تم اپنی اولاد سے کہہ دینا کہ اپنی بی بیون کے کہنے پر عمل نہ کرنا اور اونکے کہنے کو بغیر سوچے ہوئے نہ کرنا کسواسطے کہ مجھسے حضرت حوا نے بسبب ورغلانے شیطان کے کہا گیہون کہانے کو اور مینے اونکے کہنے کے موافق کیا پس مین قہر الہی مین گرفتار ہوا نقل کیا ہی اسکو

بیان قول حسن بصری اور عمر کا اسی مطلب کے واسطے

بیان نصیحت آدم کا شیث کو واسطے نہ مشورہ لینے عورتون سے

تنبیہ الغافلین کی باب الحرص مین **تنبیہ** اگرچہ ان سب نقول سے بیعقل ہونا عورتونکا
ثابت ہوا لیکن مردون کو چاہیی کہ عورتونپر نظر مہربانی رکھین اور اونکی خبرگیری طرحسی
کیا کرین اور کبہی اگر کسی بات کو عورت کہو اور اوسمین کچہ خرابی نہو وی کرلیا کرین
اور عورتون کو عار وننگ دلایا کرین کہ تم سب شیطان کی تابع ہو بیعقل ہو اس
زمانے مین جو لوگ اپنے کو متقی سمجھتے ہین عورتون کو برا کہا کرتے ہین
اور اون کو رنج دیا کرتے ہین لازم ہے اونپر کہ توبہ کرین اور اپنے
کام سے باز آئین کیونکہ عاقبت کا حال معلوم نہین شاید وہ عورت جسکو برا کہتی
ہین جنت مین جاوی اور یہ خود جہنم کو جاوین اللہم اغفر للمومنین والمومنات وتجاوز
عن السیات **تتمہ** ہرگاہ معلوم ہوا کہ تیرہ صورتین غیبت کی جائز ہین چنانچہ
بالتفصیل مذکور ہوئین پس معلوم ہوا کہ غیبت جو شرع مین حرام ہی وہ یہ ہی کہ غیبت
کرے کسی شخص معین کی کہ فسق وفجور مین آشکارا مبتلا نہ رہتا ہو اور اوسکے گناہون
سے لوگون کو ضرر بہی نہین ہوتا ہو اور بے حیا بہی نہو بہ نیت ذلت اوس شخص کے
نہ واسطے کسی فائدہ دینیہ کے پس اگر غیبت مجہول کی کی درست ہی اور اسیطرح
جو گناہون مین آشکارا مبتلا رہتا ہی اوسکی غیبت درست ہی اور جو شخص بے حیا ہو
اوسکی بہی غیبت درست ہی اور جو شخص پوشیدہ گناہو مین مبتلا رہتا ہو اور اوسکی
گناہون سے لوگونکو ضرر پہنچنے کا احتمال ہووی اوسکی بہی غیبت درست ہی اور
اسیطرح کسیکی غیبت بہ نیت اوسکے ذلت دینے کے بلکہ بہ نیت افسوس کے
درست ہی اور اسیطرح کسیکی غیبت کسی فائدے کے سبب سی مثلاً اپنا حق پانے
کے واسطے یا کوئی مسئلہ معلوم ہونے کے واسطے یا صورت فتوی کے بنانے کے
واسطے یا لوگون کے ڈرانے کے واسطے بہی درست ہی چنانچہ تفصیل ہر ایک کی
اپنے مقام مین مذکور ہو چکی **چوتھی فرع** غیبت کے حکم مین اور احادیث

ہو آیات و نقول و حکایات جو مناسب مقام کے ہون اون کے بیان نہین جاننا چاہیے
کہ غیبت حرام قطعی ہی صاف نص قطعی سے ثابت ہی اور منکر اسکا کافر ہی یعنے جو
شخص کہے کہ غیبت حلال ہی وہ کافر ہو جائیگا اور صراط مستقیم سے نکل جائیگا کیونکہ
غیبت کی حرمت قرآن سے ثابت ہی چند آیات اس باب مین وارد ہوئے ہین
اور احادیث سے بہی ثابت ہی اور اجماع بہی اسکی حرمت پر ہی سعدی فرماتی ہین ؎

رفیقے کہ غائب شد اے نیکنام		دو چیزست ازو بر رفیقان حرام
یکے آنکہ مالش بباطل خورند		دوم آنکہ نامش بزشتی برند

اور شمار اسکا صاحب روضہ نے صغائر مین کیا ہی چنانچہ صفوری نے نقل کیا ہی اور بعضون نے کہا ہی
کہ غیبت صغائر مین سے ہی مگر علماء اور حفاظ کے واسطے کبائر سے ہی لیکن قرطبی نے
اجماع اس امر پر نقل کیا ہی کہ غیبت کبیرہ ہی چنانچہ شرح جامع صغیر فی حدیث
البشیر والنذیر مین علی بن احمد العزیزی نے تحریر کیا ہی اسیواسطے سلیمان جمل
حاشیہ تفسیر جلالین مین رقم کرتے ہین کہ اسکی کبیرہ ہونے مین کسیکا خلاف
نہین ہی وہو الحق واللہ اعلم اسیواسطے کیا سلف اور کیا خلف سب لوگ اسی سے
پرہیز کرتے تھے اور ازحد اس سے اجتناب کرتے تہے لیکن جو لوگ اس زمانے مین
ہین دن و رات لوگون کی غیبتین کیا کرتے ہین اور ہر امیر و فقیر کو ستایا کرتے
ہین اور ہر کس و ناکس کا گوشت کہایا کرتے ہین اور ہر شخص کے عیوب بیان کرتے
ہین ظاہر مین یہ لوگ بہت عبادت کرتے ہین اور باطن مین ہمیشہ لوگون کے
شکایت کرتے ہین ظاہر مین علماء کے صورت ہوتی ہی باطن مین جہلاء کی سیرت
ہوتے ہین صورتون مین ظاہر اسعادت معلوم ہوتی ہی سیرتون مین باطنا شقاوت
ہوتی ہی زبان سے کلمات ناشائستہ نکالتے ہین ہاتہہ پیر سے حرکات ناشائستہ
کرتی ہین لوگون کے سامنے شیطان کو اپنا عدو بناتے ہین پوشیدہ پوشیدہ

اوسکی اطاعت کرتے ہین اپنی عیوب کو چھوڑ دیتے دوسرون کے عیوب کو غور سے
دیکھتے ہین لوگون کے سامنے خاصان خدا کو ذلیل کرتے ہین بندگان خدا کو حقیر
کرتے ہین اللہ تعالی کو غصہ دلاتے ہین اللہ تعالی کے غضب کو خیال نہین کرتے ہین
کسی سے بدگمانی رکھتے ہین کسی سے بدزبانی کرتے ہین کسی کی صورت کو مطعون
کرتے ہین کسی کی سیرت کو زبون کہتے ہین کسی کی نسب کی برائی بیان کرتے ہین کسیکو بندۂ شیطان
بناتے ہین کسی پر غیبت مین دو چار گالیان سناتے ہین اور ہر طرح کے کبائر
وصغائر مین مبتلا رہتے ہین اسی سبب سے اس زمانے مین انواع واقسام کی غضب
نازل ہوتے ہین کسی شہر مین زمین دہستی ہی کوئی شہر خسف ہوتا ہی کوئی شہر غارت
ہوتا ہے کہین پانی بند ہوتا ہے کہین پانی ازحد بہتا ہے کہین سردی
زیادہ ہی کہین گرمی زیادہ ہی روز بروز کسی شہر مین شدت گرمی کی ہوتی ہی آدمیون
کے مرنے کی کثرت ہوتی ہی کہین آندہی چلتی ہی کہین آگ لگتی ہی کہین باد تند لوگونکو
مارتی ہی پہلون کو درختون سے جہاڑتی ہی کہین سلطان ظالم ہوتا ہے والک
شر انگیز ہوتا ہی کہین ہیضہ برسون رہتا ہی کہین سمندر جوش کرتا ہی کہین بخار کی
بلا ہوتی ہی کہین دردسر کی وبا ہوتی ہی کہین کوئی اور عذاب ہوتا ہی کسی اور طرح
کا عقاب ہوتا ہی ان بلاؤنکی سبب ہم لوگون کی گناہ ہین بسبب غیبت وغیرہ کی سبب اسکا
عیان ہین پس لازم ہی ہم لوگون کو کہ سب امور سے توبہ کرین اور تعجب ہی لوگون سی
کہ جب پانی نہین برستا ہی یا اور کوئی سامان شدت کا ہوتا ہی بہت گھبراتے ہین
دعا کرنے کی واسطے ہاتھون کو اوٹھاتے ہین اور سبب عذاب مین ہمیشہ مبتلا رہتے
ہین یعنے غیبت ہمیشہ کیا کرتے ہین اسیواسطے ان لوگون کی دعا قبول نہین ہوتی
ہی طبیعت انکی ملول ہوتی ہی پہر بہی گناہون کا خیال نہین کرتے ہین غیبت کرنیکا
ملال نہین کرتے ہین اسی سبب سے ان لوگونکا دل سخت ہو گیا ہی پہر کہ غیبت

قبول نہین کرتا ہی جب کبھی ذکر جنت کا ہو جنت کی دعا مانگتے ہین جب کبھی کسی کے شہادت
کا بیان ہو بہت سا رو لیتی ہین لیکن نصیحت وعظ کہنے والے کی نہین خیال کرتے ہین
ایک کان مین لا کے دوسرے کان سے نکال دیتی ہین پہر وہی طور وہی حال رکھتی
ہین اپنے قدیم چال پر چلتے ہین اللھم یا اللہ یا حنان ارحمنی وارحم والدی واقاربی
واساتذتی فانا عبادک المجرمون امرتنا فترکنا ونہیتنا فارتکبنا فان ناقشتنا فی الحساب
فمن یرحمنا فلا تخیبنا بحرمۃ سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم **آیت** اللہ تعالی فرماتا ہی
ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرھتموہ
یعنے نہ غیبت کرے کوئی کسی کی کیا کوئی شخص اس بات کو دوست رکہتا ہے کہ اپنے
بہائی مردے کا گوشت کہاوے اور گوشت مردار کا اپنے حلق مین اوتارے لیس
جسطرح ہر شخص اپنے بہائی مردے کے گوشت کہانے کو مکروہ جانتا ہی اسیطرح لازم ہی
کہ غیبت کو بہی مکروہ جانے کیونکہ وہ بہی مانند آدمی مردار کے گوشت کہانے کے ہی
اور مثل گوشت مردار کے حلق مین اوتارنے کے ہی **حکایت** تفسیر معالم التنزیل
مین اس آیت کی شان نزول مین یون لکہا ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
علے آلہ وسلم کا معمول تہا کہ جسوقت کسی طرف کو سفر کرتے ایک ایک محتاج کو دو دو
امیر کے ساتہ کرتے تا وہ محتاج اون دونون کی خدمت کرے اور ہر امیر اوس فقیر کی
خبر گیری کرے چنانچہ ایک سفر مین حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو کہ محتاج تہی ہمراہ
دو امیر کے کیا اور دو غنی کے اون کو سپرد کیا راہ مین ایک روز جب منزل پر اوترے
وہ دونون غنی کسی کام کو چلے گئے اور سلمان سو رہے جب دونون شخص آئے نے پوچھا
ای سلمان کیا سامان طعام کا مہیا کیا سلمان نے جواب دیا مجکو نیند آگئی اس سبب سے
کچھہ تیار نہین ہوا اون دونون نے کہا جاؤ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ
وسلم کے پاس کچھہ مانگ لاؤ سلمان نے حضرت سے جب سرگذشت بیان کی

حضرت نے فرمایا میرے خازن اسامہ کے پاس جاؤ اگر کچھ حاضر ہو تو لی آؤ جب سلمان
اسامہ کے پاس گئی اور کچھ طلب کیا اسامہ نے کہا میرے پاس کچھ نہیں ہے پھر سلمان نے
یہ جواب دونون کے پاس پونہچایا سارا قصہ کہہ سنایا دونون شخصون نے اسامہ کی غیبت
کی اونکی شکایت کی اور کہا کہ اسامہ کے پاس کہانا تہا لیکن اونہون نے بخل کیا پھر سلمان
سے کہا کہ صحابہ کے پاس جاؤ اگر کچھ ہو تو لی آؤ سلمان موافق انکے کہنے کی جب او دہر روانہ
ہوئے ان دونون نے سلمان کے کچھ شکایت کی بعد سلمان وہان سے ناامید جواب
لائے اور ہاتہ خالی آئے تب دونون شخص خود حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلے
آلہ وسلم کے پاس گئی حضرت صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا مجھے رنگ گوشت کا
تمہارے دانتون پر معلوم ہوتا ہی ان دونون نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی
آلہ وسلم ہم دونون نے آج بالکل گوشت نہین کہایا جواب دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وعلی آلہ وسلم نے تم دونون نے ابہی اسامہ اور سلمان کا گوشت کہایا گویا کہ ان
دونون کی غیبت کی اوسیوقت اللہ تعالی نے جبرئیل کو بہیجا اور یہ آیۃ نازل کی **دقیقہ**
آیتہ اور احادیث مین غیبت کی تشبیہ گوشت کہانے کی ساتھ واقع ہوئی ہی دو وجہ سے
ایک یہ ہی کہ جسطرح کسی کے گوشت کہانے مین اوسکی نہایت ذلت ہوتی ہی اسیطرح
اوسکی غیبت مین اوسکی عزت ریزی ہوتی ہی پس جب کسی کے غیبت کی اوسکو اتنا
ذلیل کیا کہ گویا اوسکا گوشت کہایا اسی سبب سے غیبت کو مثل گوشت کہانے کے
بنایا اور اس تشبیہ کو خود اللہ تعالی نے فرمایا دوسری وجہ یہ ہی کہ جسطرح آدمی کا یا مردار
کا گوشت کہانا نہایت طبیعت کی خلاف ہوتا ہی اور ہر شخص اوس سے پرہیز کرتا ہے
اسیطرح غیبت بہی بری چیز ہی پس لازم ہی ہر شخص کو کہ اس سے اپنی زبان کو بند
کرے اور اپنی نفس کو روکے **حکایت** ایکروز حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ
مسجد نبوی مین بیٹھے وعظ فرمار ہے تھے اور حضار کو نصیحت کر رہے تھے کہ کسی جگہ سے

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے خدمت بابرکت مین گوشت ہدیہ
آیا صحابہ نے حضرت زید سے کہا تم سرور کائنات صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے
پاس جاؤ اور ہمارے واسطے گوشت لے آؤ حضرت زید موافق انکی کہنے کے گئی
بعد انکے جانے کے صحابہ نے زید کی غیبت کی اور کچہہ انکی شکایت کی اور انکا
غیبت کرنا اور شکایت کرنا حضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو بطور وحی یا الہام
کے معلوم ہو گیا اور آپ پر امر پوشیدہ ظاہر ہو گیا پس جب زید نے حضرت سے
صحابہ کے واسطے گوشت مانگا آپ نے جواب دیا وہ لوگ گوشت کہا چکے اور
موہنہ مین مزہ گوشت کا لے چکے زید نے جواب صحابہ کو سنایا صحابہ نے کہا
ہمنے چند روز سے گوشت نہین کہایا اور گوشت کو موہنہ مین نہین لگایا پھر
حضرت زید حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت مین آئے
اور عرض صحابہ کی کہہ سنائی پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی جواب دیا
اور وہی ارشاد فرمایا بعد دو تین مرتبے کے صحابہ جنہون نے گوشت منگوایا تہا
خود حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے خدمت مین آئی اور اپنا
مطلب بیان کیا اپنی مراد کو عیان کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
نے فرمایا تمنے ابہی گوشت زید کا کہایا کیونکہ اونکی تمنے غیبت کی تم تہوکو
دیکہو تمہارے موہنہ سے گوشت کا اثر معلوم ہوگا صحابہ نے جب تہوکا فی الحقیقۃ
اپنے تہوک کو خون کی سرخی کی ساتھہ ملا ہوا پایا نقل کیا ہی اسکو تنبیہ الغافلین مین
وقیقہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ان صحابہ کو بہت زجر
فرمایا پہلے یہ کہا کہ تمنے گوشت زید کا کہایا دوسرے یہ کہ اونسے تہوکوایا تاکہ
اونکو زیادہ آگہی ہو جاوے اور سزا غیبت کی معلوم ہو جاوے بسبب اسکے
کہ اونسے دو گناہ صادر ہوئے ایک غیبت کرنا دوسرے غیبت کرنا مسجد مین

پس معلوم ہوا کہ غیبت کرنا مسجد مین نہایت گناہ ہی بلکہ مسجد مین دنیا کی باتین
کرنا یا ہنسنا بہی حرام ہی پس غیبت کیون نہ حرام ہوگی **نصیحت** اس زمانہ کے
لوگون کے دلون مین تعظیم مسجد کی نہین رہی ہی اسیواسطے جب کسی مسجد مین
جاو کوئی قہقہہ مارتا ہی کوئی لوگونکو چڑہاتا ہی کوئی دنیا کی باتین کرتا ہے کوئی
قصہ کہانی پڑہتا ہی بلکہ جب کوئی ملاقات کو آتا ہی اس زمانے کے لوگ اوسکو مسجد
مین بٹہاتے ہین اور اوسنے لغویات شروع کرتے ہین اور جب پانچ وقت مین
لوگ سب مجتمع ہوتے ہین باہم باتین کرتے ہین اور قہقہہ لگاتے ہین کسی کو خوف خدا
سے کچہ سروکار نہین ذکر رسول اونکا یار نہین اور تعجب ہی اسلئے کہ جب کسی بادشاہ
کے مکان مین کہ اوسکے قریب بادشاہ بیٹہا ہو اور اونکے افعال کو دیکہتا ہو جاتی
ہین نہایت سوؤب ہوکے اپنی زبان کو سبکی نظر کو نیچے کرکے دوزانو ہوکے بیٹہتے
ہین اور جب اللہ تعالی کی کہ سلطان السلاطین ہی مکان مین آتی ہین خلاف مرضی
خدا تعالی کی کرتے ہین اور جو باتین کہ اللہ تعالی نے حرام کی ہین جیسے قہقہہ مارنا
یا غیبت کرنا وہ مسجد مین کرتے ہین بلکہ مسجد مین کہڑے ہوکے عورتونکا نظارہ
کرتے ہین اجنبیات سے اشارہ کرتے ہین باوجودیکہ احادیث اور آیات مین
نہایت تاکید تعظیم مسجد کی آئی ہی اور ممنوعیت دنیا کے امور کی مسجد مین
حتی کہ خرید و فروخت کی وارد ہوئی ہی اور سلف مسجد کی نہایت تعظیم کرتے تہے
اور جب مسجد مین جاتے تہے نہایت ادب کرتے تہے یہ کسطرح کی مخالفتین جناب باری کی
کی کرتے ہین اور کچہ تعظیم خدا تعالی کی نہین کرتے ہین اللہم یا من قلوب الخلائق
بیدیہ ارحمنا واعف عنا یوم المحشر ووفقنا للعمل لا اکبر آمین ثم آمین **حکایت**
ایک روز چند صحابہ خدمت مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلے آلہ وسلم کے حاضر تہے
کہ ایک شخص مجلس سے اوٹہ کے اپنے مکان کو گیا بعد اوسکے جانے کی حاضرین نے

اوسکی غیبت کی اور کہا کہ اس شخص مین ضعف ہی بالکل طاقت سے خالی ہے
پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے تمنے اوسکی غیبت کی اور اوسکا
گوشت کہایا روایت کیا ہی اسکو ابو یعلی نے چنانچہ سیرت احمدیہ مین مذکور ہے

حکایت حضرت ماعز اسلمی رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک عورت کے ساتھ
زنا کیا من بعد اس فعل سے حضرت صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت مین
آکے خبر دی چنانچہ اسکی تفصیل کتب صحاح مین مشرح ہی اور تشریح اسکی اخبار مین
مصرح ہی پس حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے حکم دیا کہ ماعز کو
سنگسار کرو یعنی کنکریان مار کے مار ڈالو پہر گاہ ماعز مرجوم ہوئے اور روانہ
دار النعیم ہوئے دو شخصون نے اونکی غیبت کی اور کہا کہ دیکھو اس شخص کے
عیب کو اللہ تعالی نے چھپایا تہا لیکن خود اس شخص نے اپنے زنا کو ظاہر کیا
جسطرح کتا کنکریان مارا جاتا ہی اوسیطرح سنگسار ہوا یہ غیبت جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے سنی بعد ایک گھڑی کے راہ مین ایک
گدہا مردار ملا اور وہ ایسا پہولا تہا کہ اوسکی ٹانگ اوٹھگئی تہی جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا وہ دو شخص کہان ہین دونون نے کہا
یا رسول اللہ ہم موجود ہین پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
نے اس گدہے کو کہاؤ اور موہنہ مین اس مردار کے گوشت کو لیجاؤ اون دونون
نے کہا یا رسول اللہ اسکو کون کہائیگا اور کون موہنہ مین لیجائیگا پس فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے تمنے جو ابہی غیبت ماعز کی کی وہ اس
مردار کے گوشت کہانے سے بڑہ گئے ہی اور اوسمین نہایت گناہ ہی قسم ہے
خدا کی ماعز جنت کی نہرون مین غوطہ مارتا ہی اور باغات مین سیر کرتا ہے
روایت کیا ہی اسکو ابو داؤد رحمۃ اللہ نے ابواب الرجم مین وشیفتہ علمائے

حکایت حضرت ماعز اسلمی کی غیبت کرنا دو شخصون کا ماعز کی اور تعزیت کرنا حضرت کا ماعز کی

[illegible]

اختلاف کیا ہی اس امر مین کہ حد مارنے سے گناہ مٹ جاتا ہی یا نہین مثلاً
جسوقت کوئی زنا کرے اور پہر حد مارا جاوے پس اوسکا گناہ اس حد مارنے
سے معاف ہوتا ہی یا نہین حنفیہ کے نزدیک اصح یہ ہی کہ فقط حد مارنے سے
گناہ معاف نہین ہوتا ہی ہان اگر توبہ کرے البتہ گناہ معاف ہو جائیگا اور
نامۂ اعمال سے وہ گناہ مٹ جائیگا اور بعض لوگون کے نزدیک حد مارنے
سے گناہ معاف ہو جاتا ہی اونکی دلیل حدیث سابق ہی کیونکہ حضرت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ماعز کو جنتی فرمایا اس سے معلوم ہوا
کہ بسبب حد مارنے کے گناہ معاف ہو جاتا ہی لیکن حنفیہ اوسکا جواب دیتے
ہین کہ ماعز کا گناہ فقط حد مارنے سے نہین مٹا بلکہ وقت رجم کے اونہون نے توبہ
کرلی تہی اور اونکو زنا پر نہایت ندامت ہوئی تہی اس سبب سے وہ مغفور ہوئے
اور جنت مین داخل ہوئے چنانچہ بعض احادیث مین اسکی تصریح بہی واقع ہوئی ہی
حدیث ایک روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے خطبے مین بلند آواز
سے فرمایا یا معشر من اسلم بلسانہ ولم یفض الایمان بقلبہ لا تؤذوا المسلمین
ولا تعیروہم ولا تتبعوا عوراتہم فانہ من تتبع عورۃ اخیہ المسلم تتبع اللہ
عورتہ ومن یتبع اللہ عورتہ یفضحہ ولو فی جوف رحلہ یعنی اے وہ لوگ جو
زبان سے اسلام لائے ہین اور دل ایمان سے خالی ہی یعنی منافقین نہ اذیت دو
مسلمانون کو اور نہ اونکو عیب دار کہو اور اونکی غیبت نہ کرو اور اونکے عیوب کی
تلاش نہ کرو پس تحقیق کہ جو شخص کسی مسلمان کے عیب کو کہولیگا اللہ تعالی اوسکو
فضیحت اور رسوا کریگا اگرچہ وہ شخص اپنے مکان مین چہپا ہو روایت کیا ہی اسکو
ترمذی نے باب تعظیم المومن مین دقیقہ چونکہ اوس زمانے مین منافقین مسلمانونکو
بہت ستاتے تہے اور ہمیشہ اونکے عیوب بیان کیا کرتے تہے اسواسطے آپنے خطاب

فقط منافقین کی طرف فرمایا اور اس حدیث سے کسطرحکی برائی لوگون کے عیب
بیان کرنے کے معلوم ہوگئی اور کسطرحکی سزا عیب کے کہولنے مین ہویدا ہوگئی اور
اس زمانے مین جب لوگ ایک مجلس مین جمع ہوتے ہین لوگون کے عیبون کو کہولتے ہین
اور اس عیب کے بیان کرنے سے بہت خوش ہوتے ہین کیا حال ہوگا انکا **ع**

ناگہان جب آئیگا دن حشر کا + نیزے بہر پہر آفتاب آجائیگا

جسوقت قیامت کے روز خدا تعالی کی خدمت مین حاضر ہونگے اور اوس روز ہر شخص شدت
گرمی سے پسینے مین تر ہوگا اور اپنے گناہون کو خیال کریگا اور کوئی شخص پرسان حال
نہوگا بلکہ بیٹی مان سے اور بیٹا باپ سے اور جورو خاوند سے ایک سے ایک بہاگیگا
اور آواز نفسی نفسی کے ہر زن و مرد سے بلند ہوگی اور ہر طرف سے آواز وا ویلا کے
کان مین پڑینگی اور دوزخ سامنے ابال کہاتی ہوگی اور ہر حق والا تقاضا کریگا
اور جناب باری کی خدمت مین نالش کریگا کوئی کہتا ہے کہ اسنے ہماری غیبت کی
کوئی کہتا ہے اسنے ہماری شکایت کی کوئی کہتا ہے اسنے ہمپر ظلم کیا کوئی کہتا ہے اسنے
ہمکو قتل کیا کوئی کہتا ہے اسنے ہمکو ذلیل جانا کوئی کہتا ہے اسنے ہمکو حقیر جانا کوئی کہتا ہے
اسنے ہمکو احمق سمجہا کوئی کہتا ہے اسنے ہمکو بیوقوف بوجہا اور ان لوگون کو فرشتے سامنے
پروردگار کے حاضر کرینگے اور یہہ لوگ سر جہکائے ہوئے نادم شرمندہ ہونگے اور
جن جن کا انہون نے عیب کہولا ہے وہ ان کے دامنگیر ہونگے اور جناب باری
بساط عدل و انصاف پر بٹہیگا ہر حق والے کو خوش کریگا پس ان لوگونکی نیکیان
اونکو دیگا اور اونکی بدیان اونکے نامے مین لکہیگا پہر اگر فضل خدا شامل حال ہو
البتہ صورت نجات ہو ورنہ جہنم مین پڑینگے ایک مدت دراز تک جلینگے

یہہ دنیا کا قصہ ہوا چندروزہ	قیامت کا ہے سوچ دلمین ہنوز

ف بیان حالات اہل زمانیکا غیبت کے باب مین اور شمہ احوال حساب کے حشر کے بیان مین

حدیث فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے الغیبۃ اشد من الزنا
یعنی غیبت گناہ مین زنا سے بڑہ کے ہی پس جسطرح زنا کو لوگ معیوب جانتے ہین
اسیطرح چاہیے کہ غیبت کو بد سمجھین حقیقۃ وجہ اوسکی یہ ہی کہ زنامین فقط مخالفت رحمن
کی ہوتی ہی اور متابعت شیطان کی ہوتی ہی اور غیبت مین دو امر ہین ایک
مخالفت اللہ تعالی کی دوسری تکلیف دینا اوس شخص کو جسکی غیبت کی ہی اور حق
اللہ تعالی کا توبہ سے معاف ہوجاتا ہی بخلاف بندون کے حق کے یعنی جب کوئی گناہ
کرے کہ اوسمین بندی کا حق متعلق ہووے جیسے کسی کی غیبت کرے یا کسیکو گالی دیوے
یا کسی پر تہمت لگاوے اور پہر توبہ کرے پس اللہ تعالی اپنی مخالفت کو اپنی عنایت سے
معاف کرتا ہی لیکن بندے کا حق معاف نہوگا جب تک بندہ معاف نہ کرے اسیواسطے
بعضون کا مذہب یہ ہی کہ حج کرنے سے جتنے گناہ صغیرہ اور کبیرہ ہین معاف ہوجاتے ہین
مگر حق بندون کے کہ وہ بغیر بندون کے معاف کرنے کے عفو نہ ہونگے اور قیامت مین
وہ لوگ دامنگیر ہونگے پس اس سے معلوم ہوا کہ غیبت مین گناہ زنا سے زائد ہے
کیونکہ اگر زنا کرنیوالا اپنے گناہ سے ساتھ شرائط کے توبہ کرے خدا یتعالی اوسکو مقبول
کرتا ہی اور اوس شخص کو مغفور کرتا ہی اور غیبت کرنے والا اگر نادم ہووی اور غیبت
سے توبہ کرے اگرچہ خدا یتعالی گناہ کو معاف کریگا لیکن اوس شخص کا ذمہ پاک نہوگا
جب تک کہ وہ شخص جسکی غیبت کی ہی معاف نہ کرے ورنہ قیامت کے روز وہ شخص غیبت
کرنیوالیکا پیچھا کریگا اوسکا دامن پکڑیگا اور اس غیبت کرنیوالیکا کوئی حامی مددگار
نہوگا پس با خشوع وخضوع اپنے مولی کی طرف رجوع کریگا اللہ تعالی سے طلب مغفرت
کریگا تب اللہ تعالی فرماویگا الیوم تجزی کل نفس بما کسبت لا ظلم الیوم
یعنی اس دن مین ہر شخص کو اپنے اعمال کے موافق جزا ملیگی اور ہر شخص کو اپنی گناہ
کی سزا ملیگی یہ ندا سنکے وہ شخص نا امید ہوگا نہایت نادم ہوگا کہ کاش ہم دنیا مین

ان لوگون کی غیبت نہ کرتے اور انکے عیوب کو نہ کہولتے اللهم نجنا من حسرة
یوم القیمة یوم الحسرة والندامة حکایت میمون رحمہ اللہ تعالی کی یہہ شان تہی
کہ کبہی غیبت نہین کرتے تہے اور کبہی کسی کے غیبت نہین سنتے تہے نقل کیا ہے
اسکو تفسیر معالم التنزیل مین حکایت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ نے چند
لوگونکی دعوت کی جب لوگ دسترخوان پر کہانا کہانے کے واسطے بیٹہے ایک شخص
کی غیبت کرنے لگے ابراہیم نے کہا زمان سابق مین لوگ پہلی روٹی کہاتے تہے
بعد و مونہہ مین گوشت رکہتے تہے اور تم لوگ روٹی کہانے کے پہلے لوگونکا گوشت
کہانے لگے اور لوگونکی غیبت کرنے لگے نقل کیا ہے اسکو تذکرة الاولیا مین حکایت
ایک جوان عبداللہ بن مبارک رح کی خدمت مین آکے کہنے لگا کہ مینے ایک بڑا گناہ
کیا ہے اسکو بیان نہین کرسکتا عبداللہ نے کہا بیان کرو اوسنے کہا مینے زنا کیا عبداللہ
نے فرمایا خیر الحمد للہ کہ تونے غیبت نہ کی کیونکہ غیبت زنا سے بڑہکے گناہ ہے نقل کیا
ہے اسکو تذکرة الاولیا مین حکایت گلستان کے باب دوم
مین سعدی علیہ الرحمة لکہتے ہین کہ ایام طفولیت مین شبانہ روز
عبادت مین مشغول رہتا تہا اور قرآن کو ہر وقت بغل مین رکہتا تہا
ایک شب کو اپنے باپ کی خدمت مین حاضر تہا اور ایک گروہ لوگونکا
سو رہا تہا مین نے باپ سے کہا ان لوگون کو کیا ہوا ہے کہ ایسے
سوے ہین کہ گویا مر گئے ہین کاش یہہ لوگ بہی جاگتے اور دو رکعت
نماز ادا کرتے باپ نے کہا اے جان پدر اگر تم بہی اسوقت
سوتے اور عبادت نہ کرتے بہتر تہا کہ اس غیبت سے بچتے اور
عیب بیان کرنے سے نجات پاتے حکایت مصنف روضة
کہتے ہین کہ مین نے امام محمد رح سے سنا کہ وہ فرماتے تہے

کہ ابو اللیث بخاری ایک سال حج کے واسطے نکلے اور اپنی جیب مین دو درہم ڈال لیے
پہر قسم کہائی اور کہا کہ اگر مین راہ مین آتے وقت یا جاتے وقت کسی کی غیبت کرون تو
یہ دو درہم للہ دیدون ابو محمد کہتے ہین کہ پہر جب ابو اللیث حج سے پہرے اور اپنے
گہر کو آئے لوگون نے دیکہا کہ وہی دو درہم کہ اپنی جیب مین ڈالے تہے موجود ہین
پس لوگون نے اونسے اسکی وجہ پوچہی اونہون نے کہا مینے راہ مین غیبت
نہین کی کیونکہ میرے نزدیک سو مرتبہ زنا کرنا بہتر ہے ایک غیبت کرنے سے
نقل کیا ہی اسکو خزانۃ الروایات مین وفیقہ ابو اللیث کے قسم کہانی کی وجہ
یہہ ہی کہ غیبت کرنا راہ حج مین نہایت عذاب رکہتا ہی اور انسان کو جہنم تک پہونچاتا ہی
اسیواسطے بعض احادیث مین وارد ہوا ہی کہ حج اوس شخص کا مقبول ہوگا جو احرام مین
کچہہ گناہ نہ کرے نہ کسی کو گالی دیوے اور نہ کسی کی غیبت کرے اور اس زمانے مین
جو لوگ حج کے واسطے جاتے ہین راہ مین جسقدر گناہ گہر مین کرتے تہے کرتے ہین
اور زمانۂ احرام مین لوگون کے غیبت کرتے ہین اور جب حرمین شریفین مین جاتے ہین
اہل مکہ اور اہل مدینہ کی غیبتین کرتے ہین اور سب کے عیبون کو ڈہونڈا کرتے ہین
نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا حکایت ایک مدرسہ مین
ایک عورت آئی اور شیخ مدرسہ سے کہا کہ مین ایک مسئلہ پوچہنے کا ارادہ رکہتی ہون لیکن
بسبب حیا کے کہہ نہین سکتی ہون شیخ نے کہا بیان کرو اور حیا نہ کرو عورت نے کہا مجہسے یہہ
گناہ صادر ہوا کہ مینے زنا کیا اور اوس سے مین حاملہ ہوگئی پہر جو میرے لڑکا پیدا ہوا
اوسکو مینے مار ڈالا اس بیان کو سنکے حاضرین نے تعجب کیا شیخ نے کہا اے لوگو
کیا تم اس گناہ سے تعجب کرتے ہو سمجہو غیبت اس گناہ سے زائد ہی کیونکہ زنا کرنیوالا
جب اللہ تعالی سے توبہ کرے اللہ تعالی اوسکو قبول کرلیگا اور غیبت کرنیوالا جب
توبہ کرے اللہ تعالی اوسکا ذمہ پاک نہین کرتا ہی جبتک وہ شخص جسکی غیبت کی ہو

معاف نہ کرے نقل کیا ہی اسکو خزانۃ الروایات مین روضہ سے ارشاد یحیی بن معاذ الرازی فرماتے ہین لتکن حظ المومن منک ثلاث خصال لتکون من المحسنین احدھا انک ان لم تنفعہ فلا تضرہ والثانی ان لم تسرہ فلا تغمہ والثالث ان لم تمدحہ فلا تذمہ یعنی ای انسان چاہیے کہ تجھسے ہر مسلمان تین بات پاوے تا تو احسان کرنیوالون مین سے گنا جاوے ایک یہ کہ اگر تو کسی کو نفع نہ دے پس ضرر بھی نہ دے یعنی بہتر تو یہ ہی کہ ہر شخص کو تو نفع دیا کر اور اوسکی ہر کام مین حاجت روائی کیا کر اگر وہ فقیر ہے او سپر احسان کیا کر اگر وہ امیر ہے اوسکی خدمت کیا کر اگر تجھسے یہ نہین ہو سکتا ہی پس کسی کو ضرر بھی دیا کر اور کسی پر ظلم بھی نہ کیا کر دوسرے یہ کہ اگر کسی کو خوش نہ کرے پس غمگین بھی نہ کر یعنی بہتر تو یہ ہی کہ ہر شخص کو خوش رکھا کر اوسکی خدمت کیا کر اوسکے حکم کے موافق کیا کر اگر وہ قریب ہے اوسکے ساتھہ احسان کیا کر اور رحم کو جوڑا کر اگر وہ اجنبی ہی اوسکے ساتھہ نرمی کیا کر درشتی اور سختی سے باز رہا کر اگر یہہ نہو سکے پس کسیکو غم بھی نہ دیا کر کسیکو ستایا نہ کر کسیطرحسے تکلیف نہ پہونچایا کر تیسرے یہہ کہ اگر کسیکی تعریف نہ کرے پس مذمت بھی نہ کر یعنی اولی تو یہ ہی کہ سبکی تعریف کیا کر سب کے اچھے اچھے اوصاف بیان کیا کر اور جو اوسکے اوصاف بد ہین اونکو چھپایا کر صفت ستاریت کی اپنے مین لایا کر لوگون کے عیب پوشیدہ کو کھولا نہ کر اگر یہ نہ کرے پس کسیکو ستایا بھی نہ کر کسیکی برائی نہ کیا کر کسی کی غیبت نہ کیا کر کسی پہ تہمت نہ لگایا کر لوگون کے سامنے اوسکی عیوب کو آشکارا نہ کیا کر کسی کے ساتھہ استہزا نہ کیا کر اگر یہ تین باتین تجھمین پائی جاوینگی البتہ تو احسان کرنیوالون مین سے ہوگا تیرا شمار محسنین مین کیا جاویگا جو ثواب اللہ تعالی نے محسنین کے واسطے مقرر کیا ہی تجھکو عنایت کریگا اور اگر تو ان تین باتون کو نہ کریگا بلکہ لوگونپر ظلم کریگا لوگونکو ستاویگا لوگونکی حق تلفی کریگا اونکی

نصیحت یحیی بن معاذ الرازی کی

کسی کاروبار مین کچھ سعی نہ کریگا لوگونکی غیبت کریگا اونکے بھید کو کھولیگا اونکے عیبونکو لوگون سے کہدیگا اونکو ذلیل کریگا اونپر تہمت لگاویگا اونکو غمگین کریگا ہر طرحسے اونکو تکلیف دیگا پس تیری گنتی ظلم کرنے والون سے ہوگی اور جو چیز اللہ تعالی نے ظالمین کے واسطے ٹھہرائی ہی وہ تجھکو نصیب ہوگی جہنم تیری مشتاق ہوگی جنت تجھسے کوسون بھاگے گی وہ لوگ حشر مین تیرا دامن پکڑینگے تیری فریاد منصف حقیقی کے سامنے کرینگے تجھکو ذلیل کراوینگے لوگون کو تجھپر ہنسوائینگے پس اگر تجھکو اپنا ذلیل ہونا ایک مجمع خلائق مین قیامت کے روز پسند ہی دنیا مین لوگون کی غیبتین کیا کر اونکو حقیر کیا کر ورنہ اپنے افعال سے باز آ لوگون کو نہ ستا کسی کے پوشیدہ عیب پر مطلع نہ ہو چنانچہ نقل کیا ہی اسکو تنبیہ الغافلین مین حدیث فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ یعنی مسلمان کامل وہ شخص ہی کہ اوسکے ہاتھ سے اور زبان سے لوگ چین یعنی زبان سے کسیکو گالی ندیوے کسیکو برا نہ کہے کسیکی غیبت نہ کرے کسیکو زندیق نہ کہے کسیکو مجنون نہ کہے کسیکے عیب کو نہ کھولے کسیکا بھید نہ کھولے اور ہاتھ سے کسیکو تکلیف نہ دیوے کسیکو نہ مارے کسیکو نشانہ بناوے کسی پر ہاتھ نہ اوٹھاوی اور جو شخص ایسا ہو الوگون کو اوسنے ہر طرح سے تکلیف دی ہاتھ سے مارنے کا ارادہ کیا آنکھ سے کسی کی طرف اشارہ کیا ہر شخص اوس سے تنگ رہا پس وہ شخص مسلمان کامل نہین ہی ایمان اوسکے دل مین مضبوط نہین ہی انتقال کے وقت احتمال قوی ہے کہ شیطان غالب ہوجاوے ہر طرح سے اپنے وسوسے دکھاوے وہ شخص ایمان سے نکل جاوے قدم اوسکا صراط مستقیم سے پھسل جاوے جہنم کی راہ کو اختیار کرے جنت سے فرار کرے بخلاف اسکے کہ جب ایمان کامل ہو اسلام کا مزہ دلمین حاصل ہووے افعال ایمان کے پائے جاتے ہون بندون کے حقوق گردن پر نہون

اوسوقت شیطان کا وسوسہ وقت مرگ اثر نکریگا صدیاے ایمان جوش کریگا فرشتہ
نیک ابلیس کو ہٹکاویگا وسواوس کو دور کریگا پس خاتمہ بخیر ہوگا شیطان اپنا پیٹیگا
اپنے سر پہ خاک اوڑاویگا بہت چیخیگا چلاویگا روایت کیا ہے اسکو بخاری نے
کتاب الایمان مین اثر حضرت کعب حبار رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ مینے
انبیا و سابقین کی کتابون مین پڑہا ہی غیبت کا حال وہنین لکہا ہوا ہے
من مات تائبا من الغیبۃ کان اخر من یدخل الجنۃ ومن مات مصرا علیہا
کان اول من یدخل النار یعنی غیبت ایسی بدچیز ہے کہ جو شخص اصرار کرکے مرے
غیبت پہ یعنی ہمیشہ غیبت کیا کرتا ہوا ور توبہ اوس سے نہ کرتا ہوا ور بغیر توبہ کے
مرجاوے پہلی دوزخ مین وہی جاویگا اور جو شخص توبہ کرکے مرے غیبت سے
یعنی غیبت اوسنے کی اور پہر توبہ کرکے مرا وہ شخص اگرچہ جنت مین جائیگا لیکن سبکے بعد
نقل کیا ہی اسکو کیمیاے سعادت مین الحاصل جو شخص غیبت کرتا ہی سوا اپنے
نقصان کے اور کچہ نہین پاتا ہی کیونکہ اگر توبہ کرکے مرا ہو دن قیامت کو اگرچہ اس
غیبت پر مستوجب نہ ہوگا لیکن فی الجملہ معاتب ہوگا کہ جنت مین لوگون کے بعد جائیگا
اور تاوقتیکہ سب لوگ جنت مین نہ جالین جنت مین جانے نہ پائیگا پہر نہایت پچتائیگا
ندامت اوٹہائیگا حسرت کریگا ایک ہتیلی دوسری ہتیلی پہ ماریگا ضیغم سے

دیکہیے کیا حشر کو ہو میرا حال ۔۔۔ مجکو رہتا ہے یہی ہر دم ملال

اور اگر بغیر توبہ کے غیبت سے جہان جاودانی کو گیا ہے دنیا رفانی کو چہوڑا ہے
قیامت مین جہنم مین پہلے سب کے جائیگا اگرچہ بہت غل مچائیگا چیخیگا چلائیگا
لیکن کوئی وہان کام نہ آئیگا جب خود خدا تعالی غصے مین آجائیگا اثر
حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین علیک بذکر اللہ فانہ شفاء وایاک
والغیبۃ وذکر الناس فانہ داء یعنی ای انسان لازم ہے تواپنے اوپر خدا تعالی کے

ذکر کو اور ہر وقت اللہ تعالی کو یاد کیا کر و کیونکہ ذکر شفا ہی ہر بیماری سے اور بچ تو
غیبت سے اور ڈر تو لوگون کے عیب بیان کرنے سے کیونکہ غیبت بیماری ہے
نقل کیا ہی اسکو احیاء العلوم مین **آیت** اللہ تعالی فرماتا ہی و انفسکم یعنی عیب نہ
کرے کوئی شخص کسی کو اور طعن نہ کرے کسی پر **اثر** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
نے فرمایا من اکل لحم اخیہ فی الدنیا قرب الیہ لحمہ فی الآخرۃ وقیل لہ کلہ
میتا کما اکلتہ حیا فیا کلہ فیضجر و یکلح یعنی جو شخص اپنے بھائی کا دنیا مین گوشت کھاوے
اور اوسکی غیبت کرے آخرت مین غیبت کرنے والے کے سامنے اوس شخص کا
گوشت پیش کیا جاویگا اور حکم ہوگا کہ جسطرح تونے دنیا مین اسکے گوشت کو کھایا
اور اسکی غیبت کی پس اب بھی گوشت اسکا کھا غیبت کرنیوالا اجب موہنہ مین اوس
گوشت کو رکھیگا نہایت موہنہ بناویگا نقل کیا ہی اسکو کتاب الترغیب الترہیب
مین بروایت دیلمی **ارشاد** حضرت قتادہ فرماتے ہین کما یمتنع احدکم من ان
یاکل لحم اخیہ میتا کذالک یجب ان یمتنع من غیبتہ حیا یعنی جسطرح انسان آدمی کا
گوشت بعد مرنے کے کھانیسے کراہت کرتا ہی اسی طرح واجب ہی کہ غیبت سے اپنے
نفس کو روکے اور جہنم مین اپنے کو نہ جھوکے نقل کیا ہی اسکو شیخ سلیمان جمل نے
حاشیہ جلالین مین **ارشاد** حضرت قتادہ فرماتے ہین عذاب القبر ثلثہ
من الغیبۃ و ثلث من النمیمۃ و ثلث من البول یعنی عذاب قبر تین سبب سے
ہوتا ہی تہائی عذاب قبر کی بسبب چغلخوری کے اور تہائی عذاب قبر کی بسبب
پیشاب سے پرہیز نہ کرنیکے اور تہائی اوسکی بسبب غیبت کے نقل کیا اسکو احیاء العلوم
مین **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے حرام من المسلم
دمہ و عرضہ وان یظن بہ ظن السوء یعنی حرام ہی کسی مسلم کے خون کو لینا یعنے
اوسکو قتل کرنا بغیر حق کے اور حرام ہی ہر مسلمان کی عزت لیس کیمیکی عزت ریزی

نہ کرنا چاہیے اور کسیکی غیبت نہ کرنا چاہیے اور حرام ہے کسی سی بدگمانی رکہنا نقل کیا ہے
اسکو سلیمان جمل نے حاشیہ جلالین مین ہدایت اس حدیث سے حرام ہونا بدگمانی کا
آشکارا ہوگیا اور اوسکا بد ہونا ہویدا ہوگیا بلکہ بعض آیات صاف صاف اس باب
مین نازل ہوگئی ہین اور احادیث اسکی حرمت پر شاہد ہوگئی ہین اس زمانے مین
یہ امر بہایت پراگندہ ہوگیا ہی ہر شخص دوسرے سی بدگمانی رکہتا ہی کوئی سمجہتا ہے
کہ فلان شخص میری غیبت کیا کرتا ہی کوئی سمجہتا ہی کہ فلان شخص زنا کرتا ہی کوئی اپنے
دل مین سمجہتا ہی کہ فلان شخص شراب پیتا ہے کوئی یوں جانتا ہے کہ فلان شخص مجکو گالیان
دیتا ہی اور مجہسے بغض رکہتا ہی کوئی ظن کرتا ہی کہ فلان آدمی نماز نہین پڑہتا ہی کوئی
گمان کرتا ہی کہ فلان شخص روزہ چہوڑتا ہی بغیر اسکے کہ کسی معتمد سے اوسکا حال معلوم
ہووے یا کسی علامت سے اوسکی چال مفہوم ہووے اور اسی بدگمانی کے سبب سی
فساد پیدا ہوتا ہی سامان جنگ باہم ہویدا ہوتا ہی شیطان جب دیکہتا ہی کہ اسکے
دلمین بدگمانی فلان شخص کی طرف سے آئی ہی اپنا مطلب پاتا ہی ہر طرحکے وسوسے
دلاتا ہی ہر طور کے خطرات پیدا کراتا ہی آخر نوبت شر کی پونہچاتا ہی اثر حضرت ابن
عباس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین اذا اردت ان تذکر عیوب صاحبک
فاذکر عیوبک یعنے جب تیرے ارادے مین آوے کہ کسیکی غیبت کرین اور کسیکا
عیب بیان کرین اوسوقت اپنے عیبون کو یاد کرلے اپنے گناہون کو سوچ لے
تا غیبت سے نجات پائے جنت مین جائے ورنہ اپنے عیبون کو نہ دیکہیگا لوگون کے
عیبون کو پکڑیگا اللہ تعالی بہی دن قیامت مین تیرے عیوب کو کہولیگا لوگون کے
سامنے ذلیل کریگا نقل کیا اسکو احیاء العلوم مین حکایت سفیان بن الحسین
ایک روز ایاس بن معاویہ کے پاس بیٹھے تھے کہ اونہون نی کسیکی غیبت کی اور کسیکی
شکایت کی ایاس نے کہا چپ رہو من بعد پوچہا اے سفیان تجنے ترک سے

بیان اسکا کہ زمانہ زوال میں بدگمانی سے کھتے ہین

ابن عباس کی نصیحت غیبت کے بارے میں

[illegible]

کبھی لڑائی کی ہی یا نہیں انہون نے کہا نہیں پہر پوچھا تمنے کبھی روم سے مقابلہ کیا ہی یا نہیں سفیان نے جواب دیا نہیں پس کہا اس نے افسوس کہ تمہارے ہاتھہ سے روم نے اور ترک نے کسیطرحکی تکلیف نہیں پائی اور تمہاری ذات سے کسی نوع کی اذیت نہیں اوٹہائی اور اس مسلمے نے کہ جسکی تمنے غیبت کی اذیت پائی اور محنت اوٹہائی نقل کیا ہی اسکو تنبیہ الغافلین مین حکایت حضرت زین العابدین علی ابن الحسین رضی اللہ عنہما نے سنا ایک شخص کو کہ وہ کسی کی غیبت کر رہا ہی اور پیٹہ پیچھے اوسکے اوسکی برائی بیان کر رہا ہی پس فرمایا ایاك والغیبة فانها ادام کلاب الناس یعنے ای شخص بچ تو غیبت سے پس تحقیق کہ غیبت ادام ہی اون لوگونکا جو کتے ہین ادام کہتے ہین اوس چیز کو جو روٹی کے ساتھہ کہائی جاوے جیسے نمک یا شوربہ وغیرہ نقل کیا ہی اسکو کیمیاے سعادت مین دقیقہ امام زین العابدین نے غیبت کرنے والون کو تشبیہ کتون کے ساتھہ دی اسوجہہ سے کہ قرآن مجید مین اور احادیث مین غیبت مثل مردار کے گوشت کہانے کے بنائی گئی ہی اور تشبیہ اسکی مردار کے گوشت کہانے کے ساتہہ واقع ہوئی اور مردار کا گوشت کہانا اور اوسکو چبانا کتون کا کام ہی پس غیبت کرنے والے مثل کتون کے ہوئے اور اقسام آدمیون سے خارج ہوئی کیونکہ آدمی ہوتے صفت آدمی کی اونمین ہوتی خصلت انسان کی پائی جاتی کسیکی غیبت نہ کرتے کسیکا گوشت کتون کے مانند نہ چباتے کسی پر طعن نہ کرتے اور طعن کو شوربہ نان نہ بناتے ارشاد ابو عمران کا قول ہی الغیبة ضیافة الفساق ومراتع النساء وادام کلاب الناس ومزابل الاتقیاء یعنے غیبت ضیافت ہی فاسقون کی اور چرنے کی جگہہ عورتون کی ہی اور سالن آدمیونکا ہی جو مانند کتون کے ہین اور مقام کوڑے پہینکنے کا ہی اتقیا کی یعنی غیبت مہمانی ہی فاسقون کی اور عوام کیا خواص

اس زمانے مین جب دسترخوان پر کہانا کہانے کے واسطے بیٹھتے ہین قصص و حکایات
دنیاوی بیان کرتے ہین اور پہلے بسم اللہ کر کے لوگون کا گوشت کہاتے ہین باوجودیکہ
بہتر ہی کہ وقت کہانے کے قصص دینیہ کا ذکر ہووے حکایات صالحین کا بیان ہووے
اور جب دو شخص ملاقات کرتے ہین ایک دوسرے کی مہمانی کرتے ہین کہ لوگون کی غیبت
دوسرے کے سامنے کرتے ہین مسلمان کے عیبون کو کہول کہول کے ذلیل کرتے ہین
ذکر دین سے اونکا دل خوش نہین ہوتا ہی نفس ملول ہوتا ہی غیبت سے طبیعت
اونکی خوش ہوتی ہی طبیعت کو نہایت فرحت ہوتی ہی پس غیبت مہمانی فاسقون کی
ہوئی اور ضیافت فاجرون کی ہوئی اور یہی غیبت جگہہ چرائی عورتون کے ہی
یعنی جسطرح جانور جہان گہانس دیکھتے ہین نہایت خوش ہوکے اوسطرف دوڑتے
ہین اور ہر وقت اس خیال مین رہتے ہین کہ گہانس کہان ہی خوراک کہان
نصیب ہوتی ہی اور ہر وقت ادہر ادہر دیکہا کرتے ہین کہ چراگاہ کہان ہی ہمارا مقام کہان
ہی اسیطرح عورتین بہی جب دیکہتی ہین کہ فلان محفل مین کسی کی غیبت ہوتی ہی
اوسکی شکایت ہوتی ہی جھٹ پٹ وہان جاتی ہین خود بہی شریک محفل ہوتی ہین
ٹہٹھے مارتی ہین وہ چار باتین اوسپر کہہ سناتی ہین اور جب عورتین جمع ہوتی ہین
ایک جا سب بیٹھتی ہین ذکر لوگونکا پیدا ہی جیسا لوگ لگاتا ہی آواز بلند ہوتی ہی
غوغا ہوتا ہی ندا اوٹھتی ہی قال و قیل شروع ہوتا ہی ہر عورت ایک کہانی بیان کرتی ہی
ہر عورت کسیکا عیب بیان کرتی ہی اور سابق کی زمانے مین بعض عورتین اس قسم
کی تہین کہ نماز استغراق اور خشوع کا التزام رکہتی تہین اور پنج وقتہ نماز کے بعد تسبیح
پڑہتی تہین لوگون کے عیبون سے حتی الامکان زبان کو روکتی تہین صراط مستقیم پہ
چلتی تہین اگر کوئی کسیکی غیبت کرتا کسیکا عیب بیان کرتا تہا اوسکو نصیحت کرتی تہین
اور ہر دن اور عورتون کو لوگون کے ذلیل کرنے سے روکتی تہین حیف ہے

مردون پر کہ باوجودیکہ عورتو نپر بزرگی رکھتے ہین ہمیشہ غیبتین کیا کرتے ہین اور جو عورتین پرہیزگار ہین اونکو نصیحت کرتی ہین سعدی نے کیا اچھا مضمون کہا ہی کیا خوب مطلب لکھا ہی

زنانے کہ طاعت بر غبت برند	ز مردان نا پارسا بگذرند	ترا شرم باید ز مردی خویش
کہ باشد زنانرا قبول از تو بیش	زنانرا بعذری معین ہست	ز طاعت بدارند گاہ دست
تو بیعذر یکسو نشینی چو زن	شوی کم ز زن لاف مردی مزن	اور یہی غیبت سالن ہی کہ دوزخ کا

جو مثل کتون کی ہین چنانچہ اسکی تفصیل گذر چکی اور یہی غیبت ہی مقام پھینکنے کوڑے کا متقین کے نزدیک یعنی جسطرح مقام خس و خاشاک نہایت بد ہی اور ہر شخص اوس سے اجتناب کرتا ہی حتی الوسع اوس سے دور رہتا سو اسیطرح اتقیاء اور پرہیزگارون کی نزدیک غیبت بہی نہایت بد ہی ہر وقت اوس سے بچتے ہین اپنی زبان کو روکتے ہین نقل کیا ہی اسکو نزہۃ المجالس مین **حکایت** محمد بن المحمود العربی الخوارزمی مسند امام اعظم مین لکھتے ہین کہ امام ابو حنیفہ کی عجب شان تہی کہ اونہون نے کبہی کسیکی غیبت نہین کی اور کبہی کسیکے برائی بیان نہین کی **حکایت** جہنم مین دوزخیونکو خارش از حد ہوگی اور بسبب خارشت کی سب گوشت و پوست اونکا فنا ہوجائیگا ہڈی نکل آئیگی اوسوقت ندا ہوگی اور خدا کی طرفسے صدا ہوگی اے لوگو کیا تمکو اس سے تکلیف ہوتی ہی ناری جواب دینگے ہمکو نہایت سختی ہوتی ہی پس جواب ہوگا کہ یہ تکلیف تمکو اس سبب سے ہوئی کہ دنیا مین تم لوگون کو ذلیل کرتے تھے مسلمانون کو اذیت دیتے تھے نقل کیا ہی اسکو احیاء العلوم کے باب حقوق المسلم علی المسلم مین مجاہد رحمہ اللہ تعالی سے **آیت** اللہ تعالی فرماتا ہی ویل لکل ھمزۃ لمزۃ الذی جمع مالا وعددہ یعنی پہٹکار ہی اوس شخص پر جو ہمزہ ہو اور جو لمزہ ہو اور مال جمع کرے **دقیقہ** مفسرین نے پہلے اختلاف کیا ہی اس امر مین کہ یہ آیت عام ہے یا خاص بعض مفسرین اسطرف گئے ہین کہ یہ آیت ایک شخص خاص کے شان مین

نازل ہوئی اور مراد اس آیت سے وہی شخص ہی تفسیر جلالین مین تحریر ہی کہ یہہ آیت اون
لوگون کی شان مین نازل ہوئی جو حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اور مومنین
کی غیبتین کیا کرتے تھے جیسے ولید بن المغیرۃ وغیرہ اور کلبی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے روایت کی ہی کہ یہہ آیت اخنس بن شریق کی شان مین اوتری ہی کہ وہ ہمیشہ
حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی غیبت کیا کرتا تھا اور مومنین کی شکایت
مین اپنی اوقات کو صرف کرتا تھا اور بعض مفسرین کا یہہ قول ہی کہ مراد ہمزہ ولمزہ سے
کوئی شخص خاص نہین ہی بلکہ جو شخص غیبت کرے اور یہہ آیت کسی شخص خاص کی شان
مین نازل نہین ہوئی بلکہ ہر غیبت کرنے والے کی شان مین اوترے چنانچہ کرخی
نے مجاہد علیہ الرحمۃ سے نقل کیا ہی اور محققین کا مذہب یہ ہی کہ یہہ آیت اگرچہ خاص لوگون
کے شان مین جو حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی غیبتین کیا کرتے تھے
نازل ہوئی لیکن مطلب اس آیت سے ہر غیبت کرنیوالا ہی اور مطلب یہہ ہی کہ جو شخص
غیبت کرے خواہ اخنس بن شریق ہو یا ولید بن المغیرہ ہو یا اور کوئی شخص ہو وہ سب
پہٹکارا ہی چنانچہ امام رازی کا تفسیر کبیر مین اسی طرف میل ہی پہر مفسرین ہمزہ اور
لمزہ کے معنی مین بہی اختلاف کرتے ہین بعض کہتے ہین کہ دونون سے مراد غیبت
کرنیوالا ہی چنانچہ جواہر التفسیر مین نقل کیا ہی اور کلبی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے روایت کرتے ہین کہ مراد ہمزہ سے وہ شخص جو لوگون کی غیبت اونکے پیچھے کیا کرے
اور مراد لمزہ سے وہ شخص ہی جو سامنے لوگون کو لعنت کیا کرے اور گالیان دیا کرے
اور سلیمان جمل نے حاشیہ جلالین مین حضرت حسن بصری سے اسکا عکس نقل
کیا ہی یعنی مراد ہمزہ سے وہ شخص ہے جو لوگون کو اونکے سامنے برا کہا کرے اور لمزہ سے
وہ شخص مراد ہی جو غیبت کیا کرے اور امام رازی نے تفسیر کبیر مین امام ابو زید سے
نقل کیا ہی کہ مراد ہمزہ سے وہ شخص ہے جو لوگون کو ہاتہ سے تکلیف دیا کرے اور اون کو

مارا کرے اور لمزہ سے مراد وہ شخص ہی جو لوگون کو زبان سے تکلیف دیا کری الحاصل
اس آیت مین اللہ تعالی نے غیبت کرنے والے پر ویل فرمایا اور سارا زجر فرمایا پس
تعجب ہی لوگون سے کہ غیبتین کرتے ہین اور خدا کے غضب و قہر کی سزاوار ہوتی ہین
اور بلاشک اگر اللہ تعالی ہم لوگونکو نظر انصاف سے دیکھیگا ایک شخص بہی ہم لوگون
مین سے نجات نہ پائیگا ہان اگر عنایت سے نظر فرماوے تفضل اپنا پہیلاوے الغرض
صورت نجات کی ہو اللھم انا عبادك المجرمون ان لنا ذنوبا فیما بیننا و بینك و
ذنوبا فیما بیننا و بین خلقك فما كان منها لك فاغفر لنا بتفضلك وما كان
منها لخلقك فارض عنا خصمائنا بجود احسانك **حکایت** چند درویش
باہم بیٹھے تھے اور باہم مذاکرے ہو رہے تھے کہ ایک شخص نے کسی کی غیبت شروع
کی ایک درویش نے اوس سے پوچھا ای شخص تو نے فرنگ سے کبھی جہاد کیا یا نہین
اوسنے جواب دیا مین کبھی اپنی گہر کی چار دیواری ہی نہین نکلا پس درویش نے کہا
ایسا بدبخت کوئی نہو گا کہ اوسکے ہاتہ سے کافرون نے اذیت نہ پائی اور ایک مسلمان
نے جسکی تمنے غیبت کی تکلیف اوٹہائی نقل کیا ہی اسکو سعدی نے اور اسکو منظوم کرکے کہا ہے

طریقت شناسان ثابت قدم	بخلوت نشستند چندی بہم	یکی زان میان غیبت آغاز کرد
در ذکر بیچارۂ باز کرد	کسی گفتش ای یار شوریدہ رنگ	تو ہرگز غزا کردۂ در فرنگ
بگفت از پس چار دیوار خویش	ہمہ عمر ننہادہ ام پای پیش	چنین گفت درویش صادق نفس
ندیدم چنین بخت برگشتہ کس	کہ کافر ز پیکارش ایمن نشست	مسلمان ز جور زبانش نرست

حکایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو سنا کہ وہ حجاج کی غیبت
کر رہا ہی پوچھا اے شخص اگر حجاج یہان موجود ہوتے یہ عیب اونکے سامنے بیان کرتے
یا نہین اوسنے کہا نہین پس فرمایا صحابہ نے اس امر کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وعلی آلہ وسلم کے زمانے مین نفاق سمجھتے تھے کہ لوگون کے سامنے اونکی تعریف کرین

اور پیچھے اونکی شکایت کرین نقل کیا ہی اسکو احیاء العلوم کے باب الخوف مین

نصیحت اس زمانے مین عجب لوگون کی چال ہی اور عجب ہر شخص کا حال ہی

کہ جب لوگون سے ملاقات کرتے ہین نہایت تعظیم کی ساتھہ پیش آتے ہین اور

خیر و عافیت پوچھتے ہین ہر طرح کی خاطرداری کرتے ہین ہر طور کی مہمانداری

کرتے ہین کبھی پان الاچی سے موںہہ لال کرتے ہین کبھی اور طرح سے خوشحال

کرتے ہین یہ سب امور ظاہر مین کرتے ہین اور باطن مین بغض و عداوت

رکھتے ہین اسیواسطے جب مجلس برخاست ہوجاتی ہی لوگون کی غیبتین کرنا شروع

کرتے ہین اونکے عیوب بیان کرکے ہنستے ہین کہ فلان شخص کیسا فاجر ہی کہ ڈاڑہی

مونڈاتا ہی اور فلان شخص ڈاڑہی کترتا ہی اور فلان شخص کو کیا ہوا کہ ہمیشہ گلبدنکا

پائجامہ پہنتا ہی خلاف شرع باتین کرتا ہی اور فلان شخص کی عجب چال ہے کہ ہمکو

ہنسی آتی ہی اور فلان شخص کیا بےحیا ہی کہ اوسکی باتون سے ہمکو شرم آتی ہے

اور فلان شخص متکبر معلوم ہوتا ہی لوگون سے باتین کم کرتا ہی اور فلان شخص بیوقوف ہی

لوگون سے بات کرنیکا شعور نہین ہی اور فلان شخص عجب مسخرا ہی گویا کہ ہیجڑا ہے

اور جب اونسے کوئی کہتا ہی کہ کسواسطے اونکی برائیان بیان کرتے ہو اونکی عیوب

کو عیان کرتے ہو جواب دیتے ہین کہ کیا مضائقہ ہی بادشاہ کو بھی ہر شخص غیبت مین

برا کہتا ہی اور ایک روز راقم الحروف غفر اللہ تعالی الرؤف نے ایسے لوگون سے

کہا کہ عجب آپ لوگ بے مروت ہین کہ سامنے لوگون کے تعریف کرتے ہین اونکی بہلائی

کرتے ہین اور اونکی غیبت مین اونکی برائیان کرتے ہین اونہون نے جواب دیا

کہ اسیکا نام حسن خلق ہی یعنے عادت کا اچھا ہونا اور اللہ تعالی نے اپنے نبی کی

تعریف مین فرمایا وانک لعلی خلق عظیم یعنے ای نبی تم ہر آئینہ نہایت خلق

پر ہو بسبب اسکے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم لوگون کے سامنے اونکو

بیان اس زمانے کے لوگون کا

برا نہین کہتے تھے اسیطرح ہم لوگ بہی کسی کے موںہہ پر بد نہین کہتے ہین تا اوسکو رنج نہو راقم نے جواب دیا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم جسطرح روبرو لوگون کو برا نہین کہتے تھے اسیطرح کسی کے غیبت بہی نہین کرتے تھے مگر ہان جب کوئی فائدہ ہو چنانچہ تفصیل فوائد کی گذر چکی بخلاف آپ لوگون کے کہ ظاہر مین تعریف کرتے ہین اور باطن مین بغض رکہتے ہین اسکو حسن خلق نہین کہتے ہین بلکہ یہ نفاق ہی **حکایت** سعدی کہتے ہین کہ ایک شخص پرہیزگار نے ایک مرتبہ ایک لڑکے سے کچہ دلگی کی واسطے تفریح طبیعت کے نہ شہوت بد کی اور پرہیزگارون نے جب سنا کہ فلان شخص نے ایک لڑکے سے دل لگی کی باہم ہنسنے لگے اور اوسکی غیبت کرنے لگی رفتہ رفتہ جب یہ خبر اوس پارسا کو پہونچی کہ اور پارسا میرے فعل پر ہنستے ہین وہ ہنسی کہا ای لوگو خدای تعالی نے طبیعت کی خوشی کیواسطے مزاح کرنا لڑکی کے ساتھ حرام نہین کیا ہی البتہ غیبت حرام کی ہی پس تم لوگونکو کسنی غیبت کرنیکی اجازت ہی

شنیدم کہ از پارسایان یکے | بطیبت بخندید از کودکے
دگر پارسایان خلوت نشین | بغیبش فتادند در پوستین
باخر نماند این حکایت نہفت | بصاحب نظر باز گفتند گفت
مدر پردۂ یار شوریدہ حال | نہ طیبت حرام است غیبت حلال

حکایت ایک روز حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی دروازے پر چند لوگ بیٹھے اور انتظار حذیفہ کا کرنے لگے اس ما بین مین باہم کچہ حال حذیفہ کا بیان کرنے لگے جب حذیفہ برآمد ہوئے وہ لوگ حیا سے چپ ہو گئے پس فرمایا حذیفہ نے جو کہتے تھے وہ کہو کیونکہ اسکو ہم حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے زمانے مین نفاق سمجہتے تھے کہ سامنے لوگون کے چپ رہنا اور پیچہے اوسکی اوصاف بیان کرنا نقل کیا ہی اسکو احیاء العلوم کی کتاب الخوف مین **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ علے آلہ وسلم نے کل المسلم علی المسلم حرام مالہ وعرضہ ودمہ حسب امرء من الشر ان یحقر اخاہ المسلم

یعنی تمام مسلمان دوسرے مسلمان پر حرام ہین مال بہی حرام ہی پس کسیکے مال کو چوری سے
لینا یا چہین لینا یا خراب کردینا یا کہوڈالنا جائز نہین ہی اور عزت بہی حرام ہے
پس کسیکی عزت لینا کسی کی غیبت کرنا کسی کو ذلیل کرنا منع ہی اور خون بہی حرام ہی
پس کسی کو بلا وجہ مار ڈالنا درست نہین ہی اور کافی ہی بدی سے یہ امر کہ کوئی شخص
کسیکو ذلیل کرے یعنے اگر ایک کو دوسرے سے کچہہ تکلیف نہین پونہچتی ہی مگر یہ کہ
وہ شخص اسکو ذلیل کرتا ہی پس یہی تکلیف کافی ہی روایت کیا ہی اسکو ابو داؤد نے
نصیحت لوگون کو لازم ہی کہ لوگون کے تکلیف دینے سے باز آئین اور توبہ کی
واسطے ہاتہہ اوٹہائین کیونکہ اس زمانے والون کا حال یہ ہی کہ جب کسی شخص پر ادنی
احسان کرتے ہین یا اوسکے کسی معاملے کی کارروائی کرتے ہین اپنا احسان جتلاتے
ہین اور لوگون کے سامنے کہا کرتے ہین کہ دیکہو فلان شخص پر ہمنے یہ احسان کیا یہ
امتنان کیا ہمنے اوسکو تکلیف نہین دی اور شام وصبح اوسکی غیبت مین مصروف
رہتے ہین اور اوسکی ذلیل کرنے مین بسر اوقات کرتے ہین اور اسکو تکلیف نہین
سمجہتے ہین حالانکہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم فرماتے ہین کہ
ذلیل کرنا بہی تکلیف کافی ہی اللہم اجعلنا ممن تبع الصراط المستقیم وسالک
علی طریق الدین القویم حکایت ایک روز مدرسۂ نظامیہ مین سعدی نے
اپنے استاذ شمس الدین ابو الفرج ابن جوزی سے کہا کہ جب لوگون کو مین حدیث کا
درس دیتا ہون فلان شخص حسد کرتا ہی اور دل اوسکا طیش مین آتا ہی اوستاذ نے
فرمایا ای سعدی تعجب ہی تجسے کہ تم حسد کو ایسی بری چیز جانتے ہو کہ میرے سامنے
اوسکا ذکر کرتے ہو اور اپنے مسلمان بہائی کے غیبت کرتے ہو تم سے کسنے کہا کہ
حسد حرام ہے اور غیبت حلال ہی اگر وہ شخص جہنم مین بسبب حسد کے جائیگا
تم بہی جہنم مین بسبب غیبت کے جاؤگے چنانچہ بوستان مین ہے

بیان اسکا کہ اکثر اہل زمانہ ادنی احسان اپنا جتلاتے ہین اور پہر اوسکی غیبت کیا کرتے ہین

سعدی کا ابن جوزی سے غیبت کرنا اور استاذ کا جواب ... [illegible]

مرا در نظامیہ ادرار بود	شب و روز تلقین و تکرار بود	مرا استاد را گفتم ای پیر خرد
فلان یار بر من حسد می برد	چو من داد معنی دہم در حدیث	بر آید بہم اندرون خبیث
شنید این سخن پیشوای ادب	بہ تندی بر آشفت گفت ای عجب	حسودی پسندت نیامد درست
ندانم کہ گفتت کہ غیبت نکوست	گر او راہ دوزخ گرفت از بسی	ازین راہ دیگر تو در وی رسی

آیت فرمایا اللہ تعالی نے ولا تطع کل حلاف مہین ہماز مشاء بنمیم مناع للخیر معتد اثیم یعنے ای محمد نہ اطاعت کرو اوسکی جو حلاف ہو یعنی قسم بہت کہایا کرتا ہو اور سچ جہوٹ مین خدا کو گواہ بنایا کرتا ہو اور مہین ہو یعنے عقل اوسکی اچہی نہو اور ہماز ہو یعنے غیبت کرتا ہو اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر بات مین قسم کہانا منع ہی اور اس زمانے کے لوگ قسم کو اپنا تکیہ کلام کرتے ہین اور ہر بات مین جہٹ پٹ قسم کہا جاتے ہین اور نہین سمجہتے ہین کہ یہ نام کس عظیم الشان کا ہی بلکہ جو بات جہوٹ ہو اور اوسکو سچ بنانا منظور ہووے اوسپر خدا کو گواہ بناتے ہین اور کہتے ہین کہ خدا گواہ ہے اور خدا جانتا ہی اس بات کو حالانکہ بعض کتب فقہ مین مصرح ہی کہ ایسی صورتمین آدمی کافر ہو جاتا ہی کیونکہ اوسنے خدا کو جہوٹ بات پر گواہ بنایا پس گویا خدا تعالے جہوٹا ہوا العیاذ باللہ تعالی منہ **حکایت** جب حضرت یوسف اور حضرت یعقوب علی نبینا وعلیہما الصلوۃ والسلام مین ملاقات ہوئی حضرت یعقوب کے پاس وہ بہیڑیا جسپر حضرت یوسف کے بہائیون نے اونکے کہا جانے کی تہمت کی تہی واسطے مبارکباد ی کے آیا اونہون نے بہیڑیے سے پوچہا اتنی مدت حضرت یوسف کا تجکو حال معلوم تہا یا نہین اوسنے کہا مجکو حال یوسف کا جو اون کے بہائیون نے اونکے ساتہہ کیا تہا اگرچہ سب معلوم تہا لیکن آپ کے سامنے مین نے بیان نہین کیا ہی تا غیبت اور چغلخوری نہو جاوے نقل کیا ہی اسکو نزہۃ المجالس نے **نصیحت** اس زمانے کے لوگون کا عجب حال ہے کہ ہر وقت لوگون کی غیبتین

کیا کرتے ہین اور اپنے بہائیون کا گوشت کہایا کرتے ہین اور جانور جو بیعقل ہوتی ہین
غیبت سے اور شکایت سے پرہیز کرتے ہاین پس یہ لوگ بہیڑیے سے بدتر ہوئے
مقام افسوس ہی کہ اللہ تعالی نے مردون کو سب پر حتی کہ عورتون پر بہی بزرگی دی
اور یہ لوگ خود اپنا نقصان کرتے ہین اپنے کو عورتون سے اور جانورون سے
بدتر بناتے ہین **حدیث** حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم فرماتی
ہین لما عرج بی مررت بقوم لهم اظفار من نحاس یخمشون وجوههم
وصدورهم فقلت من هولاء یاجبرئیل قال هولاء الذین یاکلون لحوم
الناس ویقعون فی اعراضهم یعنی جب مین شب معراج مین جبرئیل کے ساتہہ
گیا راہ مین عجائب اور غرائب معاملات دیکہے اونمین سے ایک یہ ہی کہ چند لوگونکو
مین نے دیکہا کہ اونکے ناخن تانبے کے ہین اور وہ اپنے ناخونون سے اپنے
بدنون کو چھیل رہی ہین مین نے جبرئیل سی پوچہا یہ کون لوگ ہین کہ اس عذاب مین
گرفتار ہین جبرئیل نے کہا یہ وہ لوگ ہین کہ دنیا مین لوگون کی عزت ریزی کرتے
تھے روایت کیا ہی ابوداود رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو **ارشاد**
حاتم اصم فرماتے ہین المغتاب والنمام قردا هل النار والکذاب کلب اهل النار
والحاسد خنزیر اهل النار یعنی غیبت کرنے والے اور چغلی کہانیوالی دوزخیون مین
بندر ہونگی اور جو لوگ بہت جہوٹ بولتے ہین وہ لوگ دوزخیون مین کتے ہونگے
اور حسد کرنے والے سور جہنمیون کی ہونگے نقل کیا ہی اسکو نزہۃ المجالس مین سے
بندرون کی شکل بعضے ای جوان وہ اوٹہینگے عیب مین جو ہین یہان
نصیحت اس زمانے مین یہ سب امور یعنے چغلخوری اور حسد اور جہوٹ منتشر
ہوگئے ہین خصوصاً جہوٹ کہ ہر شخص کیا جاہل کیا عالم کیا شریف کیا رذیل جہوٹ
بولا کرتا ہے اور سمجتے ہین کہ جہوٹ گناہ صغیرہ ہی اسکے کرنے مین کچہہ مضائقہ نہین ہے

اور جب لوگ ایک محفل مین جمع ہوتے ہین جھوٹ جھوٹ باتین بول بول کر لوگونکو
ہنساتے ہین اور اپنی جان پر کئی طرحکا وبال لیتے ہین اور روزے کے دنون مین بھی
زبانون کو جھوٹ سے نہین روکتے ہین بلکہ زیادتی کرتے ہین اور نہین جانتے ہین
کہ جو گناہ آدمی کے نزدیک حقیر معلوم ہو اللہ تعالی کے نزدیک وہ بڑا گناہ ہوتا ہے
پس شاید اللہ تعالی اسی جھوٹ پر پکڑ کرے اور عتاب سخت فرماوے اور جہنم مین
روانہ کرے نعوذ باللہ منہ اور متقدمین جھوٹ سے نہایت پرہیز کرتے تھے اور
سمجھتے تھے کہ سچ مین نجات ہے اور جھوٹ مین نقصان ہے اور احادیث مین پھٹکار
جھوٹ بولنے والون پر وارد ہوئی ہے اور انکی شان مین نہایت سختی نازل ہوئی ہے
حکایت ایک شخص نے داؤد طائی کی سامنے ایک شخص کا عیب بیان کیا اور کہا
کہ فلان صوفی مست پڑا ہوا تہا اور تمام بدن مین اوسکی قی بھری ہوئی تھی اور گرداگرد
اوسکے کتے بیٹھے ہوئے ہین طائی اس مضمون کو سُنکے ذرا غور کرکے کہنے لگا ای شخص
اسی روز کے واسطے یار مہربان چاہیے تا اپنے دوست کی غیبت نہ کرے نقل کیا ہے
اسکو سعدی نے بوستان مین اور فرمایا **ع** یکی پیش داؤد طائی نشست
کہ دیدم فلان صوفی افتادہ مست ۔ قی آلودہ دستار و پیراہنش ۔ گروہی سگان حلقہ پیرامنش
چو فرخندہ خوی این حکایت شنید ۔ زگویندہ ابرو بہم بر کشید ۔ زمانی بر آشفت و گفت ای رفیق
بکار آید امروز یار شفیق ۔ **حکایت** زمانہ سابق مین ایک نبی کو خواب مین
اللہ تعالی کی طرف سے ایسا ارشاد ہوا کہ صبح کو جو چیز پہلے تمہاری نظر مین آوے
اوسکو کہا جانا اور پہر جو چیز آوے اوسکو چہپا ڈالنا اور ظاہر نہ کرنا اور پہر جو چیز آوی
اوسکو پناہ دینا اور پہر جو چیز آوے اوسکو نا امید نہ کرنا اوسکی کہنے کے موافق کرنا
اور پہر جو چیز آوے اوس سے بہاگنا جب صبح ہوئی اول نظر نبی کی ایک پہاڑ
عظیم الشان پر پڑی یہ متحیر ہوئی کہ اللہ تعالی نے حکم کیا ہے کہ اول چیز کو کہا جانا

اس پہاڑ کو کسطرح کہاؤن پہر خیال کیا کہ موافق حکم کے کرنا چاہیے جب قصد کہا
پہاڑ کے کہانیکا وہ پہاڑ کم ہونے لگا یہان تک کہ ایک لقمہ نہایت شیرین ہوگیا
اور اونہون نے اوسکو کہالیا اور اللہ تعالی کا شکر کیا بعدہ انکی نظر مین ایک طشت
سونے کا آیا چونکہ اللہ جلشانہ نے فرمایا تہا کہ دوسری چیز کو چہپا ڈالنا انہون نے
اوس طشت کو زمین کہود کے دفن کردیا اور وہان سے روانہ ہوئی تہوڑی دیر کے
بعد جب پیچہے دیکہا کہ وہی طشت زمین کے اوپر پڑا ہے پہر اوسکو دفن کیا پہر اونکے
نکلا یا دو تین مرتبہ ایسی ہی کیا جب ہمیشہ طشت باہر آنے لگا اوسکو چہوڑ کے
آگے بڑہے کہ ایک چڑیا نہایت مضطرب آئی اور ایک باز اوسکے شکار کی واسطے
دوڑا ہوا آیا چونکہ خدای تعالی کا حکم تہا کہ تیسری چیز کو پناہ دینا اونہون نی اوس
چڑیا کو پناہ دی اور اوسکو باز سے بچایا اسبات کو باز دیکہکے کہنے لگا یا نبی اللہ تمنے
میرے شکار کو پناہ دی اب میری بہوک کی کچہہ تدبیر کیجیے نبی نے خیال کیا کہ اللہ تعالی
نے حکم کیا کہ چوتہی چیز کو نا امید نہ کرنا اسواسطے مین اپنی ران کا ایک ٹکڑا کاٹ کے
دیدیتا ہون چنانچہ اونہون نے ایسا ہی کیا بعدہ اونکے نظر مین ایک مردار آیا
موافق حکم خدائے تعالی کے نبی اوس سے بہاگے جب شام ہوئی نبی نے کہا
یا اللہ مین نے تیرے حکم کے موافق کیا اب اسکی حکمت بیان کر جب نبی سوئے
اللہ تعالی کی طرف سے ارشاد ہوا ای نبی پہلی چیز جو تمنے کہائی وہ مثال غصے
کی ہے جسطرح وہ پہاڑ پہلے بہت بڑا تہا جب تمنے کہانیکا ارادہ کیا نہایت چہوٹا
ہو گیا اور شیرینیت اوسمین آگئی اسیطرح غصہ ہے کہ شروع مین جب آدمی کو غصہ آتا ہے
نہایت جوش ہوتا ہے پہر اگر آدمی نے حلم کو دخل دیا اور غصے کو کہایا وہ کہانا نہایت
مفید ہوتا ہے کہ دنیا مین وہ شخص بردبار کہلاتا ہے اور آخرت مین اوسکا بدلا پاتا ہے
پس غصے کو پی جانا اور اپنے نفس مین صفت بردباری کے پیدا کرنا اولا نہایت

شاق معلوم ہوتا ہے جیسے پہاڑ کا کہانا پہر جب آدمی ارادہ مصمم حلم کا
کرتا ہی غصے کو مثل شہد کے پاتا ہی کہ جسطرح شہد کے کہانے مین نفس کو ایک فرحت
حاصل ہوتی ہی اسیطرح غصے کے کہانے مین بہی آدمی کو دارین مین خیریت ہوتی ہی
چنانچہ اسی مضمون کے طرف بعض شعرا نے اشارہ کیا اور کہاہے الحلم اوله مرٌ مذاقته؛
لكن آخره احلى من العسل؛ یعنی حلم کا مزہ ابتدا مین اگرچہ کڑوا ہوتا ہی اور نفس کو نہایت
گران معلوم ہوتا ہی لیکن آخر الامر اوسکا مزہ شہد سے بہی اچہا ہوجاتا ہے اور
حلیم اپنے حلم سے درجات دینیہ و دنیاویہ پاتا ہی آور اے بنی دوسری چیز جو تمنے
چہپا دی اور پہر وہ باہر نکل آئے وہ مانند اوس کام نیک کے ہی جو اخلاص سے ہووے
یعنی جسطرح وہ طشت باوجود دفن کرنے اور چہپانے کے ہر وقت باہر نکل آتا تہا
اسیطرح آدمی جب نیت خالص سے کوئی عبادت کرے اور منظور اوس مین یہ
ہووے یہانتک کہ اوسکام کو چہپاوے تا لوگ مطلع نہووین وہ عبادت خودبخود
ظاہر ہوجاتی ہے اور اللہ تعالی چونکہ اوسکو مقبول کرتا ہی خود لوگون کو اوسپر مطلع
کردیتا ہی آور اے بنی تیسری چیز کی مثل امانت کی ہی یعنی جب کوئی امانت رکہاوے
اوسمین خیانت نہ کرنا چاہیے بلکہ اوسکی امانت کو پناہ مین رکہنا چاہی اور اے بنی
چوتہی چیز سے اشارہ اسطرف ہی کہ جسطرح تمنے اپنی ران کا گوشت اوس باز کو دیدیا
اور اوسکی حاجت کو روا کیا اسیطرح جب کوئی شخص اپنے کسی کام کیواسطے تم سے کہے
ضرور ہی کہ تم اوسکی حاجت روائی کرو اور اوسکو نا امید نہ کرو کیونکہ انسان باز سے
بدرجہا بہتر ہی آور اے بنی پانچوین چیز جو مردار تہی اور تمنے اوس سے بہاگنے کا
حکم دیا تہا وہ مثل غیبت کے ہی پس جسطرح مردار سے بہاگتے ہو اسیطرح غیبت
سے بہی نفرت کرو اور اوس سے بہاگو نقل کیا ہی اسکو فقیہ ابو اللیث نے اپنے والد سے
حدیث ایک مرتبہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے خطبے مین

ارشاد فرمایا ان الدرهم یصیبه من الربوا اعظم عند الله فی الخطیئة من ست وثلاثین زینة یزنیها الرجل وارای الربا عرض الرجل المسلم یعنی اگر کوئی ایک روپیہ سود کا لیوے اوسکا گناہ زائد تر ہی اس سے کہ چھتیس مرتبہ زنا کرے اور عزت مسلمان کی سود سے زائد ہی نقل کیا ہی اسکو احیاء العلوم مین نصیحت ای غیبت کرنیوالو ذرا غور کرو حدیث سابق سے معلوم ہوا کہ غیبت زنا سے زائد ہی اور اس حدیث سے مفہوم ہوا کہ غیبت سود سے زائد تر گناہ ہے اور سود لینا چھتیس زنا سے زائد ہے پس غیبت کا گناہ چھتیس مرتبہ زنا کرنیسے زائد ہی پس تعجب لوگون سے کہ زنا سے اسقدر اجتناب کرتے ہین کہ مرنے کو بعض اشراف بہتر جانتے ہین اور پہرون اور شام و سحر لوگون کی غیبتین کیا کرتے ہین اور اوسکو اچھی چیز سمجھتے ہین حدیث جسوقت اللہ تعالی نے دین اسلام کو اکمل کیا اور حجۃ الوداع مین حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے فرمایا الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی الایۃ صحابہ سمجھ گئے کہ اب انتقال جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کا قریب ہوا کیونکہ بعد مرتبہ کمال کے پھر مرتبہ نقصان کا ہی جب اللہ تعالی نے دین کو کامل کیا لا بد اب اسکا نقصان ہوگا اور باوجود زندگی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے نقصان کسطرح ہوگا پس اس سے معلوم ہوا کہ زمان انتقال قریب پونہچا چنانچہ یہی امر وقوع مین آیا جسوقت حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو مرض الموت کی شدت ہوگئی اور مدت حیات کم رہگئی جمعرات کے روز جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم حجرے سے مسجد مین تشریف لائے اور کہا ای بلال مدینے مین ندا کردو کہ آج رسول اللہ مجمع کرتے ہین اور کچھ نصائح کرتے ہین جسکو سننا منظور ہووے وہ آوے کیونکہ یہ آخر وصیت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے اب زمانہ

انتقال عنقریب ہی حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے موافق حکم سرور کائنات صلے اللہ
علیہ وعلی آلہ وسلم کے نہایت غمگین ہوکے ندا کی یہ ندا اسنکی عشاق رسول اللہ اور
مشتاقان نبی اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم مسجد نبوی مین جمع ہوگئے اوسوقت جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم منبر پر چڑھے اور امت مرحومہ کی جدائی پر روئے
اور از حد حمد وثنا کی اور انبیاء سابقین پر صلوۃ بھیجی بعدہ نصیحتین کرنا شروع کین کہ
اے لوگو یہ میری آخری وصیت ہی تم لوگون کو مین نصیحت کرتا ہون ان امور
کی کہ نماز مین قصور نہ کرنا اور لونڈی غلام کو تکلیف نہ دینا اسیطرح حضرت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے بہت وصیتین کین منجملہ اونکے فرمایا آپنے ان اللہ جامعکم
یوم القیامۃ فی صعید واحد فی مقام عظیم وہول شدید فی یوم لا ینفع
مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم احفظوا السنتکم وابکوا اعینکم
ایہا الناس لا تظلموا فان اللہ ہو الطالب لمن جاز وعلیہ حسابہم والیہ
ایابہم یعنی ای امت میری اللہ تعالی تمکو جمع کریگا قیامت کے روز ایک میدان مین
کہ اوسدن نہایت ہول ودہشت ہوگی اور اولاد ومال کچھہ کام نہ آویگا چاہیے
تم لوگون کو کہ اپنی زبانون کو روکے رہو اور ہمیشہ آنسو بہاتے رہو اور کسی پر ظلم نکرو
نقل کیا ہی اسکو تنبیہ الغافلین کے باب الرفق مین حدیث فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے من ستر علی مومن عورتہ ستر اللہ عورتہ یوم القیمۃ
یعنی جو شخص مسلمان کے عیب کو چھپاوے اور غیبت نہ کرے اللہ تعالی قیامت مین
اوسکے عیبونکو بھی ڈھاپیگا اور اپنی رحمت سے سرفراز کریگا اور جو شخص دنیا مین
لوگون کے عیبونکو کھولیگا اور اونکی غیبتین کریگا اللہ تعالی اوسکو قیامت کی روز
ہلاکت مین ڈالیگا اور جہنم مین بھیجیگا نقل کیا ہی اسکو امام غزالی نے باب صفۃ السائلۃ مین
حدیث فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے لا یغتب بعضکم بعضا فتقتلکوا

یعنی نہ غیبت کرے کوئی شخص کسیکی وگرنہ پس غیبت کرنیوالا ہلاک ہوجائیگا اور قیامت
کے روز عذاب مین پڑیگا نقل کیا ہی اسکو تنبیہ الغافلین مین حضرت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی نصیحتون کے بیان مین حدیث فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے من کف لسانہ عن اعراض الناس اقال اللہ
عثرتہ یوم القیمۃ یعنے جو شخص اپنی زبان کو روکے لوگون کی عزت ریزی سے
اور لوگونکی غیبت نہ کرے خدایتعالی اوسکے گناہونکو قیامت کے روز معاف کریگا
اور اوسپر نہایت احسان کریگا بسبب اسکے کہ اوسنے ایک مسلمانپر احسان کیا اور
اوسکے عیبون سے تعرض نہ کیا نقل کیا ہی اسکو نزہۃ المجالس اور منتخب النفائس مین
ارشاد ایک شخص نے فضیل بن عیاض سے کہا کچھہ وصیت کیجیے اونہون نے
کہا احفظ عنی خمسا اولہا ما اصابك من شئ فقل ذلك بقضاء اللہ تعالی حتی
ترفع الملامۃ عن الخلق والثانی احفظ لسانك وانت تنجو من عذاب اللہ
والثالث صدق ربك بما وعدك من الرزق حتی تکون مؤمنا والرابع استعد
للموت حتی لا تموت غافلا والخامس اذکر اللہ کثیرا حیث ما کنت حتی تکون محصنا
من جمیع السیئات یعنی ای سائل مین تجکو پانچ چیزون کی نصیحت کرتا ہون اول یہ کہ
جو مصیبت دنیوی ہو یا دینی ہو اوسکو اللہ کی قضا وقدر کے ساتھہ ملاوے اور سمجھہ لے
کہ جو امر ہے موافق تقدیر کے ہوتا جاتا ہی کسی آدمی کو ملامت نہ کر کیونکہ جو امر مقدر ہی
وہ ہونا ہی تنبیہ بعض ملحدین کا یہ قول ہی کہ ہرگاہ اللہ تعالی نے لوح محفوظ مین جو کچھہ
ہونا ہی قسم خیر سے ہو یا شر سے لکھہ دیا پس اب اللہ تعالی کے عذاب دینے کی بدیو نیز
کوئی وجہ نہین ہی کیونکہ بندہ بے اختیار محض مثل پتھر کے ہوگیا کسواسطے کہ اگر بندہ مختار
ہووے اوسکو خلاف امر مقدر کرنیکا بھی اختیار ہووے جو ٹہا ہوتا تقدیر کا لازم ہوتا ہی
اور اللہ تعالی کی طرف کذب منسوب ہوجاتا ہی اور یہ شک بعض میرے سامعین کو

جب کہ مین والد ماجد سے شرح عقائد نسفیہ پڑہتا تہا عارض ہوا کہ نفاذ تقدیر کے سمجھ
ہونے مین جہوٹا ہونا اللہ تعالی کا لازم آتا ہی یس اگر آدمی مختار ہووے اور اوسکو
خلاف امر مکتوب کے کرنیکا بہی اختیار ہووے تقدیر جہوٹی ہو جائیگی مثلاً اگر تقدیر
مین زید کے لکہا ہی کہ فلان روز یہ زنا کریگا پس اگر یہ شخص زنا کرنے مین مختار ہووے
پس شاید اپنے اختیار سے زنا نہ کرے خلاف تقدیر کے لازم آجاتا ہی اور اگر مختار
نہین ہی تو یہ خلاف مذہب اہل سنت کی ہی اوسوقت مین نے ہر طرح سے سمجہایا
لیکن وہ لوگ نہ سمجہے پہر بعد برخاست ہونے مجلس کے بہی بہت سمجہایا لیکن اونکے
خیال مین نہ آیا اور کہنے لگے کہ چونکہ یہ مسئلہ اعتقاد کا ہی اسواسطے ہم اعتقاد رکہتے ہین
اس امر کا کہ تقدیر مین لکہنے سے انسان کو اختیار باقی رہتا ہی لیکن اسکی وجہ خوب
ہماری ذہن نشین نہین ہوتی ہی اور کچہہ خوب سمجہہ مین نہین آتی ہی اب تقریر دفع
کو سن لینا چاہیے وہ یہہ ہی کہ اللہ تعالی نے لوح محفوظ مین یہ نہین لکہا کہ فلان شخص
فلان کام بغیر اختیار کے چار و ناچار کریگا بلکہ وہان یہہ مضمون درج ہی کہ فلان شخص
وہ کام باوجود اپنے اختیار کے کریگا مثلاً تقدیر مین یہہ نہین لکہا ہی کہ زید زنا کریگا اور اس
فعل مین مجبور ہو جائیگا بلکہ لوح محفوظ مین فقط جو بات ہونے والی ہی چونکہ اللہ تعالی
اوسکو جانتا ہی خدا تعالی نے لکہدیا ہی کہ زید سے زنا ہوگا یعنی اگرچہ زید کو اختیار ہے
خواہ زنا کرے یا نہ کرے لیکن ہم جانتے ہین اس امر کو کہ طبیعت زید کی زنا کی طرف
رغبت کریگی اور زنا اس سے ہو جائیگا پس معلوم ہوا کہ تقدیر مین لکہنے سے اختیار
نہین جاتا ہی اگر اسکی زیادہ شرح منظور ہووے تو اوسکو یون سمجہنا چاہیے کہ مثلاً اگر
ایک شخص کو قرینون وغیرہ سے یقین ہووی کہ زید سے کل زنا ہوگا اور وہ شخص زید
سے کہدیوے کہ کل تمسے زنا ہوگا جب کل آج ہوئی اتفاقاً زید سے زنا ہوا پس
اوس شخص کے پہلے سے خبر دینے سے اختیار زید کا چلا نہین گیا بلکہ باانیہمہ زید کو اختیار

تھا کہ چاہتا زنا نہ کرتا لیکن اوسکی طبیعت چونکہ اسطرف راغب ہوگئی اس سبب سے
یہ امر وقوع مین آیا اسیطرح اللہ تعالی کہ عالم الغیوب ہی جانتا ہے کہ زید سے زنا ہوگا
اور اوسکی خواہش جوش کریگی موافق اپنے علم کے اوسنے لوح محفوظ مین لکھدیا پس
اس سے اختیار کا باطل ہونا کہان سے لازم آتا ہی دوسرے یہ کہ اپنی زبان
کو بند کر اور کسیکی غیبت اور شکایت نہ کر تا تجھسے مخلوقات کو نجات ہو اور تجھکو خدا تعالے
کے عذاب سے نجات ہو اگر تو کسیکی غیبت کریگا تجھکو بھی آخرت مین تکلیف ہوگی اور
تیرے سبب سے لوگونکو مشقت ہوگی سعدی کہتے ہین ؎ زبان آمد از بہر شکر و سپاس
بغیبت نہ گرداندش حق شناس ٭ الحاصل اگر تو زبان کو نہ روکیگا اور جو نفس کہیگا
اوسکے موافق کریگا ہلاک ہوگا اور قیامت مین عذاب مین پڑیگا چنانچہ اس مضمون
کی طرف بعض شعرا نے اشارہ کیا ؎ احفظ لسانک واحترز من لفظہ ٭ فالمرء یسلم
باللسان ویعطب ٭ یعنی ای انسان اپنی زبان کی حفاظت کر اور اوسکے نقصان سے
ڈر کیونکہ بسبب اسی زبان کے انسان سلامتی پاتا ہی اور ہلاکت مین پڑتا ہے
اور بسبب غیبت کے جس شخص کی غیبت کی اوسکو رنج ہوگا دل مین اوسکے زبان کا
زخم پیدا ہوگا اور زبان کا زخم ایسا ہوتا ہی کہ اسکا اچھا ہونا نہین ہو سکتا ہی کیونکہ
جب ایک بات زبان سے نکلی کسی کے حق مین گالی یا شکایت نکلی اوسکا زخم دوسرے
کے دل مین جم گیا اوسکا زوال نہین ہو سکتا ہی بخلاف زخم تیر کی دوا وغیرہ سے
وہ اچھا ہو سکتا ہی پس زبانکا زخم کہ اسکے سبب سے لوگون کو تکلیف ہوتی ہی تیرون
کے زخم سے بھی زائد تر ہی اسیواسطے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین ؎
جراحات السنان لہا التیام ٭ ولا یلتام ما جرح اللسان ٭ اور اسیکا مضمون بعض شعراء
عالی وقار بزبان ہندی نظم کرتے ہین ؎ بھرلے تہین زخم تبر و تیرون کے ٭
جبکہ انکا علاج کرتے ہین ٭ ان زبانون کے زخم ای عاجز ٭ عمر بھر تک نہین یہ بھرتے ہین ٭

تیسرے یہ کہ جو وعدہ اللہ تعالی نے رزق کا کیا ہی اوسکو سچ سمجھ یعنے اللہ تعالی پر توکل کر اور جمع مال کی فکر نہ کر کیونکہ خود اللہ تعالی اپنے بندون کے رزق کا کفیل ہو گیا اور قرآن مین فرماتا ہی وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا اور اگر تو نے فکر جمع کرنے مال کی کی اس دنیا فانی مین اپنی اوقات کو تحصیل مال مین ضایع کیا گویا اللہ تعالی کو تو نے جھوٹا سمجھا اور اوسکے وعدے کا اعتبار نہ کیا پس لایق ہے کہ اپنی عمر کو عبادات مین صرف کر اور دنیا کے حاصل کرنے مین اوقات کو خراب نہ کر کیونکہ دنیا ایک شی فانی ہے اور وطن اصلی جہان جاودانی ہی پس دنیا مین مثل مسافر کے رہنا چاہیے اور مال کے ساتھ فریب نہ کہانا چاہیے بعض شعرا ذمی قدار لکھتے ہین ع

راحت دنیا ہے عاجز یا کہ خواب | باد صرصر یا کہ برق اضطراب
سیل ہی یا سایۂ دیوار ہے | کچھ نہین معلوم کیا اسرار ہے

چوتھے یہ کہ ہر وقت مرنے کے استعداد رکھہ تا انتقال تیرا غفلت مین نہووے اور عاقبت تیری خراب نہو جائے کیونکہ یہ دنیا ایک جہان فانی ہی کسی روز ضروری یہان سے سفر کرنا ہی ع آخر اس دنیا سے ہی اوٹھنا تجھے ؛ ذائقہ اس موت کا چکھنا تجھے ؛ اور جو شخص جانتا ہی کہ عنقریب ہمارا اس شہر سے سفر ہوگا سامان سفر کا مہیا کرتا ہے کچھہ توشہ اپنے ساتھہ رکھتا ہی پس ہرگاہ معلوم ہی کہ یقینا ایک روز سفر ہوگا اور ملک الموت اپنی صورت دکھلاویگا لاجرم سفر آخرت کا زاد اپنے ساتھہ رکھہ لینا چاہیے اور مرنے کے استعداد پیدا کر لینا چاہیے تا ایسا نہو کہ یکایک روح قبض ہو جاوے اور عزرائیل خبر موت کی سناوے اوسوقت ندامت عارض ہو اور حسرت لاحق ہوکہ ہمنے کیون زاد و توشہ سفر کا مہیا نہ کیا اسی مضمون کی طرف اشارہ کیا ہی بعض شعرا نے

چو زین دار فنا قصد سفر سوے دگر داری ؛ چرا غافل نشینی ایدل اسبابش مہیا کن

اور عطار فرماتے ہین ع بغفلت می گذاری زندگانی ؛ دریغا گر چنین غافل بمانی ؛

نظیر اسکی یہ ہی کہ اگر کوئی شخص نہایت خوش ہو اور ہر طرحکے اوسکو چین و آرام ہو
لیکن اوسکو خیال اس امر کا ہی کہ فلان شخص اگر یکایک آجاوے ہمکو قید کرکے لیجاویگا
حجرے مین بند کریگا ہر طرح سے تکلیف دیگا ایسی صورت مین وہ شخص لذائذ کو
چھوڑکے عیش سے موہنہ موڑکے اس سامان مین رہتا ہی کہ اگر وہ شخص آوے ہمکو
تکلیف نہ دی لوگون سے جاکے ہاتھہ جوڑتا ہی اپنی نجات طلب کرتا ہی سفارش اپنی
اوس شخص سے چاہتا ہی پس اسیطرح ہر شخص کو لازم ہی کہ دنیا پہ نظر نہ کرے
ہر وقت موت کی استعداد کرے اپنی عمر کو طاعت مولی مین صرف کرے تا ایسا
نہو کہ ملک الموت یکایک تشریف لاوین اپنی صورت ہیبت دار دکھاوین سے
آکھڑا ہو سر پہ عزرائیل جب ✤ بھول جاوے کر و فر یک لخت سب
اور با ہزار شدت و محنت روح کو کھینچین پھر قبر تنگ و تاریک مین بند کرین سے
قبر مین تنہا پڑیگا جبکہ تو ✤ پھر فرشتہ آکھڑا ہو روبرو
وہان ہر طرحکا عذاب نمودار ہووے نہ کوئی اپنا ہمسر نہ کوئی یار ہووے اور ہر سے زمین دباتی ہی اور ہر سے وحشت آتی ہی سے
ہڈی اور پسلی لگین سب ٹوٹنے ✤ جسم سے اعضا لگین سب چھوٹنے
ادہر سانپ اور بچھو ڈنک مارتے ہین اودہر سے ملائک گرز مارتے ہین سے
اوسگھڑی کیونکر اوسے دوگی جواب جسگھڑی ہونے لگے تمپر عذاب
پانچمین یہ کہ ہر وقت اللہ تعالی کا ذکر کیا کر ہر وقت خدا سے التجا کیا کر کیونکہ ذکر
اللہ تعالی کا مانند قلعی کے ہی جسطرح قلعی سے آدمی اپنے دشمنون سے بچتا ہی
اسیطرح خدای تعالی کے ذکر سے انسان گناہون سے بچتا ہی نقل کیا ہے اسکو
تنبیہ الغافلین کے باب ذکر اللہ مین ارشاد امام حجۃ الاسلام ابو حامد الغزالی
علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کان الصحابۃ یتلاقون بالبشر ولا یغتابون عند الغیبۃ
ویرون ذلک افضل الاعمال یعنے صحابہ کی یہ چال تھی کہ جب کسی شخص سے ملاقات

کرتے تھے خندہ دہان کشادہ پیشانی رہتے تھے تا اوس شخص کو رنج نہ ہووے اور
کسی کے پیچھے اوسکی غیبت نہین کرتے تھے نہ یہ کہ سامنے اوسکی تعریف کرین اور
غیبت مین اوسکی برائی بیان کرین پس جو شخص صحابہ کے طریقے پر چلیگا البتہ ایمین
استحقاق جنت کا ہوگا اور جو اس طریقے سے پھر گیا سیدہا دوزخ مین جائیگا **حکایت**
ایک مرتبہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے زمانے مین ہوئے بدبودار
بہی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا یہ ہوا بدبودار اس
سبب سے چلی کہ منافقین نے بعض مسلمانون کی غیبت کی نقل کیا ہے اسکو
خزانۃ الروایات مین **نصیحت** اگر فی الحقیقت دیکھو تو اس زمانے مین بسبب
غیبت کی انواع واقسام کی تکلیفین ہوتی ہین اور ہر طرح کی سختیان نمودار ہوتی
ہین لیکن لوگ اسکا خیال نہین کرتے ہین تو بہ نہین کرتے ہین **حکایت**
ایک شخص نے چند اشخاص کی غیبت بطور کتابت کے کی اور اون کے عیوب
کو خط مین لوگون کے پاس لکھہ بہیجا اللہ تعالی کو یہ امر نہایت ناگوار ہوا کیونکہ اوس
سے ایک فعل ناسزاوار ہوا اتفاقاً ایک روز اوس سے اور اوسکے شاگرد سے
لڑائی ہوئی نوبت مار کی آئی شاگرد نے اوسکو خوب دبایا ہر طرف سے خون بہایا
اور یہ معاملہ ایک جم غفیر کے سامنے واقع ہوا وہ شخص نہایت نادم ہوا لیکن اوسکو اسکا
خیال نہ آیا کہ یہ سزا اوس غیبت کی ملی اور یہ جزا اوس شکایت کی ملی **حکایت**
ایک شخص تہا کہ اپنے قریبون کی بہت غیبت کیا کرتا تہا اپنی اوقات کو اونکی شکایت
مین صرف کرتا تہا خدا تعالی نے اوسپر بلا محتاجی کی ڈالی کہ وہ شخص نہایت تنگ
ہوا اپنی بیکسی سے دنگ ہوا حتی کہ لوگون سے سوال کرنے کی نوبت آئی سخت
محنت اوٹہائی **حکایت** ایک عورت تہی کہ لوگونکی غیبت از حد کیا کرتی تہی
اور اپنے اعزا کو بہت ستایا کرتی تہی منتقم حقیقی نے اوسکے باطن مین زخم پیدا کیا

کہ بسبب اوسکے اوسکی سانس لینے مین تہلکہ پڑگیا جب وہ دم کہینچتی بہت سختی اوٹہاتے آخرکار اسی مرض مین اوسکا انتقال ہوا اہل دنیا کو نہایت ملال ہوا **حکایت** ایک شخص تہا کہ وہ اپنے استاذ کے نافرمانی کیا کرتا تہا اوسکی غیبت وشکایت مین بسر اوقات کرتا تہا اتفاقا ایک روز اوس سے اور اوستاذ سے لڑائی ہوئی اوستاذ برسر محفل اوسکو جوتیان مارین لوگون نے اوسکو تہوکا ہر شخص نے اوسکو برا کہا یہ سزا اوسکو غیبت کی ملی **دقیقہ** چونکہ جناب شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے عہد مین غیبت کم واقع ہوتی تہی اوسکی بدبو اور خباثت لوگون کو معلوم ہوجاتے تھے اور اس زمانے مین چونکہ ہر عام وخاص کیا جاہل کیا فاضل کیا ظالم کیا عالم ہر شام وپگاہ لوگون کے گوشت کو کہاتے ہین لوگون کے عیوب کو اظہار کرتے ہین اسی سبب سے لوگون کی نظرون مین غیبت کی برائی معلوم نہین ہوتی ہی پس اوسکی نجاست اور خباثت کی بہی تمیز نہین ہوتی ہی اور جسطرح خاکروب کو بدبو غلاظت کے زیادہ تمیز نہین ہوتی ہے بسبب اسکے کہ وہی اوسکا پیشہ ہوتا ہی اور جو شخص ایک مکان بدبو دار مین رہی بسبب عادت ہوجانے کی اوسکی ناک مین بو معلوم نہین ہوتی ہی اسیطرح اس زمانے کے لوگون کو علما ہون یا جہلا، بدبو غیبت کی معلوم نہین ہوتی ہی اور ناک مین کچہہ بدبو غیبت کی نہین جاتی ہی اور بسبب پراگندہ ہوجانے غیبت کے جاہلونکا یہ حال ہی کہ جب کوئی عالم ناچ دیکہے یا زنا کرے اوسکو فاسق سمجھتے ہین اوس سے اعتقاد کم کردیتے ہین نہایت تعجب کرتے ہین اوسکو بدنام کرتے ہین اور علما ہمیشہ غیبتین کیا کرتی ہین اس امر مین کوئی اونکو بدنام نہین کرتا ہی کوئی اونکو برا نہین کہتا ہی اور بعضے عالمونکا یہ دستور ہی کہ جاہلون کو وعظ مین ہرطرح کی نصیحت کرتے ہین احکام نماز وحج کی تعلیم کرتے ہین زنا اور شراب اور سود کے حرمت کو بیان کرتے ہین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم

کی احادیث کو عیان کرتے ہین لیکن غیبت کے مسائل سے لوگون کو واقف نہین
کرتے ہین غیبت کا حرام ہونا بیان نہین کرتے ہین دو سبب سے ایک یہ کہ
اونکی نظرون مین چندان غیبت گناہ نہین ہی کیونکر وہ خود ہمیشہ غیبت کیا کرتے
ہین دوسرے یہ کہ جانتے ہین کہ اگر لوگون کو غیبت کی نہ کرنے کی نصیحت کرینگے
غیبت کرنے والون کو فضیحت کرینگے سننے والے ہمین کو بدنام کرینگے اور کہینگے
کہ فلانا عالم لوگون کو غیبت نہ کرنے کی نصیحت کرتا ہی اور خود ہمیشہ مسجد مین بیٹھہ کی
لوگون کو ذلیل کیا کرتا ہے پس اس مرین ہمارا رعب چلا جائیگا اللھم نجنا من
وساوس الشیطان وارحم علینا یوم العرض علی المنان **حکایت**
ایک روز خالد بھی جامع مسجد مین بیٹھے تھے لوگون نے کسیکی غیبت شروع کی
اور کسی کی شکایت کی خالد نے اونکو منع کیا تھوڑے عرصے کے بعد پھر اون
لوگون نے غیبت شروع کی اوسوقت باغوار شیطان خالد بھی شریک شکایت
ہوئے بعد جب اوس رات کو سوئے ایک شخص کو خواب مین دیکھا کہ اوسکے
ہاتھہ مین سور کا گوشت ہی اور وہ اونسے کہتا ہی کہ کھاؤ اسکو خالد نے خواب مین
جواب دیا کہ یہ گوشت نجس اور حرام ہی مین اسکو کسطرح کھاؤن اوس شخص نے
کہا کہ تمنے اس سے بدچیز کھائی ہی یعنی گوشت آدمی کا کہ جسکے تمنے غیبت کی
تمنے کھایا بعدہ اوس شخص نے سور کے گوشت کو انکے موںہہ مین زبردستی ڈال دیا
خالد کہتے ہین کہ جب مین جگا چالیس یا تیس روز تک میرے موںہہ سے بدبو آیا کی
نقل کیا ہی اسکو تنبیہ الغافلین مین **نصیحت** اے بھائیو ذرا غور کرو اور کسی پر جور
نکرو اگر سور کا گوشت کھانا منظور ہووے لوگون کی شکایت کرو ورنہ غیبت
سے باز آؤ تعجب ہی لوگون سے کہ سور کا گوشت اگر اونکو کھلایا جاوے نہایت
مکروہ جانتے ہین اور کھلانے والے کے دشمن ہوجاتے ہین اور مجلس غیبت مین

نہایت نشاط کے ساتھہ بیٹھتے ہین اور اگر حکایات صالحین کا بیان ہو حیال قدا
کے عیان ہو اوس مجلس کو پسند نہین کرتے ہین بلا شک ان لوگو پہ شیطان غالب
ہی اگر مجلس خیر ہو اوسمین نیند آتی ہی اگر مجلس غیبت ہو طبیعت خوش ہوجاتے ہی
جو کلام ہو جو بیان ہو اوسمین کسی کی بہی غیبت کرتے ہین اگر موقع نہین ملتا ہی صرف
آنکہہ مٹکا دیتے ہین جب کسی مجلس سے برخاست کرتے ہین راہ مین اہل مجلس کے غیبت
کرتے ہین کہ فلان شخص بخیل ہی فلان شخص ذلیل ہی فلان شخص حقیر ہے فلان شخص
شریر ہے اور اس بیان پر قہقہے مارتے ہین لوگونکو ہنساتے ہین سبب ان سب امور کا
انکی غفلت ہی اگرچہ اونکو نہایت مسرت ہی چونکہ یہ لوگ شیطان کی پیروی کرتے
ہین شیطان انکو خراب کرتا ہی طرفہ ماجرا یہ ہی کہ حقیقت مین شیطان کی اطاعت
کرتے ہین اور جب شیطان کی عداوت کا حال پڑہتے ہین اعوذ باللہ پڑہتے ہین
شیطان سے پناہ مانگتے ہین لیکن اپنے افعال کو نہین چہوڑتے ہین اور غیبت سے
منہ نہین موڑتی ہین پس خود شیطان انکو نپر ہنستا ہی مثل ان لوگون کے
مثل ایک شخص کے ہے کہ اوسکے سامنے شیر آوے اب ڈر ہے کہ شاید وہ شیر کچہہ زخم
پہونچاوے یا جان سے مار ڈالے اور اوس شخص کے سامنے ایک قلعہ ہو وے کہ اگر وہ
اوس قلعے مین جاوے البتہ شیر کی ضرر سے نجات پاوے لیکن وہ شخص قلعے مین
نہ جاتا ہووے اور کہتا ہو کہ اس قلعے کے ذریعے سے مین شیر کی ضرر سے پناہ
مانگتا ہون بس فقط اسی پر کفایت کرے پس ایسے شخص کو سب بیوقوف کہتے ہین
یہی حال ہی ان لوگونکا کہ اپنے کو خدا کا دوست کہتے ہین اور حقیقت مین شیطان
کی پیروی کرتے ہین اور خدا کی اطاعت کو چہوڑتے ہین اثر حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما فرماتے ہین کہ جب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
معراج کو تشریف لیگئے چند اشخاص کو دیکہا کہ وہ مردار کا گوشت کہا رہے ہین

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون لوگ
ہین جبرئیل نے کہا یہ وہ لوگ ہین کہ دنیا مین لوگون کی غیبتین کرتے تھے اور
لوگون کی شکایتین کرتے تھے نقل کیا ہی اسکو سیرۃ احمدیہ مین **لطیفہ**
جو شخص خواب مین دیکھے کہ مین مردار کا گوشت کھا رہا ہون پس وہ لوگون کی
غیبت کریگا تصریح کیا ہی اسکو امام غزالی نے حق رابع کے بیان مین حقوق الصحۃ
سے **لطیفہ** جو شخص خواب مین دیکھے کہ مین آدمی کا گوشت کھا رہا ہون اسکی تعبیر
یہ ہی کہ وہ لوگون کی غیبت کریگا کیونکہ قرآن مین غیبت کی تشبیہ گوشت کھانیکی
ساتھہ وارد ہوئی تصریح کے اسکی ابن سیرین نے اپنے رسالہ تعبیر مین **حدیث**
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ان اللہ قد حرم علی المؤمن
من المؤمن دمہ ومالہ وعرضہ وان یظن بہ ظن السوء یعنی اللہ تعالی
نے حرام کیا ہی ہر مؤمن پر دوسرے مؤمن کے خون کو اور مال کو اور عزت
کو حتی کہ بلاوجہ مار ڈالنا حرام ہی بلکہ حضرت ابن عباس کے نزدیک جو شخص
کسیکو بلاوجہ مار ڈالے وہ شخص کبھی جنت مین نہ جائیگا اگرچہ توبہ کرکے مرے
اور کسی کے مال سے چوری کرنا یا چھین لینا جائز نہین ہی اور کسی کی عزت ریزی
حرام ہی اور بھی حرام ہی کسی مسلمان کے ساتھہ بدگمانی کرنا نقل کیا ہی اسکو
احیاء العلوم کے باب حقوق الاخوۃ والصحبۃ مین حق ثالث کے بیان مین
ارشاد وہیب مکی فرماتے ہین لان ادع الغیبۃ احب الی من الدنیا
وما فیھا ولان اغض بصری احب الی من ان یکون لی الدنیا وما فیھا
یعنے غیبت چھوڑنا میرے نزدیک بہتر ہی تمام دنیا کی چیزون سے اور کسی
اجنبیہ کی طرف نظر نہ کرنا بھی بہتر ہے دنیا سے نقل کیا ہی اسکو تنبیہ الغافلین مین
دقیقہ ترک غیبت کے بہتر ہونے کی تمام دنیا سے وجہ یہ ہی کہ دنیا ایک شی فانی ہی

اوسکا ثبوت اور قرار نہین ہی بس امور دنیا کے آخرت مین نملینگے بلکہ لوگ اوپہ
کف حسرت ملینگے اور غیبت کا چھوڑنا اسکا ثواب آخرت مین آدمی کو ملیگا پہر وہ
شخص نہایت فرحت کریگا پس دنیا کو لینا دین کو چھوڑکے سخت بیوقوفی ہے
اسیواسطے وہب نے فرمایا کہ تمام دنیا سے غیبت چھوڑنا بہتر ہے **نصیحت**
قول وہیب سے معلوم ہوا کہ کسی چیز حرام کی طرف نہ دیکھنا دنیا ومافیہا سے
بہتر ہی اور یہ امر یعنے نظر کرنا اس زمانے کی عورتون اور مردون مین نہایت
پراگندہ ہوگیا مردون کا یہ حال کہ راہ مین ہر چار طرف نظر کرتے جاتے ہین
اگر کسی عورت خوبصورت کی طرف نظر پڑگئی اوسکو خوب بغور دیکھتے ہین اگر
موقع نہین پاتے ہین آنکھون کے کونون سے دیکھتے ہین ہر شخص کے گہر کیطرف
نظر ڈالتے ہین کہ شاید کوئی عورت پردے کی اندر ہووے اوسکو ہی دیکہہ لیوین
جب عورتون کی محفل اپنے گہر مین جمع ہوتی ہی کوٹھون پہ چڑھ چڑھ کے پردی
ڈال کے غیرون کی عورتون کو دیکھتے ہین تعجب ہی ان لوگون نسے
کہ لوگون سے حیا کر کے آشکارا ہو کی نہین دیکھتے ہین بلکہ پوشیدہ پوشیدہ نظارہ
کرتے ہین اور خداے تعالی سے کہ ہر وقت حاضر و ناظر ہی ذرا حیا نہین کرتے ہین
اپنے مولی سے حیا نہین کرتے ہین مولی کے غلامون سے شرم کرتے ہین اگر
کسی عورت سے آنکھین دوچار ہوئین آنکھ لڑاتے ہین اور نوبت زنا کی لاتی ہین
اگر خلوت مین کوئی عورت ملی اوس سے بوس و کنار کرتے ہین سامان زنا آشکارا
کرتے ہین خواہ وہ عورت بہن ہو یا پہوپہو خالہ ہو یا اجنبیہ ہو کچہہ خیال نہین
کرتے ہین کہ اس عورت سے مباشرت جائز ہی یا نہین ان لوگون نے اپنے
بزرگون کا نام خراب کیا اپنے نسب کو برباد کیا سلف کا یہ حال تھا کہ اگر کبھی
شیطان غلبہ کرتا اور کسیکی طرف دیکھ لیتے اپنی آنکھ کو پھوڑ ڈالتے اپنے کو

خداکی راہ مین کانا کر لیتے اور اس زمانے کی عورتون کی یہ چال ہو کہ مردون
کی طرف دیکھنے کو درست سمجھتی ہین جب کبھی محفل دیوانخانے مین جمع ہووے
پردے مین مردون کو دیکھتی ہین اور اگر کوئی خوبصورت جوان کو دیکھہ لیا خوب
مزے کے ساتھہ دیکھتے ہین اور نہایت طبیعت کو لذت دلاتی ہین جب کسی مرد جوان
سے ملاقات ہووے اور موقع ہاتھہ آوے اوسکی طرف ہروقت دیکھتی ہین تا وہ شخص
بہی التفات کرے ذرا کچھہ بات کرے ظاہر مین کہتے ہین کہ دیکھنے مین ہمارے
مردون کو کیا مضائقہ ہی ہان اگر مرد دیکھین ہمکو البتہ مضائقہ ہی اور دل مین
خواہش کرتی ہین طبیعت اونکی بسبب نظر کے بے قرار ہوتی ہی ابلیس کے یار
ہوتی ہی باوجود یکہ دیکھنا مردون کا عورتون کو اور عورتون کا مردون کو شہوت
سے نہایت گناہ ہی اور احادیث و آیات مین حکم اسکے منع کا اوترا ہی اسیواسطے
وہیب نے کہا کہ کسی شئی حرام کی طرف نہ دیکھنا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہی اور نظر
کرنا تمام دنیا سے بدتر ہی اثر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما چونکہ نہایت عاقل
اور فاضل تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان کو مجلس مین شیخون پر
نہایت بزرگ رکھتے تھے اور جو صحابہ سن رسیدہ تھے اونسے زائد انکی تعظیم کرتے
تھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے فرزند سے کہا کہ مین دیکھتا ہون
کہ عمر تمہاری تعظیم کرتے ہین پس مین تمکو وصیت کرتا ہون چند چیزون کی
اور نصیحت کرتا ہون چند باتون کی کہ اگر وہ باتین تم عمر کے سامنے کروگے
تمہاری قدر جاتی رہیگی اون کی نظر مین تمہاری عزت گھٹ جائیگی
اول یہ کہ کسی کے سامنے کوئی بہید عمر کا نہ کھولنا اور اونکا افشا نہ کرنا
کیونکہ اگر تم اونکا بہید کسی کے سامنے کھولوگی عمر تمکو بد سمجھینگے اور تمہاری قدر نہ
کرینگے نصیحت عیب کھولنے اور بہید ظاہر کرنے مین اول ضرر یہی

ہوتا ہی کہ بھید کھولنے والا اوس شخص کے سامنے حقیر ہو جاتا ہی اور اس زمانہ مین
یہ امر نہایت منتشر ہو گیا ہی ہر شخص دوسرے کا بھید کھول دیتا ہی لوگون سے اوسکا
مشورہ کہہ دیتا ہی اگر وہ شخص منع کرے کہ فلانی بات کسی سے نہ کہنا اوسکا منع کرنا
نہین سنتا ہی اور اوسکے پیچھے پوشیدہ بات کھول دیتا ہی خداے تعالی ان لوگونکو
ہدایت کرے تا یہ لوگ اپنے فعل سے باز آئین جہنم کی راہ مین نہ جائین **دوسرے**
یہ کہ کسی کی غیبت نہ کرتا عمر کے سامنے **تیسرے** یہ کہ اونکے سامنے جھوٹ نہ بولنا
کسی مقدمے مین خلاف واقع بیان نہ کرنا **نصیحت** اس زمانے مین
جھوٹ بولنا لوگون کی غذا ہی ہر شخص ہر بات مین بلا فائدہ جھوٹھ بولتا ہی اگر
محفل مین خصوصًا مسجد مین لوگ جمع ہووین جھوٹھ باتین اپنے دلسے بنا کے
کہتے ہین تا لوگ ہنسین اور ٹھٹھے مارین حدیث مین ایسے شخص پر لعنت وارد ہوئی ہی
نہایت شدت آئی ہی طرفہ ماجرا یہ ہی کہ جب کوئی شخص جھوٹ بولتا ہی اوسوقت
حاضرون کے سامنے یہی کہہ دیتا ہی کیا کرین جھوٹ بولنا ضرور ہوتا ہی باوجودیکہ
جانتے ہین کہ جھوٹ بولنا حرام قطعی ہی **چوتھے** یہ کہ لا یطلعن منک علی خیانۃ
یعنے کوئی امر خیانت کی مال مین ہووے یا مشورے مین تجسے ظاہر نہ ہووے
نقل کیا ہی اسکو احیاء العلوم کے کتاب الاخوۃ مین حق ثالث کے بحث مین
ارشاد بعض حکما فرماتے ہین ان ضعفت عن ثلاث فعلیک بثلاث
ان ضعفت عن الخیر فامسک عن الشر وان کنت لا تستطیع ان لا تنفع
الناس فامسک عنھم وان کنت لا تستطیع ان تصوم فلا تاکل لحوم الناس
یعنے اگر تجسے نیکی نہ ہو سکے اور جناب باری کی اطاعت نہ ہو سکے پس بدی سے
بچ اور مخالفت مولی سے احتراز کر اور اگر تو لوگون کو نفع نہین دیتا ہی پس ضرر
بھی نہ دے اور اگر تو روزہ نہین رکھتا ہی پس غیبت نہ کر یعنے بہتر تو یہ ہے

کہ ہمیشہ روزہ رکہا کرتا روزے مین غیبت سے بچا کرو ورنہ حتی الوسع غیبت سے
پرہیز کیا کر نقل کیا ہی اسکو تنبیہ الغافلین مین ارشاد مجاہد فرماتے ہین
لا تذکر اخاک فی غیبۃ الا کما تحب ان یذکرک فی غیبتک یعنے نہ ذکر کر
تو اپنے بہائی کا مگر اوسطرحپر کہ دوست رکھتا ہی تو یہ کہ ذکر کیا جاوے تیرا
پس جسطرح اگر کوئی تیری غیبت مین ذکر بد کرے اور غیبت کرے تو نہایت
اس امر کو برا جانتا ہی اسی طرح چاہیے کہ دوسرے کی غیبت کو بھی برا جان کیونکہ
ہر مسلمان دوسرے مسلمانکا بہائی ہی ارشاد مجاہد کہتے ہین ان لابن آدم جلساء من
الملائکۃ فاذا ذکر احدھم بخیر قالت الملائکۃ ولک مثلہ واذا ذکر
احدھم اخاہ بسوء قالت یا ابن آدم کشفت المستور علیہ عورتہ ارجع
الی نفسک واحمد اللہ الذی ستر علیک یعنے ہر شخص کے واسطے اللہ تعالےٰ
کی طرفسے فرشتے مقرر ہین جب کوئی شخص کسیکی بدی کرتا ہی اور عیب کہولتا ہے
اوسوقت فرشتے کہتے ہین ای عیب کہولنے والے تونے اپنے بہائیکا عیب کہولا حالانکہ
اللہ تعالی نے اوسکے عیب کو چہپایا تہا لایق ہی تجھکو کہ شکر کر اسبات پر کہ اللہ تعالی
نے تیرے عیب کو نہ کہولا کیونکہ تجھمین بہی ہر طرحکے عیب ہین اور اگر کوئی شخص
کسی کی تعریف کرتا ہی فرشتے کہتے ہین ای تعریف کرنے والے اللہ تعالی تجکو بہی ایسی ہی
نیکی دیوے نقل کیا ہی اسکو تنبیہ الغافلین مین دقیقہ غیبت اور عیب کہولنے
مین فرق یہ ہی کہ غیبت کہتے ہین کسی کے عیب بیان کرنے کو اسطرحپر کہ اگر وہ
شخص سنے تو برا جانے واسطے ذلت دینے اوس شخص کے خواہ وہ عیب پہلے سے
لوگون کو معلوم ہووے یا پہلے سے لوگ اوس عیب سے واقف نہون بلکہ اسکے
کہنے سے خبردار ہووین اور افشا سر یعنے عیب کہولنے مین ضرور ہی کہ وہ عیب
لوگونکو پہلے سے معلوم نہووے اور عیب کو لوگون کے آگاہ کرنے کے واسطے

بیان کرے مثلاً اگر کوئی شخص بی نمازی مشہور ہی پس اگر اوسکی غیبت کی یعنی
اوسکا بی نمازی ہونا واسطے ذلت اوس شخص کے بلا فائدہ بیان کیا غیبت
ہوگی لیکن عیب کہونا اسکو نہ کہینگے کیونکہ یہ عیب یعنے بے نمازی ہونا اوسکا پہلے
سے لوگون معلوم تہا حدیث سلیمان بن جابر رضی اللہ تعالی عنہما نے
جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے کہا کہ کچہہ نصیحت کیجیے اور کچہہ
تحفہ عنایت کیجیے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا
ان تلقی اخاک ببشر حسن وان ادبر فلا تغتابہ یعنے بہتر یہ ہی کہ جب کسی
اپنے بہائی سے ملاقات کرو فرحت کے ساتہہ ملاقات کرو خندہ دہانی سے
پیش آو کشادہ پیشانی کے ساتہہ باتین کرو اور اوسکے پیچہے اوسکی غیبت نکرو
اور اوسکا عیب بیان نہ کرو نقل کیا ہی اسکو احیاء العلوم مین دقیقہ اسکو
حسن خلق کہتے ہین کہ جب کسی سے ملاقات کرے اوسکو خوش رکہو اور جب
وہ شخص چلا جاوے اوسکی غیبت نکرے اسیواسطے جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وعلی آلہ وسلم کی تعریف مین خدای تعالی نے فرمایا ہی وانک لعلی خلق عظیم
کیونکہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم ہر شخص سے اگرچہ کافر ہو
خندہ پیشانی سے ملتے اور کسی کے پیچہے اوسکی غیبت نہ کرتے مگر جب لوگونکو
کسی شخص سے بسبب اوسکی شرارت کے ضرر پہونچنے کا احتمال ہوتا اوسوقت
البتہ آپ ایسی شخص کا عیب بیان کرتے لیکن جب وہ ملاقات کرتا نہایت آداب
سے پیش آتے چنانچہ منقول ہی حکایت ایک شخص نے جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے آنیکا اذن چاہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے کہا یہ شخص اپنے قبیلے مین
نہایت بد ہے بعدہ جب اوس سے ملاقات ہوئے حضرت رحمۃ للعالمین

صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اوس سے نہایت نرمی کے ساتھہ باتین کین
جب وہ شخص چلا گیا حضرت عایشہ نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ
وسلم سے کہا اوسکے قبل آنے کے آپ نے اوسکو شریر فرمایا پہر کسواسطے اوس سے
نرمی کے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا وہ شخص اللہ تعالی
کے نزدیک بہت برا ہی کہ جسکو لوگ بسبب اوسکے شرارت اور فحش کے چھوڑ دین
پس اگر مین لوگون سے سختی کیا کرون لوگ میرے پاس کیسے آوینگے اسکو روایت
کیا ہی مسلم نے کتاب البر والصلۃ کے باب مداراۃ من یتقی فحشہ مین نووی رح
لکھتے ہین کہ وہ شخص عیینہ بن حصین تہا کہ اوسوقت تک ایمان نہین لایا تہا
بعدہ ایمان لایا لیکن پہر مرتد ہو گیا نعوذ باللہ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ
کے عہد مین قید ہوا اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی مدارج النبوۃ مین قاضی
عیاض سے نقل کرتے ہین کہ عیینہ کا مومن ہونا اوس زمانے مین ثابت
نہین ہوا پس غیبت اوسکی درست تہی اور اگر وہ مومن تہا پس آپ نے اوسکی
شکایت لوگون کے ڈرانے کے واسطے اوسکی شرارتون سے کی اور یہ درست
ہی چنانچہ ذکر اسکا بتفصیل ہو چکا **نصیحت** مقام غور ہی کہ جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی یہ شان تہی اور اس زمانے کے لوگ کہ اپنے کو
امت مین شمار کرتے ہین خلاف اسکے کار کرتے ہین بعض لوگ اس قسم کے ہین
کہ جب کسی سے ملاقات ہووے اوس سے بسبب بغض کے کشیدہ خاطر رہتے ہین
اچھی طرح اوس سے بات نہین کرتے ہین اور پیچھے اوسکے اوسکی غیبت کو
اپنی غذا بناتے ہین اوسکی ہجو مین رات و دن رہتے ہین اور بعض لوگ اس قسم
کے ہین کہ جب کسی سے ملاقات ہووے نہایت تعظیم و تکریم کرتے ہین اوسکے
ساتھہ نہایت فرحت کی باتین کرتے ہین لیکن جب مجلس برخاست ہوتی ہی

اوسکی غیبت کرنا بلا وجہ شرعی شروع کرتے ہین اوسکے عیبون کو کھولتے ہین اور پیرا پنے کو
حسن خلق کے ساتھہ متصف کرتے ہین حالانکہ سب کام ریا کے کرتے ہین اگرچہ
یہ لوگ اول قسم کے لوگون سے فی الجملہ اچھے ہین لیکن فی نفسہ نہایت برے ہین
پس افسوس ہی ان کے حال پر کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی
امت سے ہین اور سیرت نبی کو اور صحابہ کو چھوڑتے ہین لازم ہی کہ توبہ کرین
اس فعل سے باز آئین **حدیث** جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا یا معاذ اقطع لسانک عن
اخوانک ولیکن ذنوبک علیک ولا تحملہا علی اخوانک ولا تزک نفسک
بتذمیم اخوانک ولا ترفع نفسک بوضع اخوانک ولا ترائی بعملک الناس
یعنے ای معاذ بند کرو تم زبان کو اپنے بہائیون کے عیبون سے یعنی کسی کی غیبت
نہ کرو اور کسیکا عیب نہ کھولو اور اپنے کو اچہا نہ کرو دوسرون کو برا کر کے
اور اپنے نفس کو بلند نہ کرو دوسرون کو ذلیل کر کے اور عبادت مین ریا نہ کیا کرو
نقل کیا ہی اسکو تنبیہ الغافلین کے باب التفکر مین **نصیحت** اس زمانے مین
جو لوگ مقرب بارگاہ سلطانی ہوتے ہین اور دربار داری دیوانی ہوتے ہین
سلطان یا دیوان کے سامنے لوگون کی برائیان بیان کرتے ہین لوگون کے
عیبون کو عیان کرتے ہین اس نیت سے کہ سلطان فقط ہمین کو اپنا مقرب
رکھے اور دوسرے کی طرف التفات نہ کرے اسیطرح امرا سے بھی جب
ملاقات ہوتی ہی کسی کی تعریف درمیان آتی ہی مقربین ڈرتے ہین کہ شاید
یہ امیر اوس شخص کے اگر تعریف سنے اوسکو نوکر رکھہ لے ہمارے روزینے مین
کچھہ فتور کر دے پس اوسکی برائی بیان کرتے ہین اشارۃ یا کنایۃ اوسکا عیب
آشکارا کر دیتے ہین کہ فلان شخص شہدا ہی قابل صحبت حمقا سے ہے نا واقف میر

اوس سے موںہہ پہیرے اوسکی صحبت سے موںہہ موڑے ضرور ہی ان لوگون کو کہ توبہ کرین کیونکہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اس امر کو نہایت منع فرمایا اور اس کام کو حرام فرمایا حدیث فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے لا یری المؤمن من اخیہ عورۃ فیسترہا علیہ الا ادخل الجنۃ یعنے جو شخص کسیکے عیب کو دیکہے اور اوسکو آشکارا نہ کرے بلاشک وہ شخص مستحق جنت کا ہوگا نقل کیا ہی اسکو احیاء کے باب حقوق المسلم مین حدیث فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ان من اربی الربو الاستطالۃ فی عرض المسلم بغیر حق یعنے ربوا سے زیادہ گناہ مین مسلمان کی عزت ریزی ہے بغیر حق کے روایت کیا ہی اسکو بیہقی نے وجہ زیادتی گناہ کی یہ ہی کہ سود مین فقط قرض کے باب مین زیادتی ہوتی ہے اور غیبت مین انسان کی عزت لیجاتی ہی اور مسلمان کی عزت ہر چیز سے بہتر ہی حتی کہ اہل سنت کا اعتقاد یہ ہی کہ انسان بہتر ہے فرشتے سے دقیقہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلے آلہ وسلم نے بغیر حق کی لفظ سے اسطرف اشارہ فرمایا کہ غیبت کرنا اگر ناحق نہو تو درست ہے خواہ حق دنیا کا ہو یا دین کا اسیواسطے ظالم کی غیبت درست ہی اور جو شخص جہوٹ روایت حدیث کی کرے اوسکو جہوٹہا کہنا بہی درست ہی جیسے محدثین نے جرح و تعدیل کی ہی اور بعض راویون کے حقارت کی ہی کیونکہ اگر لوگ اون لوگون کے عیب سے واقف نہونگے اونکی روایت کو سچ جانینگے پس دین مین ایک فتنہ عظیم برپا ہوگا اور اسلام مین ایک خلل واقع ہوجائیگا چنانچہ تصریح اسکی گذرچکی اور تحقیق اسکی ہوچکی حدیث فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے الغیبۃ والنمیمۃ تحتان الایمان یعنے غیبت کرنا اور چغلخوری کرنا ایمان کو چہیلتا ہی جب انسان نے غیبت کی اوس غیبت کے سبب سے

تھوڑا ایمان غیبت کرنیوالیکا جھلگیا حتی کہ غیبت کرتے کرتے آخر کو کبھی یہ نوبت پہونچتی ہی کہ وقت مرگ ایمان بالکل چلا جاتا ہی اور یہی حال ہی چغلخوری کا نقل کیا ہی اسکو سیرت احمدیہ مین اصبہانی سے **دقیقہ** غیبت اور نمیمہ مین فرق یہ ہی کہ چغلخوری کہتے ہین درمیان دو شخصون کے ایک کی بات کو دوسرے کے سامنے نقل کرنا کہ فلان شخص تمکو برا کہتا تھا بہ نیت فساد کے تا اون دونون مین دشمنی ہوجاوے اور غیبت کہتے ہین کسی کے عیب نقل کرنے کو خواہ بہ نیت فساد کے ہو یا نہو پس جس مقام پر چغلخوری ہوگی غیبت بھی وہان موجود ہوگی چنانچہ امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین یہی تعریف لکھی ہی اور بعضون کے نزدیک غیبت اور نمیمہ مین کچھہ فرق نہین ہی جسکو غیبت کہتے ہین اوسیکو نمیمہ بھی کہتے ہین اور بعضون کے نزدیک نمیمہ بھید کھولنے کو اور عیب ظاہر کرنے کو کہتے ہین اور اوسکو افشار سر بھی کہتے ہین خواہ ازراہ فساد ہو یا نہو چنانچہ امام غزالی نے احیاء العلوم مین اسی مذہب کو پسند کیا لیکن تتبع احادیث سے مذہب اول حق معلوم ہوتا ہی واللہ اعلم **ارشاد** بعض تابعین کا قول ہی ادرکنا السلف وھم لا یرون العبادۃ فی الصلوۃ والصوم بل فی الکف عن اعراض الناس یعنے ہمنے صحابہ کا یہ حال دیکھا کہ نماز اور روزے کو چندان عبادت نہین سمجھتے تھے جسقدر کہ غیبت سے رکنے کو عبادت سمجھتے تھے نقل کیا ہی اسکو احیاء العلوم مین **دقیقہ** راقم الحروف کہتا ہی کہ باوجودیکہ نماز سب عبادتون سے افضل ہی اور روزے کو بھی بعضون نے عمدہ ترین عبادتون سے شمار کیا ہی لیکن صحابہ غیبت سے بچنے کو اس سے بڑھکر عبادت جانتے تہی کئی وجہہ سی **پہلی** وجہ نماز اور روزہ یہ عبادت اللہ تعالی کی ایسی ہی کہ اسکے چھوڑنے مین فقط اللہ تعالی کا عتاب ہوگا لیکن کسی بندے کا حق چھوڑنے والے پر نہوگا بخلاف غیبت کے کہ اسمین سوای نافرمانی اللہ تعالی کی

آدمی کا حق بھی متعلق ہی اور نافرمانی انتصالی تو بہ سے [illegible] ہوتی ہی لیکن
خدا ہی تعالی غفور رحیم ہی اپنے بندون پر نظر رحمت کی کرتا ہی یہانتک کہ
کافر کو بھی رزق دیتا ہی پس جب گنہگار اپنے دونون ہاتھونکو اوٹھا کر جناب باری
کے حضور مین آہ و زاری کریگا بلاشک اللہ تعالی اوسکی مغفرت کریگا اور
جب گنہگار اپنے گناہون پر ندامت اور حسرت کریگا خدا ے تعالے اوسپر
رحم فرماویگا کیونکہ جب غلام اپنے مولی کی نافرمانی کرے اور سواے مولی کے
اوس غلام کا کوئی دستگیر نہو وے پس جب وہ غلام اپنے مولی کے سامنے
ہاتھہ جوڑتا ہی مولی اوسکے قصور کو معاف کرتا ہی بخلاف غیبت کے کہ غیبت
کرنیوالیکا فقط اللہ تعالی سے توبہ کرنے سے پاک نہین ہوتا ہی جب تک کہ غیبت
کرنیوالا اوس شخص سے کہ جسکی غیبت کی قصور معاف نکراوے پس اس سبب
سے غیبت کرنا بدتر ہی نماز اور روزے کے چھوڑنے سے اور غیبت کا چھوڑنا بہتر ہی
نماز سے دوسری وجہ عبادت کرنے سے گناہ چھوڑنے مین فضیلت یعنی
اگر کوئی شخص عبادت نہین کرتا ہی لیکن جو جو گناہ شرع مین مقرر ہین اوس سے
بچتا ہی پس وہ شخص بہتر ہی اوس شخص سے کہ ہمیشہ عبادت کرتا ہی اور جملہ صغائر
اور کبائر مین مبتلا رہتا ہی خصوصا وہ گناہ کہ بدترین ہی مثل غیبت کے جب یہ
کلیہ ہر گناہ مین ہی پس غیبت مین بدرجہ اولی یہ بات ہوگی کہ غیبت سے بچنا
نماز اور روزے سے بہتر ہوگا اسیواسطے صحابہ بہتر جانتی تھی حکایت
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے سوال کیا یا حضرت جو
شخص عبادت بہت کرتا ہی اور گناہ بھی بہت کرتا ہی وہ بہتر ہی یا وہ شخص جو
عبادت کم کرتا ہی لیکن گناہ بھی کم کرتا ہی حضرت ابن عباس نے جواب دیا
ما اعدل بالسلامۃ شیئا یعنی جو شخص عبادت کم کرتا ہی اور گناہ بھی کم کرتا ہی

وہ بہتر ہی اور سلامتی اوسکو ہی کیونکہ گناہ چھوڑنے مین ثواب زیادہ ہے
عبادت کرنیسے نقل کیا ہی اسکو تنبیہ الغافلین کے باب الذنوب مین **تیسری وجہ**
یہ ہی کہ ہر گناہ گویا مرض ہی اور جو مرض کہ اوسکی دوا معلوم نہوتی ہو اور اوسکی
تشخیص بھی خوب نہوتی ہو اوس مرض سے بچنا محال ہی اور اوس سے صحت
پانیکا احتمال ہی اور غیبت ایک مرض اس قسم کا ہی کہ اسکی دوا لوگون سے
نہین ہوسکتی ہی کیونکہ اسکی برائی کسی کے خیال مین خوب نہین گذرتی ہی
بخلاف نماز اور روزے کے چھوڑنے کی کہ اسکی برائی سبکو معلوم ہے
چوتھی وجہ جو مرض کہ اوسکا کوئی طبیب نہو وہ مرض نہایت سخت ہوتا ہی
اور روز بروز بڑہتا جاتا ہی یہان تک کہ مریض کی جان لے لیتا ہی اور غیبت
ایسا ہی مرض ہی کہ اوسکا کوئی طبیب نہین کیونکہ گناہون کے طبیب علما ہین
اور وہ خود اس غیبت مین مبتلا ہین جب وہ خود اس بیماری مین مبتلا ہین
دوسرے کو کیسے اچھا کرینگے بخلاف نماز اور روزہ چھوڑنے کے کہ اسکو علی البتہ
برا جانتے ہین اور لوگون کو اس سے ڈراتے ہین اسیواسطے صحابہ غیبت سے
اجتناب کرنیکو بہتر سمجھتے تھے **پانچوین وجہ** یہ کہ جو مرض کہ اوسکا اثر کسی
شخص تک پہونچے اور اوسکا ضرر دوسرے شخص کو ہووے وہ مرض نہایت برا
ہوتا ہی لوگون کے نزدیک جیسے خارشت کہ اسکو سب برا جانتے ہین کیونکہ یہ مرض
دوسرے شخص کو بھی کبھی پہنچ جاتا ہی اور غیبت ایسا ہی مرض ہی کہ اسکے
سبب سے اوس شخص کو جسکی غیبت کی ہی ضرر ہوتا ہی بخلاف نماز اور روزہ
چھوڑنے کی کہ اسکا وبال فقط گناہ کرنے والے پر ہوتا ہی اسی سبب سے صحابہ
غیبت کو نماز اور روزہ چھوڑنے سے نہایت بدتر جانتے تھے **چھٹی وجہ**
نماز اور روزہ چھوڑنا گناہ ہی ہاتھ پیر اور اعضا کا اور غیبت گناہ ہی زبان کا

اور زبان کا گناہ نہایت سترہوتا ہی جوارح کے گناہ سے اسی سبب سے
صحابہ غیبت کو نماز اور روزہ چھوڑنے سے برا سمجھتے تھے **حدیث**
سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک روز جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ حدثنی بامر اعتصم بہ
یعنے کوئی نصیحت کیجیے کہ اوسکی سبب سے میری فلاح اور رستگاری ہووے
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے قل ربی اللہ واستقم یعنے
اللہ تعالی کی ربوبیت اور وحدانیت کے قائل ہوکے صراط مستقیم پر
چلے جاؤ اور گناہون سے اجتناب کرتے رہو پھر سفیان نے پوچھا یا رسول اللہ
ما اکثر ما تخاف علی یعنی وہ کون عضو ہی کہ اوسکے سبب سے نہایت خوف
ہی پس جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اپنی زبان کو پکڑا
اور کہا یہ عضو ایسا ہی کہ اسکے سبب سی آدمی کو نہایت خوف رکھنا چاہیئے
روایت کیا ہی اسکو ابن ماجہ نے باب کف اللسان عن الفتنہ مین سیو اسطی سولانا روم کہتے ہین ع
اے زبان تو بس زیانے مر مرا ✣ چون توئی گویا چہ گویم مر ترا
حدیث ایک روز فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے
من وقاہ اللہ شر اثنین ولج الجنۃ یعنے جو شخص کہ اللہ تعالی اوسکو دو چیز سے
بچاوی وہ شخص مستحق جنت کا ہی صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون چیز ہین فرمایا
ما بین لحییہ وما بین رجلیہ یعنی ایک وہ چیز کہ درمیان دونون پیرون کے
ہی یعنی فرج کہ اگر آدمی نے اسکی بدی سے نجات پائی البتہ قابلیت جنت کی
اوسمین ہوئی اور جو شخص اسکی بدی مین مبتلا ہوا کسی سے زنا کیا کسیکی طرف دیکھا
کسی سے بوس وکنار کیا وہ شخص مستحق جہنم کا ہوا دوسرے وہ چیز کہ مابین دونون
جبڑون کی ہی یعنی زبان روایت کیا اسکو امام مالک نے موطا مین

حدیث جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا اذا اصبح ابن آدم فان الاعضاء کلہا تکفر اللسان فتقول اتق اللہ فینا فانا نحن بک فان استقمت استقمنا وان اعوججت اعوججنا یعنی جب صبح ہوتی ہی تمام اعضاء آدمی کے زبان سے کہتے ہین اے زبان ہماری خرابی اور بہتری تیرے سبب سے ہے اگر تو سیدہی رہی ہم سب سیدہے رہینگے اور جنت مین جاینگی اور اگر تو کج ہو گئی جہنم کے طرف چلے ہم سب تیرے سبب سے جہنم مین پڑینگے بلا وجہ آگ مین جلینگے روایت کیا ہی اسکو ترمذی نے حدیث جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے لوگون نے پوچھا وہ کون چیز ہے کہ اوسکے سبب انسان جہنم مین جاوے فرمایا الاجوفان الفم والفرج یعنی وہ دو چیزین کہ بیچ مین ہین ایک سونہہ دوسرے فرج کہ ان دونون کے گناہون کے سبب سے اکثر آدمی جہنم مین جاینگا روایت کیا ہی اسکو ابن ماجہ نے باب الذنوب مین فیقہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہنم مین دو چیزین بہت لیجاینگی ایک سونہہ دوسرا فرج لیکن سونہہ کا گناہ فرج کے گناہ سے بدتر ہی کیونکہ فرج کی گناہ کا زیادہ وبال فقط گناہ کرنے والے پر ہوتا اور سونہہ کے گناہ کا حق دوسرے کے ساتھہ متعلق ہوتا ہی نصیحت اس زمانہ مین متقی ہونیکا مدار عبادات ظاہریہ مثل نماز روزے کے ہو گیا ہی جو شخص نماز بہت پڑہتا ہو یا دعا بہت کیا کرتا ہو یا روزے بہت رکھتا ہو یا صدقہ بہت دیتا ہو اوسکو لوگ کہتے ہین یہ شخص بڑا عابد نہایت زاہد ہی اگرچہ تمام دن لوگون کی غیبتین کیا کرتا ہو اور شکایتون مین بسر اوقات کرتا ہو اور جو شخص ظاہر مین عبادات کم کرتا ہو اور غیبت وغیرہ سے بچتا ہو اوسکو متقی نہین کہتے ہین سبب اسکا یہی ہی کہ لوگون کی نظرون مین غیبت کی کچھہ حرمت نہین

غیبت نہ کریگی کچھہ شوکت نہین اللھم احد نا واسلکنا سبیل الھدایۃ والرشاد حدیث
فرمایا رسول صلعم نے الغیبۃ اشد من ثلثین زنیۃ فی الاسلام یعنی غیبت تیس زنا
کرنیسے حالت اسلام مین زیادہ تر گناہ رکھتا ہو نقل کیا ہو اسکو محمد بن عثمان بن عمر البلخی
نے عین العلم مین دقیقہ راقم الحروف کہتا ہو کہ زنا کرنا حالت اسلام مین زیادہ بد ہو زنا
کرنیسے حالت کفر مین دو وجہ سے پہلی وجہ یہ کہ کافر کو فقط اللہ تعالی کی طرف سے
ایمان کا حکم ہو اور مسائل فرعیہ جیسے نماز اور روزیکا واجب ہونا یا زنا اور سود کا
حرام ہونا کافر پر حکم نہین ہو بعضون کے نزدیک اسیواسطے وہ لوگ کہتے
ہین کہ قیامت مین اگر کسے مسلمان پر عذاب ہوگا بسبب اوسکے گناہون کے
عذاب ہوگا اور کافر کو فقط بسبب اوسکے کفر کے سزا ہوگی اور نماز وغیرہ چھوڑنے
کی یا زنا کرنے کی جزا نہ ہوگی کیونکہ ان سب احکام کی شرط ایمان ہے
پس جب کافر مین اصل ایمان نہین ہو احکام بہی اوسپر واجب نہونگے پس
معلوم ہوا کہ زنا کرنا ایمان کی حالت مین نہایت بد ہو زنا کرنا کافر سے
کیونکہ کافر کو زنا کرنے پر کچھہ عذاب نہوگا اگرچہ ایمان نہ لانے کا عقاب ہوگا اور
مسلمان کو بسبب زنا کے البتہ عذاب ہوگا سخت حساب ہوگا دوسری وجہ
یہ کہ زنا کرنا کفر مین اوسکا معاف ہوجانا موقوف توبہ پر نہین اور اسکے
عفو مین ندامت واجب نہین فقط جب وہ کافر اپنے کفر سے باز آویگا ایمان کو
اپنے دلمین جماویگا خودبخود تمام گناہ اوسکے جو حالت کفر مین کیے ہین زنا ہو
یا دوسرا گناہ ہو معاف ہوجائینگے اگرچہ وقت ایمان کے اوس شخص کے دل مین
زنا سے ندامت حاصل نہوئی ہو کیونکہ مسئلہ اہل سنت کا ہو کہ ایمان جملہ ماتقدم کو
عفو کردیتا ہو اور نامہ اعمال سے سب گناہون کو محو کردیتا ہو بخلاف مسلمان
کے زناکے کہ وہ بغیر توبہ کے معاف نہین ہوتی ہو اوسکی ذات بغیر ندامت کی

پاک نہین ہوتی ہو کسی نیکی سے زنا کا عقاب نہین جاتا ہی اگرچہ نیک کام صغیرہ
گناہ کو مٹا دیتا ہی لیکن کبیرہ معاف نہین ہوتے ہین جبتک کہ انسان توبہ
نہ کرے پس معلوم ہوا کہ زنا مسلمان کا نہایت بدہی کافر کی زنا سے کسواسطے کہ
کافر کا زنا ایک نیکی کے کرنے سے کہ سب نیکیو سے عمدہ ہی یعنی ایمان معاف
ہوجاتا ہی اور مسلمان کا زنا کسی نیکی کرنے سے معاف نہین ہوتا ہے
جبتک کہ وہ شخص توبہ نہ کرے ہان اگر فضل خدا شامل حال ہو خود اللہ تعالے
بغیر توبہ انسان کے معاف کریگا اور اوسکے گناہون سے درگذر کریگا المرام
اسیواسطے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فی الاسلام کا
لفظ بڑہایا تا معلوم ہو کہ غیبت تیس مرتبہ زنا کرنے سے نہایت بد ہی وہ
زنا جو حالت اسلام مین انسان سے صادر ہو کہ وہ خود بھی نہایت بد ہی
زنا کافر سے **نصیحت** اس زمانے مین زنا کو لوگ غیبت سے زائد گناہ
سمجھتے ہین اسیواسطے اگر کسی شریف سے یا کسی عالم سے زنا صادر ہو جاوے
تمام لوگ اس امر کو نہایت عیب سمجھتے ہین اوس عالم کو اور شریف کو نہایت
بدنام کرتے ہین اوسکو فاسق سمجھتے ہین تمام شہر مین اوسکی شہرت دیتے ہین
اوس سے ترک ملاقات کرتے ہین فاجر اوسکو بنا دیتے ہین اگرچہ وہ شخص
پہر توبہ بھی کرے زنا سے اوسکو ندامت بھی حاصل ہووے لیکن لوگونکے
دل مین جو خیال اوسکی بدی کا آجاتا ہی اوسکا مٹنا محال ہوجاتا ہی اور علما
اور شرفا کہ شام و بیگاہ لوگون کی غیبتین کیا کرتے ہین اس فعل مین کوئی
اونکو فاسق نہین کہتا ہی کوئی بدنام نہین کرتا ہی بلکہ خود لوگ بھی اوس غیبت
کرنے والے کی مجلس مین جاکے مزہ اوٹھاتے ہین اپنی آخرت خراب کردیتے ہین
اثر حاتم زاہد فرماتے ہین ثلاث اذا کن فی مجلس فالرحمۃ عنہم مصروفۃ

ذکر الدنیا والضحک والوقیعۃ فی الناس نقل کیا ہی تنبیہ الغافلین مین لکھنے
تین مجلس مین کہ اون مجلسون مین رحمت اللہ تعالی کی نازل نہین ہوتی
ہی خدا کی عنایت اہل مجلس پر کم ہوتی ہی پہلی مجلس وہ جسمین ذکر دنیا ہو
یعنے لوگ اوس مجلس مین بیٹھے ہوئے امور دنیا کا ذکر کر رہی ہون اور دنیا
کے امور کے ساتھ خوشی کر رہی ہون ایسی مجلس مین رحمت اللہ تعالی کی
نہین نازل ہوتی ہو راقم الحروف کہتا ہی اسکی کئی وجہ ہین پہلی وجہ
یہ کہ رحمت اون لوگو پر نازل ہوتی ہی جو ذات واجب تعالی کے ساتھ
انسیت رکھتی ہین اور غیر خدا سی وحشت رکھتی ہین اور جب یہ لوگ دنیا کی طرف متوجہ ہونگی
دنیا کے امور سے خوشی کرنے لگے رحمت الہی بند ہو گئی عنایت انسے رک گئی ہ

ہم خدا خواہی وہم دنیای دون * این خیالست ومحالست وجنون

دوسری وجہ یہ کہ دنیا ایک شئی فانی ہی جای قرار نہین ہی مولانا رحم فرماتی ہین ہ

اطلس عمرت بمقراض شہور * پارہ پارہ کرد خیاط غرور

بلکہ مثل مسافر خانے کے ہی ہر شخص اپنے مان کی پیٹ سے آتا ہی اور زمین کے
نیچے چلا جاتا ہی جسطرح مسافر ایک شہر سے دوسرے شہر کو جاتا ہی ابیات

اے دل ترا کہ گفت بہ دنیا قرار گیر * وین جان نازنین خود اندر حصار گیر
جاے مقام نیست دل خود بر ومنہ * خود را مسافری کن واین رہگذار گیر
بنگر کہ تا تو آمدۂ چند کس برفت * آخر یکے ز رفتن شان اعتبار گیر

پس انسیت دنیا کے ساتھ سخت بیوقوفی ہی اور بیوقوفی بھی سبب ہے
رحمت کے بند ہونیکا جسطرح مولی اپنے غلامون مین جو عاقل ہوتا ہے
اوسکی طرف التفات کرتا ہی اور جو غلام احمق ہو اوس سے نظر پھیر لیتا ہی
تیسری وجہ یہ کہ دنیا اگرچہ ظاہر مین خوب ہی لیکن اللہ تعالی کی نزدیک

نہایت بد ہی پس جو بد چیز کی طرف التفات کرتا ہی اللہ تعالی اوس سے
رحمت کو کہ عمدہ ترین سب چیزون سے ہی بند کرتا ہی جسطرح اگر کسی سلطان کا
ایک پایخانہ ہو اور اوسمین سلطان نے موتی لگا دیے ہون کہ اوس کے
سبب سے ظاہر مین وہ مقام خوب معلوم ہوتا ہی اور حقیقت مین نہایت
برا ہی پس جو شخص اوس پایخانے کی طرف نظر کریگا اور اوسپر اپنا دل لگاویگا
بلا شک اوسپر سلطان خفا ہوگا اگرچہ عتاب نہ کریگا فقط اوس سے بات
کرنا چھوڑ دیگا اپنے عنایت اوسپر کم کریگا چوتھی وجہ یہ کہ ذکر دنیا خلاف مرضی
مولی ہی کیونکہ اللہ تعالی نے ہمکو لوگونکو عبادت کیواسطے پیدا کیا ہی نہ دنیا کے ذکر کیواسطے
سعدیا مرد نکونام نمیرد ہرگز   مردہ آنست کہ نامش بنکوئی نبرند
خود اللہ تعالی فرماتا ہی وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون یعنی نہین
پیدا کیا مین نے جن اور انس کو مگر واسطے عبادت کے نہ واسطے غوایت
کے جسطرح جو شخص کہ خلاف مرضی سلطان کے کرے اوسپر سلطان نظر عنایت
کم کردیتا ہی اوسکی طرف کشیدہ خاطری کرتا ہی دوسری مجلس جسمین مضحکہ
ہووے یعنی لوگ اوس مجلس مین ہنس رہی ہون اپنے طبیعتون کو خوش
کر رہی ہون راقم الحروف کہتا ہی اسکی بہی کئی وجہ ہین پہلی وجہ یہ کہ ہنسنا
سبب غفلت کا ہی اور جو شخص اللہ تعالی سے غافل ہوا اللہ تعالی نے بہی
اوس سے غافل ہوا اسواسطے رحمت ایسی مجلس سے بند ہوتی ہی دوسری وجہ
یہ کہ ہنسنے کے سبب سے ہنسنے والیکا دل سخت ہوجاتا ہی اثر پتھر کا پیدا کرلیتا ہی
چنانچہ یہ امر مجرب ہی کہ جو لوگ بہت ہنستے ہین اون کے دل مین نہایت
سختی آجاتی ہی رقت اون کے دل سے چلی جاتی ہی اسیواسطے نصیحت اونکو
اثر نہین کرتی توبہ کی طرف اونکی طبیعت میل نہین کرتی اور اونکو کبہی رونا

نہین آتا ہی دل اونکا ذکر جہنم سے خوف نہین کہاتا ہی اگر کسی کی شہادت
بیان ہو یا کسی کی وفات کا حال عیان ہو مطلق اون کے دل مین ملال نہین
ہوتا ہی بلکہ وفات جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کا کہ سب مصیبتون
سے زائد تر یہ مصیبت ہی خیال نہین ہوتا ہی اور سختی دل کو اللہ تعالی نہایت
بدجانتا ہی اسیواسطے کفار کے حالات مین اونکی سختی دل کا بہی بیان فرماتا ہی
پس اسیواسطے جس مجلس مین ضحک ہو اوس سے رحمت اوٹہ جاتی ہی دقیقہ
ہنسی کی تین صورتین ہین اول صورت اسطرحسے ہنسنا کہ نہ آواز نکلے
اور نہ دانت کہلین اور نام اسکا تبسم ہی کہ جسکو ہندی مین مسکرانا کہتے ہین
دوسری صورت اسطرحسے ہنسنا کہ اگرچہ دانت کہلجاوین لیکن آواز
نکلے اور اسکو ضحک کہتے ہین تیسری صورت اسطرحسے ہنسنا کہ آواز
بہی نکلے جسکو قہقہہ کہتے ہین نصیحت اس زمانے مین مسکرانا نہایت کم ہی
اور ضحک یعنی دانت کہولکے ہنسنا نہایت شایع ہی اور قہقہے کا رواج جیسا
ہی ہر مجلس مین لوگون مین قہقہے ہوتے ہین آواز بلند ہوتی ہی ہر شخص
ایسی بات کرتا ہی کہ لوگ قہقہہ مارین پس وہ شخص اپنے سر پر ایک گناہ اپنے
قہقہے کا دوسرے گناہ لوگون کے ہنسانے کا لیتا ہی اور راہ جہنم کو اختیار
کرتا ہی خصوصاً مسجدون مین اور مقبرون مین کہ پنج وقتہ نماز کے واسطے
جب لوگ مسجد مین جمع ہوتے ہین لوگون کے تذاکرے شروع ہوتے ہین
قہقہے اوڑتے ہین اگر کوئی منع کرے کہ ہنسنا مسجد مین حرام ہی اوسپر لوگ
ہنسنے لگتے ہین اوسکے ساتھ استہزا کرنے لگتے ہین اور مقابر مین جب ایام
عرس مین لوگ جاتے ہین فاسقون اور ہنسنے والون کو اپنے ساتھ
لیجاتے ہین قبرون کے قریب ذکر خدا کو چھوڑکے رشتۂ عبرت کو توڑکے

تذکرے دنیا کی کرتے ہین اور خوب ہنستے ہین لوگون کو ہنساتے ہین اپنے
دین کو بگاڑتے ہین حالانکہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
اکثر تبسم فرماتے تھے اور کبھی دانت بھی آپ کے کھل جاتے تھے لیکن کبھی آپنے
قہقہہ نہین مارا کیونکہ قہقہہ نہایت خراب ہی اسیواسطے خدا ہی تعالی نے
قہقہے کو جب نماز مین واقع ہووے مفسد نماز اور وضو کا مقرر کیا ہی اور اگر
باعتبار عقل کے دیکھو تو عقل کہتی ہے کہ ہنسنا نہایت حماقت ہی کیونکہ مدارہنسی
کا خوشی پر ہی اور جو خوشی زائل ہو اوسپر کسیکو ہنسی نہین آتی ہی خصوصاً جب
ہر طرف سے غم لاحق ہو اور ہر طرح سے رنج عارض ہو اور معلوم ہی کہ جو بات
خوشی کی دنیا مین ہی وہ جانے والی ہی پس خوشی کرنا اسپر سخت بیوقوفی ہی
باوجودیکہ آدمی کو ہر طرف سے فکر عارض ہی کیونکہ جسوقت اللہ تعالی نے
حضرت آدم علے نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے پشت سے ہم کو نکالا اور گروہ
جہنمی کو گروہ جنتی سے جدا کیا نہ معلوم کہ اوسوقت ہمکو کس فرقہ مین شمار کیا اور
جسوقت مان کے پیٹ مین روح ہم مین پڑی نہین معلوم کہ اوسوقت ہماری
تقدیر مین سعادت لکھی گئی یا شقاوت اور جسوقت موت عارض ہوگے
نہین معلوم کہ روح خوشخبری کے ساتھ نکلیگی یا بدخبری سے جاویگی سعدی
چہ سالہا کہ فراوان و عمرہای دراز ✤ کہ خلق بر سر ما بر زمین بخواہد رفت
اور جسوقت قیامت قایم ہوگی ہر طرح کی دہشت ہوگی دہوپ کی شدت
ہوگی پسینے کی کثرت ہوگی با اینہمہ ہر وقت ہنسنا خالی حماقت سے نہین
حدیث فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے لا تباغضوا و
ولا تدابروا ولا تنافسوا وکونوا عباد اللہ اخوانا روایت کیا اسکو مسلم نے
کتاب البر والصلۃ مین یعنے باہم بغض نہ کرو اور تدابر نہ کرو یعنے غیبت اور

تنافس کرو یعنے دنیا کی طرف غایت مرتبہ رغبت یا یہہ چاہنا کہ ہمارے مثل
کوئی فلان وصف مین نہو اور ہو جاؤ تم سب باہم بہائی اور بعضون نے
تدابر کے معنے یون لکہے ہین کہ تدابر کہتے ہین باہم مونہہ پہیر لینے کو یعنی جب
دو شخصون مین ملاقات ہووے ہر شخص بسبب بغض کے دوسرے سے مونہہ پہیر
لیوے اور اپنی پیٹہ اوسکی طرف کر دیوے نصیحت جن جن امور کے
ممانعت جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمائی اس زمانے
مین وہ سب امور شایع ہین کہ ہر شخص دوسرے شخص سے بغض رکہتا ہی حتی کہ
بیٹا باپ اور مان سے لڑتا ہی اور اوسکی شکایتین کرتا ہی اور شاگرد استاد سے
بغض رکہتا ہی اگر موقع پڑ جاتا ہی کہتا ہی کہ مین فلان شخص کا شاگرد نہین ہون
اور بہائی بہائی سے عداوت رکہتا ہی اپنی اوقات کو اوسکی غیبت مین صرف
کرتا ہی اور جب دو بغض والون مین ملاقات ہوتی ہی نوبت تدابر کی آتی
ہی ہر شخص دوسرے پر سلام نہین کرتا ہی اوسکی طرف رخ نہین کرتا ہی اور
یہ تباغض وغیرہ قرابت مین بہت ہوتا ہی ہر شخص چاہتا ہی کہ مین فلان
عزیز سے رتبے مین اوپر ہو جاؤن اور ہر شخص اپنے قریب کے ساتھ ایسی
بات کرتا ہی تا اوس سے دشمنی ہو جاوے اور باہم لڑائی ہو جاوے باوجودیکہ
صلہ رحم کا کرنا اور قرابت کا لحاظ رکہنا ہر شخص کو بہت ضرور ہی اللہ تعالی جمیع
مسلمانون کو ہدایت دیوے اور راہ راست پر چلاوے **حکایت**
ایک مرتبہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے پاس ایک شخص
آئے اور عرض حال کرنے لگے کہ یا رسول اللہ مین سوا پنج وقتہ نماز کے
نماز نہین پڑہتا ہون اور سوا فرض روزون کے روزہ نہین رکہتا ہون
اور مین فقیر ہون پس صدقہ بہی نہین دیتا ہون اور حج بہی نہین کرتا ہون

جب مین مرونگا کہان جاؤنگا کیونکہ کوئی کام میرا جنت کے جانے کیواسطے نہین ہی
پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے تو میرے ہمراہ جنت مین
جاویگا اگر اپنے دل کو دو چیزون سے محفوظ رکھیگا ایک حسد دوسرا غل یعنی
کینہ اور اپنی زبان کو دو چیز سے نگاہ رکھیگا ایک جھوٹھ دوسرے غیبت اور
اپنی آنکھ کو دو چیزون سے بچاویگا ایک کسی حرام چیز کی طرف دیکھنے سے
دوسرے کسیکو ذلیل سمجھنے سے پس اوسوقت تو جنت مین جاویگا اور میرے
ہمراہ ہوگا نقل کیا ہی اسکو امام غزالی نے رجا کے دوا کی بیان مین راقم الحروف
کہتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیبت کا چھوڑنا نماز سے اور روزے
سے بڑھکے ہی جیسا کہ صحابہ سمجھتے تھے چنانچہ اوپر اسکا تذکرہ ہوچکا اور اوپر
مینے سات وجہین بیان کی ہین اسوقت ایک وجہ آٹھوین خیال مین آگئی وہ
یہ ہی کہ غیبت کی تشبیہ مردار کے گوشت کھانے کے ساتھ واقع ہوئی ہی اور ہر شخص
کی طبیعت نماز اور روزہ چھوڑ دینے کو گوارا کرتی ہی لیکن مردار کھانے کو
جائز نہین رکھتے ہی پس اسی سبب سے صحابہ کے نزدیک غیبت کا چھوڑنا بہتر
تھا نماز اور روزے سے واللہ اعلم اور ان آٹھ وجہون سے یہ بات ثابت
ہوتی ہی کہ نماز فرض اور روزہ فرض کے چھوڑ دینے سے غیبت نہ کرنا بہتر ہی
پس عبادت نفل کو کون پوچھتا ہی **پانچوین فرع** غیبت کی مضرتون کے
بیان مین پوشیدہ نہ ہی کہ غیبت سے بہت ضرر پیدا ہوتے ہین دنیا مین بھی
اور دین مین بھی اور غیبت کرنے والا خسر الدنیا والآخرۃ ہوتا ہی **پہلی
مضرت** نہ قبول ہونا دعا کا جو شخص بہت غیبتین کیا کرتا ہی اور کبھی ندامت
نہین کرتا ہی اوسکی دعا قبول نہین ہوتی ہی اور اوسپر عنایت نازل نہین ہوتی ہی
ارشاد فقیہ ابو اللیث تنبیہ الغافلین کے باب الحسد مین فرماتے ہین

ثلاثۃ لا یستجاب دعوتھم آکل الحرام ومکثار الغیبۃ ومن کان فی قلبہ بخل وحسد للمسلمین یعنے تین شخصون کی دعا قبول نہین ہوتی ہو اور اونکی عاجزی منظور نہین ہوتی ہی ایک وہ شخص کہ مال حرام کہاتا ہو دوسرا وہ شخص کہ غیبت کی کثرت کرتا ہو تیسرا وہ شخص جو مسلمان سے حسد رکھتا ہو یا بخل کرتا ہو

حکایت ابراہیم بن آدم رحمہ اللہ تعالی سے لوگون نے پوچھا یا حضرت اسکی کیا وجہ ہی کہ ہم لوگ دعا کرتے ہین لیکن دعا قبول نہین ہوتی ہی ابراہیم نے جواب دیا اس سبب سے کہ تمہارے دل مردہ ہین اونہون نے پوچھا کیا وجہ ہی مردہ ہونے کی ابراہیم نے کہا تم لوگون مین آٹھ عیب ہین اس سبب سی تم لوگون کے دلون مین تازگی نہین رہی ہی اسی سبب سے تمہارے دعا قبول نہین ہوتی ہی پہلا عیب یہ کہ اللہ تعالی کی عظمت کو تم لوگ جانتے ہو اور اوسکی قدرت کو تم لوگ پہچانتے ہو اور خدا کے حق مین قصور کرتے ہو اوسکی اطاعت مین فتور کرتے ہو دوسرا عیب یہ کہ تم لوگ قرآن کی تلاوت کرتے ہو اور اوسکے موافق عمل نہین کرتے ہو تیسرا عیب یہ کہ زبان سے تم لوگ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے ساتھ محبت کا اظہار کرتے ہو اور اونکی حدیث کے موافق عمل نہین کرتے ہو حالانکہ محبت کے معنے یہی ہین کہ محب موافق مرضی محبوب کے کرے اور اوسکی چال پر چلے چوتھا عیب کہ زبان سے تم لوگ کہتے ہو کہ ہم موت سے ڈرتے ہین اور موت کی استعداد عبادات سے پیدا نہین کرتے ہو حالانکہ جو شخص کسی چیز سے ڈرتا ہی اپنی نجات کی فکر کرتا ہی پانچوان عیب یہ کہ اللہ تعالی فرماتا ہی ان الشیطان لکم عدو فاتخذوہ عدوا یعنے شیطان تم لوگون کا دشمن ہے اوس سے ڈرتے رہو

بہ تحقیق شیطان انسان کا ✦ عدو ہے کہلا یہ خدا نے کہا

اور تم لوگ گناہ مین صرف اوقات کرتے ہو شیطان کو اپنا دوست بناتی ہو ۵
کجا سر بر آریم ازین عار و ننگ ✣ کہ با او بصلحیم با حق بجنگ
چھٹا عیب یہ کہ زبان سے کہتے ہو کہ ہم دوزخ سے ڈرتے ہین اور دوزخ مین
اپنے بدنون کو ڈالتے ہو کیونکہ ہمیشہ گناہ کیا کرتی ہو ساتوان عیب یہ کہ زبان سے
جنت کی محبت کو ظاہر کرتے ہو اور جنت مین جانے کا کام نہین کرتے ہو
آٹھوان عیب یہ کہ جب تم سو کے اوٹھتے ہو اپنے عیبون کو پیچھے پیٹھ کی ڈال دیتے ہو
اوسکی طرف خیال نہین کرتے ہو اور لوگون کے عیبون کو اپنے سامنے رکھتے ہو
لوگون کی شکایتین کرتے ہو اسی سبب سے تمپر رحمت نازل نہین ہوتی ہے
دعا قبول نہین ہوتی ہے چنانچہ اسی مضمون کی طرف مثنوی مین اشارہ ہے ۵
غافلند این قوم از خود سر بسر ✣ لاجرم گویند عیب همدگر
نقل کیا ہے اسکو تذکرۃ الاولیا اور احیاء العلوم مین دوسری مضرت
کم ہونا نیکیون کا نامۂ اعمال سے اثر حضرت ابو امامۃ باہلی رضی اللہ عنہ
فرماتے ہین ان العبد لیعطی کتابہ یوم القیامۃ فیری فیہ حسنات لم
یکن عملها فیقول یا رب انی لی لهذا فیقال له هذا بما اغتابك الناس
وانت لا تشعر نقل کیا ہے اسکو تنبیہ الغافلین مین اور کتاب الترغیب والترہیب
مین یعنی قیامت کے روز جب ہر شخص کی کتاب ہر شخص کو ملیگی اور ہر شخص
اپنی کتاب مین جب نیکی دیکھیگا خوش ہوگا اور جب بدی پر نظر پڑیگی
طبیعت مضطرب ہوگی اوسوقت بعض لوگونکو جو کتاب ملیگی وہ اپنی کتابون
مین ایسی نیکیان پاوینگے کہ دنیا مین اونھون نے وہ نیکیان نکین ہونگی
پس وہ لوگ خداے تعالی سے پوچھینگے یا اللہ یہ نیکیان ہمسے دنیا مین
نہین ہوئی ہین پس ہماری کتاب مین کسطرح درج ہین ارشاد ہوگا کہ ای

شخص اگرچہ تجھسے یہ نیکیان نہین ہوئین لیکن جن لوگون نے تیری غیبتین کی تھین
اونکی نیکیان اونکے نامۂ اعمال سے محو ہوکے تیری کتاب مین لکھ دی گئین
حکایت حسن بصری رحمہ اللہ تعالی نے سنا کہ فلان شخص نے میری غیبت
کی پس اوسکے پاس کچھ ہدیہ بھیجا اور کہلا بھیجا کہ تو نے بسبب غیبت کے
اپنی نیکیان مجکو دین ہین اوسکے بدلے مین مین یہ ہدیہ بھیجتا ہون نقل کیا ہی
اسکو نزہۃ المجالس مین اثر حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین
ان الرجل لیعطی کتابہ منشورا فیقول یا رب فاین حسنات کذا وکذا عملتھا
لیست فی صحیفتی فیقول لہ محیت باغتیابک الناس نقل کیا ہی اسکو منذری نی
کتاب الترغیب والترہیب مین یعنے بعض لوگون کو قیامت کے میدان مین کتاب اعمال
کے ملیگی وہ لوگ دیکھکے کہینگے یا اللہ مینے فلان فلان نیکیان دنیا مین کی تھین
وہ کیا ہوئین کہ میرے نامہ اعمال مین نہین ہین پس اللہ تعالی جواب دیگا کہ چونکہ
تمنے دنیا مین لوگونکی غیبتین کی تھین اسواسطے وہ نیکیان تمہاری کتاب سے
محو کرکے جنکی تمنے غیبت کی تھی اونکے نامۂ اعمال مین درج کی گئین ؎

صحیفہ جو ظالم کا ہوگا تمام ۔۔۔ نہ ہوگا کہین اوسمین نیکی کا نام
کہیگا اوٹھے میرے نیکیان ۔۔۔ لکھین تھین جو ساری گئین سب کہان
یہ ہو حکم نامے مین مظلوم کے ۔۔۔ ترے کام نیک اوسمین سب ہین لکھے

اللہ تعالی فرماتا ہی ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ یعنی خداے تعالے
قیامت کے روز کسی پر ایک ذرہ برابر بھی ظلم نہ کریگا پس جسکا حق جسپر ہوگا
وہ ادا کریگا اور اگر کسی نے کسیکی غیبت کی ہوگی غیبت کرنے والی کی نیکیان
اوس شخص کو دیجائینگی **حدیث** ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وسلم نے صحابہ سے پوچھا کہ تم لوگ آیا جانتے ہو مفلس کو صحابہ نے

جواب دیا یا رسول اللہ مفلس وہ شخص ہی جسکے پاس کچھ مال نہو آپ نے فرمایا
یہ مفلس باعتبار مال کی ہے اصل مفلس وہ ہی کہ قیامت کے روز خدا کے حضور مین
حاضر ہووے اور اوسکی عبادات مثل نماز اور روزہ او زکوۃ کے بہت ہوین
پہر اوسپر لوگون کے حق بہی ہووین کسیکو اوسنے گالی دی ہو کسیکے اوسنے غیبت
کی ہو کسیکا مال اوسنے کہایا ہو کسی کے جان اوسنے ماری ہو پس سب حق والے
قیامت کے روز اوسکی دامنگیر ہووین جناب باری مین اوسکی فریاد کرین اللہ تعالے
عدل پر بیٹہے ہر حق والے کو خوش کرے ہر مدعی کو اوسکا حق پونہچا وے ہر شخص جو
بساط احسان پہیلاوے اوس شخص کی نیکیان حق والون کو دینا شروع کرے
اوسکی عبادات مین کم کرنا شروع کرے جب نیکیان اوسکی فنا ہو جاوین اور
حقوق باقی رہ جاوین حق والون کی بدیان اوسپر ڈالی اوسکے نامہ اعمال کو
بدیون کے سئیات سے سیاہ کرے آخر الامر وہ لوگ اپنا اپنا حق لیکے
جنت مین جاوین اور وہ شخص جہنم مین جاوے حقیقت مین وہ شخص
مفلس ہے کیونکہ جو دنیا مین مال کا مفلس ہو اوسکو چندان تکلیف نہین ہوتی ہے
کیونکہ اور اہل اسلام اوسکے خبر گیران ہو جاتے ہین بخلاف اوس شخص کے
کہ قیامت کے دن ہر طرف سے آواز نفسی نفسی بلند ہوگی ہر طرف سے جہنم کی
جوش و خروش کی صدا کان مین پڑیگی ہر شخص اپنے اپنے حال مین گرفتار ہوگا
کوئی کسیکا یار و مددگار ہوگا یہان تک باپ مان سے بہائی بہن سے جورو
خاوند سے لوگ بہاگینگے کسیکی قریب نہ جائینگے بلکہ لوگ تمنا کرینگے کہ اگر
ہمارا حق کچھ ہمارے باپ پہ ہوتا تو ہم اوس سے آج لے لیتے اوس کے
نیکیون کو اپنی کتاب مین لے لیتے اوسدن عوام کو کون پوچھتا ہی انبیا نفسی نفسی
کہینگے شفاعت سے ہاتہ اوٹہائینگے اپنی لغزشون پر ندامت کرینگے کیونکہ

اوس روز جناب باری کا دریاے غضب جوش کریگا ہر کس و ناکس کو مدہوش کریگا
عجب ایک کیفیت عالم کو طاری ہوگی کہ ہر شخص کو اپنی جان بھاری ہوگی پھر جب
اعمال تلینگے لوگون کے چہرون کے رنگ اوڑینگے کہ دیکھا چاہیے کون پلہ بھاری

ہوتا ہے کون پلہ ہلکا ہوتا ہے **شعر**	تب اوسوقت عاصی کا ہو رنگ زرد
وہ حسرت سے ہر دم بھرے سانس سرد	پھر جب ہر شخص کو حساب کیواسطے

ندا ہوگی ہر شخص کی روح قبض ہوگی ایک آفت ہوگی ہر شخص کو سخت کلفت
ہوگی لوگون کے ابدان کانپینگے بلکہ انبیا بھی لرزینگے پھر جب اللہ تعالے
حق والونکو بلا دیگا نہایت انصاف کریگا تب لوگون کو نہایت ندامت ہوگی
کہ کاش ہم لوگون کی دنیا مین غیبت نہ کرتے کسی کو تکلیف نہ دیتے اوسوقت ہر شخص
چاہیگا کہ میری بدیان دوسرے کو دیجاوین اور دوسرون کی نیکیان مجکو عنایت
ہووین پس اوس روز جو حساب و کتاب مین گرفتار ہوا نہایت افلاس مین
پڑا روایت کیا ہو اس حدیث کو بغوی رحمہ اللہ نے تفسیر معالم التنزیل مین
حکایت عبد اللہ بن المبارک کہتے ہین کہ مین ایک روز سفیان ثوری کی
مجلس مین بیٹھا تہا اونہون نے امام ابو حنیفہ کی غیبت شروع کی مین نے
سفیان سے کہا عجب شان ہو امام کی کہ وہ کسی کی غیبت نہین کرتے ہین
کسی کی شکایت نہین کرتے ہین سفیان نے کہا عقلا کی یہی شان ہے
کہ اپنی نیکیون پر دوسرون کو مسلط نہ کرین اور کسی کے غیبت کرین نقل کیا ہو
اسکو خوارزمی نے مسند ابو حنیفہ مین اور ابن خلکان نے اپنی تاریخ مین **تیسری**
مضرت زیادہ ہونا بدیون کا نامۂ اعمال مین **حدیث** فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ایاکم والغیبۃ فان فیہا
ثلاث آفات لا یستجاب لہ الدعاء ولا یقبل لہ الحسنات ویزداد علیہ

السیئات نقل کیا ہو اسکو خزانۃ الروایات مین یعنے بچو تم لوگ غیبت سے
کیونکہ اسمین تین آفتین ہین ایک یہ کہ غیبت کرنے والی کی دعا قبول نہین
ہوتی ہے دوسرے یہ کہ غیبت کرنے والی کے نیکیان قبول نہین ہوتی ہین
تیسرے یہ کہ بدیان اوسکی نامۂ اعمال ہین زیادہ ہوتے ہین اثر حضرت
ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہین کہ جب قیامت قایم ہوگی اور دنیا تمام
ہوگی اللہ تعالی تمام خلق کو ایکجا جمع کریگا۔ جب جمع ہوگی خلق ساری ایکجا
نفسی نفسی کے بلند ہوگی صدا۔ اوسوقت اللہ تعالی ایک ندا کراویگا کہ
جس شخص کا حق کسی پر ہووے وہ آوے پس ہر شخص خوش ہوگا اور
اپنے باپ اور ماں اور بہائی اور جوروسے حق کا طالب ہوگا ع
جب ندے ماں باپ بہی بیٹی کا ساتھ + پہر وہان پکڑے تمہارا کون ہاتھ
اسی مضمون کی طرف اللہ تعالی اشارہ کرکے فرماتا ہی فاذا نفخ فی الصور
فلا انساب بینہم یومئذ ولا یتسأ لون یعنی جب صور پہونکا جاویگا اور
حساب سامنے آویگا اوسوقت لوگون کی قرابتین مٹ جاینگی اور محبتین فنا
ہوجاینگی پہر ہر شخص ہر شخص سے حق کا مدعی ہوگا کوئی کسیکی رعایت نہ کریگا اور
اوس میدان مین دو قسم کے لوگ ہونگے جو شخص نیک ہوگا اور اللہ تعالے
کو اوسکو جنت مین داخل کرنا منظور ہوویگا اوسپر اللہ تعالی اپنی عنایت
اسطرح کریگا کہ جب اوسکی نیکیان حق والے لیجاینگی مگر ایک ذرہ برابر نیکی
بچیگی فرشتے خدای تعالی سے کہینگے یارب اس شخص کی نیکیان سب ہوگئین
مگر ایک ذرہ برابر نیکی باقی رہی ہی پس اللہ تعالی فرماویگا اس ذرہ برابر
نیکی کو بڑہادو اور میری عنایت سے اس بندے کو جنت مین داخل کردو
اور جو بد ہوگا جہنم کا مستحق ہوگا اوسکا حال یہہ ہوگا کہ جب اوسکی نیکیان بٹجاینگی

اور حق والوں پر تقسیم ہو جائینگے فرشتے کہینگے یارب ایک ذرہ برابر نیکی اس بندے
کی بھی نہین رہی اور حق والے ابھی تک باقی ہین پس اللہ تعالی فرماویگا حق والو
کے گناہ اسکے نامۂ اعمال ہین ڈالو اور اوسکو جہنم مین لیجاؤ پس فرشتے لوگونکی
بدیان اسکے نامۂ اعمال ہین زیادہ کرینگے اور جہنم کے طرف اسکو لیجائینگے

اور نیکے ظالمون کی کردگار — دیگا مظلومون کو تا ہوں رستگار
اور جو اوسکے نامۂ اعمال ہین — کچھ نہونگی نیکیان اوس حال ہین
تو اوسی مظلوم کے اعمال زشت — جو کہ ہونگے درمیان سرنوشت
دیگا اوس ظالم کو حق بے اشتباہ — تاکہ وہ مظلوم ہو پاک از گناہ

نقل کیا ہی اسکو بغوی نے معالم التنزیل مین **نصیحت** انسان کو لازم ہی
کہ اپنی عبادت پر غرہ نہ کرے اور اپنی کثرت عبادات سے خوش نہووے
کیونکہ قیامت کے روز یہ سب عبادتین دوسرے کی کتاب مین چلی جائینگی
اور اونکی بدیان اپنے نامۂ اعمال ہین آئینگے اسواسطے کہ جسقدر آدمی عبادت
کرتا ہی اوس سے زائد اپنے گردن پر حقوق لیتا ہی مثلاً جب انسان روزہ رکھتا ہی
شیطان اوسپر سوار ہوتا ہی لوگون کو مارتا ہی لوگونکا سر کاٹتا ہی کسی کے
غیبت کرتا ہی کسی کو گالی دیتا ہی کسی پر خفا ہوتا ہی کسی کے دل کو پژمردہ کرتا ہی
پس یہ سب بدیان ایک روزے سے زائد ہو جاتے ہین اسیواسطے امام غزالی
فرماتے ہین لعلک لو حاسبت نفسک وانت مواظب علی نفسک بصیام
النہار وقیام اللیل لعلمت انہ لا ینقضے عنک یوم الا ویجری علیک
من غیبۃ المسلمین ما یستوفی جمیع حسناتک یعنے اگر تم ہمیشہ دن کو روزہ
رکھا کرو اور رات کو عبادت کیا کرو اور پھر خیال کرو تو تمام دن مین غیبت جو
مسلمان کی تمسے ہوئی ہوگی وہ نیکیون سے بڑہ جائیگی اور تمام نیکیون کو

غارت کریگی پس انسان کو لازم ہی کہ بندون کے حقوق سے حتی الوسع اپنے
نفس کو بچائے رکھے اور اپنی ذات کو بندون کے گناہون سے محفوظ رکھے
اگرچہ عبادت کم کرے اور نیکیون کی تحصیل کم کرے کیونکہ بندونکا گناہ زیادہ ہی
اللہ تعالی کی نافرمانی سے اور تکلیف بندون کے بد ہی اللہ کی عصیان سے
اسیواسطے سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین الکبائر ما کان فیہ
المظالم بینک وبین عباد اللہ تعالی لان اللہ تعالی کثیر العفو یعنی جو گناہ
بندون کے درمیان مین ہووے وہ کبیرہ ہی اگرچہ ادنی ہی تکلیف ہووے اور
جو گناہ اللہ تعالی کا ہووے وہ صغیرہ ہی اگرچہ زنا ہی ہووے کیونکہ اللہ تعالی
بخشش کریگا اور بندہ حق کا طالب ہوگا نقل کیا ہی اسکو بغوی نے
آیت ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ کی تفسیر مین اور آخرت مین ادنی ادنی
چیز کا جب حساب ہوگا پس غیبت اور نمیمہ کہ کبائر مین انکا شمار ہی بدرجہ اولی
جہنم مین لیجائینگے ارشاد حسن بصری علیہ الرحمۃ فرماتے ہین ان الرجل
لیتعلق بالرجل یوم القیامۃ فیقول بینی وبینک اللہ فیقول واللہ ما
اعرفک فیقول بلی انت اخذت لبنۃ من حائطی واخذت خیطا من
ثوبی نقل کیا ہی اسکو امام غزالی نے کتاب الغنیہ مین یعنے قیامت مین
ایک شخص دوسرے کا ہاتہہ پکڑکے کہیگا ہماری اور تیرے درمیان مین خدا حاکم
ہی وہ شخص کہیگا مین تجکو نہین پہچانتا تو کون ہی پس یہ شخص کہیگا تو نے میرے
دیوار سے ایک اینٹ نکالی تہی اور تو نے میرے کپڑے سے ایک دہاگا
نکالا تہا اس سبب سے مین یہان دعوی کرتا ہون حکایت کہمس بن الحسن
ابن بشر فرمانے لگے مین نے ایک گناہ کیا ہی کہ اوسکی ندامت مجکو چالیس
برس سے ہی اور ہمیشہ مین روتا ہون لوگون نے پوچہا یا حضرت وہ کون

گناہ ہی آپ نے فرمایا مین نے یک مرتبہ ایک مچھلی ایک شخص کی مہمانداری
کے واسطے لی تہی اوسکے کہانے کے بعد اپنے ہمسایے کی دیوار سے بلا اجازت
اوسکی مین نے مٹی لیکے ہاتہہ دہویا تہا اوسی گناہ پہ مین روتاہون نقل کیاہی
اسکو فقیہ ابو اللیث نے باب الذنوب مین پس لازم ہی ہر انسان کو کہ اس مقام
کو دیکہہ کے نصیحت پکڑی اور اپنی نفس کو قیامت کے روز فضیحت نہ کرے اگر
لوگون کے حقوق اوسپر ہووین اونسے معاف کرالیوے تا قیامت مین
پاک صاف ہووے ورنہ اسکی عبادت میدان حشر مین کچہہ کام نہ آیگی جب
ہر طرف سے غل حقوق والون کے اوٹہینگی اور ہر گوشے سے اسکی فریاد اوٹہیگی
اللھم یا رحمن لا تنا قشنا فی الحساب واجعلنا من الآمنین یوم یعرض
الکتاب یا وھاب بتوسل النبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم چوتہی
مضرت نہ قبول ہونا نیکیون کا حدیث فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وعلی آلہ وسلم نے ما النار فی الیبس باسرع من الغیبۃ فی حسنات العبد
نقل کیاہی اسکو احیاء العلوم کے باب علاج الغیبۃ مین یعنے نہین ہی آگ
سوکہی چیز مین جلدی اثر کرنے والی غیبت کی اثر سے نیکیون مین یعنی
جب سوکہی لکڑی آگ مین ڈالوکیسے آگ اوسمین جلدی لگتی ہی اور وہ لکڑی
جلدی جلجاتی ہی لیکن غیبت کا اثر نیکیون مین اس سے بہی جلدی ہوتاہی
کہ جب کسی نے غیبت کی اوسکی نیکیون مین فتور پڑجاتاہی اور عبادات
قبول نہین ہوتی ہین حدیث خالد بن معدان نے حضرت معاذ رضی اللہ
تعالی عنہ سے کہا اے معاذ کچہہ حدیث بیان کرو وہ حدیث کہ آپ نے خود جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے زبان سے سنی ہو پس حضرت معاذ
بہت روئے اور ایک حدیث نہایت طویل بیان کی اوسمین یہ مضمون ہی

بیان کیا کہ ایک روز جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا
اے معاذ جو لوگ حافظ عمل ہوتے ہین اور جو فرشتے اعمال کو لکھتے ہین کبھی
ایسا ہوتا ہی کہ صبح سے شام تک کے ایک شخص کے اعمال نیک آسمان پر
لیجاتے ہین اور وہ اعمال مثل آفتاب کے چمکتی ہوتے ہین جب اول
آسمان پر پونہچتے ہین اور دوسرے آسمان پر جانے کو چاہتے ہین ایک فرشتہ
جو اللہ تعالی نے اول آسمان پر مقرر کر رکھا ہی کہتا ہی کہ ان اعمال کو صاحب
اعمال کے موہنہ پر مار دو اور اوسکو عدم مغفرت کے خبر دیدو کیونکہ وہ شخص
مسلمانون کی غیبتین کیا کرتا تھا پس اوسکی اعمال قبول نہین ہوئے روایت
کیا ہی اسکو فقیہ ابو اللیث نے باب التفکر مین **ارشاد** حسن بصری
فرماتے ہین واللہ الغیبۃ اسرع فی دین الرجل المؤمن من الاکلۃ فی الجسد
یعنی قسم ہی خدا کی ہر آینہ غیبت جلدی اثر کرجاتی ہی غیبت کرنے والے کی
دین مین زخم کے اثر کرنے سے بدن مین جسوقت غیبت انسان نے کی
اوسی وقت اوسکی دین مین نقصان ہوگیا نیکیون کی قبولیت مین فتور ہوگیا
نقل کیا ہی اسکو امام غزالی نے باب الغیبت مین **پانچوین مضرت**
قیامت کے روز لوگون کا دعوی کرنا اور جنکی غیبت کی ہی اونکا فریاد کرنا مطعم

اسے یار جو کوئی کسیکو کلپاویگا	یہ یاد رکھے کہ وہ نہ کل پاویگا
اوس دار مکافات مین سن اے غافل	بیداد کرے آج تو کل پاویگا

حکایت ایک روز ایک شخص ایک زاہد کے سامنے حجاج کی غیبت کرنے
اور اوسکا ظلم بیان کرنے لگے پس زاہد نے کہا خدائے تعالی منصف حقیقی ہی
جسطرح حجاج سے مظلومون کے حقوق کو لیگا اسیطرح حجاج کی طرف سے
اوسکی غیبت کرنے والون سے بدلا لیگا جب حجاج دعوی کریگا چنانچہ

سعدی علیہ الرحمۃ اسی حکایت کو منظوم کرکے فرماتے ہین

کسے گفت حجاج خونخوارہ ایست	دلش ہمچو سنگ سیہ پارہ ایست
نترسد ہمے زآہ و فریاد خلق	خدایا تو بستان ازو داد خلق
جہان دیدہ پیر دیرینہ زاد	جوان را یکے پند پیرانہ داد
کزو داد مظلوم مسکین او	بخواہند وازدیگران کین او

حکایت ایک زاہد نے اپنی بی بی کے واسطے روئی خریدی بی بی نے روئی کو دیکھ کے کہا جنھون نے روئی بیچی اونھون نے تمہارے ساتھ دغابازی کی یہ سنکے فوراً اوس زاہد نے طلاق دیدیا لوگون نے پوچھا یاحضرت کسواسطے آپ نے طلاق دیا اونھون نے کہا اس عورت نے روئی بیچنے والون کی غیبت کی قیامت کے روز وہ سب اسپر دعوی کرینگے اور اسکے دامنگیر ہونگے جانتے ہین کہینگے کہ یہ لوگ فلان کی بی بی پر دعوے کرتے ہین اس کہنے ہین مجکو ندامت ہوگی اسواسطے مینے طلاق دیدیا تا لوگ یہ امر زبان زد نہ کرین اور میری طرف اوس بی بی کو منسوب نہ کرین نقل کیا ہی اسکو تنبیہ الغافلین کی باب الغیبت مین **دقیقہ** اگر واقع مین دیکھو تو عیب بیان کرنا اوس عورت کا روئی بیچنے والونکا غیبت نہین ہی کیونکہ غیبت مین یہ امر معتبر ہے کہ عیب بیان کرنا معین کا ہووے اسیواسطے مجہول کی غیبت درست ہی اور اوس عورت نے روئی بیچنے والونکا عیب بیان کیا تھا اور وہ مجہول تھے کیونکہ اوسنے کسیکا نام نہین لیا تھا لیکن زاہد اپنے کمال زہد سے اسکو بھی غیبت سمجھا اور بی بی کو چھوڑ دیا راقم الحروف کہتا ہی شاید اوس زاہد نے بیان کیا ہوگا کہ فلان شخص سے روئی خرید لایا ہون پس جب بی بی نے عیب بیچنے والون کا بیان کیا یہ غیبت معلوم کی ہوگئی

اسواسطے اوسنے طلاق دیدیا **نصیحت** اس حکایت سے معلوم ہوا کہ بد بی بی سے صحبت رکہنا اور اوسکے ساتھہ معاشرت کرنا بد ہی بلکہ اوسکو چہوڑ دینا بہتر ہی کیونکہ ہر شخص سے صحبت ضرر پیدا کرتی ہی اور زیادہ ملاقات کچہہ اثر پیدا کرتی ہی جب بی بی بد سے زائد صحبت ہوگی خاوند مین بہی اوسکی برائی آجاویگی کیونکہ صحبت کا اثر مشہور ہی اور یار بد کا بد ہونا سانپ سے بہی ماثور ہے

دور شو از اختلاط یار بد	یار بد بدتر بود از مار بد
مار بد تنہا ہمین بر جان زند	یار بد بر جان و بر ایمان کند
صحبت صالح ترا صالح کند	صحبت طالح ترا طالح کند

اور اس زمانیکا عجیب حال ہی کہ لوگون کی بی بیان فاسقہ ہوتی ہین لیکن اونکو نہین چہوڑتے ہین طلاق دینا عار سمجہتے ہین امر شرعی مین حیا کرتے ہین بی حیائی کو حیا سمجہتے ہین نہ اپنی بی بیون کو چہوڑتے ہین نہ اونکو نصیحت کرتے ہین اگر بی بی نماز نہ پڑہی کچہہ التفات نہین رکہتے ہین اگر بی بی روزہ نہ رکہی کچہہ خفا نہین ہوتے ہین اور باوجودیکہ جانتے ہین کہ بی بی بعد جماع کے ناپاک رہتی ہی غسل نہین کرتی ہی لیکن اوسکو کبہی غسل کی تنبیہ نہین کرتے ہین راقم الحروف کہتا ہی ایسی صورت مین جماع کرنا بی بی کے ساتھہ بہتر نہین ہے کیونکہ جو شخص ایک شر کو پیدا کرے گویا کہ وہ فاعل شر ہوتا ہی پس ناپاک رہنا بی بیونکا اسکا سبب جماع ہی مردون کے پس لایق ہی مردونکو کہ جب بی بی غسل نہ کیا کرے اوسکے ساتھہ مجامعت مین کمی کیا کرین تا عورتین خود ہی آگاہ ہوجاوین اپنے قصور پر نادم ہووین غسل کرنے لگین پاک صاف رہنے لگین اور چونکہ مرد عورتون کو تعلیم نہین کرتے ہین عورتین مرد نیز غیر ہوجاتی ہین اپنی حکومت جتاتے ہین پہر مرد ایسا ڈرتے ہین جیسے

آدمی شیر سے اور بی بی بھیڑ سے اور عورتون کے تابع ہو جاتے ہین اگر بی بی کہتی
ہی جو تمھاری معاش ہو سب ہمین کو دو ہمارا زیور بناؤ ان کو اور ہمین کو یا
قریب کو نہ دو وہ ویسا ہی کرتے ہین اپنے عزیزون سے بی بیون کی طرف سے
لڑتے ہین اگر بی بی کہو تم اسوقت مسجد مین نہ جاؤ یا نماز نہ پڑہو اتباع امر واجب
سمجھتے ہین خدا کے حکم کو طاق پر رکھ دیتے ہین باوجودیکہ اگر ماں منع کرے
بیٹے کو کہ عشا کے وقت اندھیری مین نماز کو نہ جاؤ فرزند کو لازم ہی کہ ماں کا کہنا
نہ مانے اور مسجد کو چلا جاوے چنانچہ بخاری نے حسن بصری سے نقل کیا ہے
اور اس زمانے والے ایسا کرتے ہین کہ اگر ماں منع کرے کہ آج مسجد مین نماز
کیواسطے نہ جاؤ تو ماں کی ضد کرتے ہین مسجد مین چلے جاتے ہین اور جب
بی بی کہے کہ مسجد مین نہ جاؤ فی الفور حکم کو مان لیتے ہین تابعداری کو واجب
جان لیتے ہین سعدی فرماتے ہین ؎ کسی گفت کس از زن بد مباد ٭ دگر گفت
زن در جہان خود مباد ٭ پس لازم ہی ان لوگون کو کہ توبہ کرین اور ایسی
بی بیون سے یا صحبت کم کرین یا نصیحت کرین کیونکہ گنہگار سے صحبت رکھنا اچھا
نہین اور ہر مخلوق گنہگار کو بد سمجھتی ہی منقول ہی جسوقت جنت مین حضرت
آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام سے گناہ صادر ہوا اور انکو زمین پر آنیکا
حکم ہوا جنت کے ہر چیز رونے لگی اور انکی جدائی پر حسرت کرنے لگی مگر سونا
اور چاندی خدای تعالی نے ان دونون سے پوچھا تم مفارقت پر کیون نہین
روتی ہو سونا اور چاندی نے عرض کیا یارب جس شخص نے تیری مخالفت کی
اوسکی جدائی پر ہم کسطرح روئین پس اللہ تعالی نے کہا ای سونا اور چاندی
بسبب اس تمھاری عقل کے تمکو مین نے ایسی عزت دی کہ ہر چیز کی تمکو قیمت بنایا
اور ہر شخص کا تمکو محبوب کیا نقل کیا ہی اسکو نزہۃ المجالس کے باب التوبہ مین

اللھم نجنا من البلاء العام یا ذا الجلال والاکرام آمین **چھٹی حضرت**
قیامت کے روز حساب کی سختی ہونا اور باب غیبت مین شدت سوال کا ہونا
اسیواسطے زہاد حساب محشر سے نہایت لرزتے تھے اور عذاب محشر سے بیہوش
ہوجاتے تھے **اثر** حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ میدان حشر مین خدا تعالے
کے سامنے بارہ موقف ہونگے ہر موقف مین ایک ایک چیز کا سوال ہوگا اونمین
سے چوتھے موقف مین غیبت سے سوال ہوگا اگر اوس شخص سے غیبت نہ ہوئی
ہوگی آگے بڑہایا جائیگا ورنہ اوسی مقام مین ہزار برس کھڑا کیا جائیگا نقل
کیا ہی اسکو عبد الوہاب شعرانی نے کشف الغمۃ عن احوال الامۃ مین **حکایت**
ایک روز عوف نے ابن سیرین کے سامنے حجاج کی غیبت شروع کی ابن سیرین
نے کہا ای عوف اگرچہ حجاج ظالم ہی پس اللہ تعالی مظلومون کا حق حجاج سے لیگا
اور اوسکا حساب حجاج سے کریگا لیکن غیبت کرنا حجاج کی نہ چاہیے کیونکہ اللہ تعالی
غیبت کرنے والے سے حجاج کی طرف سے حساب کریگا نقل کیا ہی اسکو امام
غزالی نے کتاب الغیبۃ مین **دقیقہ** راقم الحروف کہتا ہی جبکہ زندگی حجاج
مین اوسکی غیبت کا یہ حال ہوا کہ ابن سیرین نے اوسکو ناجائز کیا پس اب
بدرجہ اولی غیبت حجاج کی جائز نہوگی اس وجہ سے ہر مردے کی غیبت بعد
مرنے کے جائز نہین ہی چنانچہ تفصیل اسکی سابقا گذر چکی پس حجاج کی بھی
غیبت اسیطرح ہوگی اور حجاج سے وقت موت کے کلمات مغفرت کے
منقول ہوئی ہین پس شاید اللہ تعالی نے اوسکے گناہون کو اپنی عنایت سے
معاف کیا ہو کیونکہ وہ غفور رحیم ہی منقول ہی کہ وقت موت کے حجاج
کہتے تھے یا رب اغفر لی فان الناس یقولون انک لا تغفر لی یعنی ای
رب بخشدے مجکو اور مرحوم کر مجکو کیونکہ لوگ ایسا گمان کرتے ہین کہ تو مجکو

نہ بخشیگا بعد مرنے حجاج کے اس کلمے کی خبر جب حسن بصری کو پوہنچی اونہون نے
تعجب کیا نقل کیا ہی اسکو امام غزالی نے باب کلام المختصرین مین اور نووی
کہتے ہین لا یجوز لعن الحجاج یعنی حجاج پر لعنت کرنا درست نہین نقل کیا ہی
اسکو نزہتہ المجالس کے باب فضل الدعا مین اور منقول ہی کہ حجاج وقت مردن کہتی
تہی یارب لوگ میرے باب مین قسم کہاتے ہین کہ اللہ تعالی حجاج کو نہ بخشیگا لیکن
تو بڑا غفور رحیم ہی میرے گناہ ہونکو بخشدے اور یہ اشعار اسی مضمون کی پڑہتی تہی

یا رب قد حلف الاعداء واجتہدوا	ایمانہم اننی من ساکنی النار
أیحلفون علی عمیاء ویحہم	ما ظنہم بعظیم عفار

جیسا کہ حیوۃ الحیوان مین مذکور ہی **حکایت** ایک روز داؤد طائی نے
ایک مقام مین گذر کیا اور اونکو وہان غش آگیا جب مدہوشی اونکی گئی
لوگون نے پوچھا یا حضرت اس مقام مین آپکی بیہوشی کا کیا سبب ہی داؤد
نے جواب دیا مجکو یاد آیا کہ اس مقام مین مینے ایک شخص کی غیبت کی تہی
پس مجکو اللہ تعالی کے حساب کا خیال آگیا کہ دیکھا چاہیے اوس غیبت مین
اللہ تعالی کسطرح مجکو پکڑیگا پس مین بیہوش ہو گیا نقل کیا ہے اسکو
نزہتہ المجالس کے باب الغیبت مین **نصیحت** اللہ تعالی کا حساب نہایت
سخت ہی کیون نہ ہو اگر کوئی بادشاہ اپنے کسی نوکر کو پکڑے اور پوچھنا شروع کرے
کہ تمنے یہ کام کیون کیا یہہ کام کیون کیا وہ شخص اس حساب سے نہایت تنگ ہوجاتا
ہی پس خدا یتعالی کہ علام الغیوب ہی جب ایک ایک فعل کا سوال کریگا ہر
ہر شخص کا بدن لرزیگا قول سعدی سے بجاہے کہ وحشت خور ندانبیا
تو عذر گنہ را چہ داری بیا اور اسیواسطے عباد حساب الٰہی سے نہایت
خوف کرتے تھے اور عذاب الٰہی سے ڈرتے تہے **حکایت** ایک مرتبہ ایک جماعت

عبادگی کہ اونمین عطا بہی موجود تہی سفر کے واسطے نکلا اور وہ لوگ اسطرح کے
عبادت کرتے تہے کہ بسبب کثرت عبادت کے اونکی آنکہین گڑہے مین گہس گئین
تہین اور اونکے پیر پہول گئے تہے اور اسطرح کے لاغر ہوگئے تہے کہ گویا خربزہ
کے چہلکے تہے اور گویا ابہی قبرون سے نکل کے آئے تہے راہ مین ایک مقام پر
ایک عابد بیہوش ہوگیا اور باوجودیکہ وہ ایام نہایت سردی کے تہے اوسکے سر سے
بسبب دہشت کے پسینہ ٹپکنے لگا جب اوسکو ہوش آیا لوگون نے پوچہا اوسنے
کہا جب مین اس مقام پر گذر گیا مجہکو یاد آیا کہ فلان روز اس مقام مین مینے
گناہ کیا تہا یہ خیال آکے میرے دل مین دہشت حساب کی آگئی اور بیہوشی طاری
ہوگئی نقل کیا ہی اسکو امام غزالی نے باب احوال الخائفین مین **حکایت**
ایک روز امام ابو حنیفہ رح راہ مین چلے جا رہے تہے کہ انکا پیر ایک لڑکی کے
پیرہن مین لگ گیا اوسی لڑکی نے کہا اے شخص تونے مجہکو تکلیف دی کیا تو
قیامت کے حساب کو خیال نہین کرتا ہی اور خدا تعالی کے قصاص سے خوف
نہین کرتا ہی پس یہ سنکے امام بیہوش ہوگئے اور حساب کے نام کو سنکے نہایت
دہشت مین آگئے نقل کیا ہی اسکو نزہۃ المجالس و منتخب النفائس کے باب
اجتناب الظلم مین الحق حساب الہی مقام دہشت ہی اور قصاص الہی مقام
دہشت ہی دیکہو اگر کوئی شخص کسی کے اعمال بد کو پوچہنا شروع کرے
کسطرح طبیعت اوسکی گہبراتی ہی اور روح جانے کو چاہتی ہے پس
میدان محشر کے حساب کو نہ پوچہنا چاہیے کہ اوسکا حد و پایان نہین ہی **ف**
دران روز کز فعل پرسند و قول اولوالعزم را تن بلرزد ز ہول
ساتوین مضرت حشر مین ندامت کا عارض ہونا اور نتیجہ مین حسرت کا لاحق ہونا
سعدی کہتے ہین **ف** سر از جیب غفلت بر آور کنون کہ فردا نماند بحسرت نگون

کیونکہ دنیا مین اگر کوئی کسیکو گالی دیوے اور وہ شخص اپنا دعوی گالی دینیوالے پہ عدالت فوجداری مین پیش کرے پس اوس گالی دینے والے کو کسطرح ندامت ہوتی ہے اور گالی دینے پر کیسی حسرت ہوتی ہے کیونکہ اگر عدالت مین اقرار گالی دینیکا کریگا سزا پاویگا اور اگر انکار کریگا مدعی گواہ پیش کریگا آخر گالی دینا اسکا ثابت ہو جائیگا اور وبال اسکی جان پر آئیگا اسیطرح قیامت کے روز جب لوگ کسی شخص پر دعوی کرینگے کہ اسنے ہماری غیبت کی ہے اور اللہ تعالی کہ عالم الغیوب ہے اس سے سوال کریگا پس اگر یہ اقرار کریگا مجمع عام مین رسوا ہوگا اور اگر انکار کریگا اللہ تعالی اسکی اعضا کو حکم کریگا اور زبان کو گویائی عنایت کریگا اور ہر عضو اوس شخص کا حال کھولیگا لوگونکو سامنے رسوا کریگا مگر ہان جو لوگ ابرار ہین اور جن پر فضل خدا ہو وہ لوگ نجات والون سے ہونگی ندامت سے بیخوف ہونگی سعدی سے

قیامت نیکان بر اعلی رسند	ز قعر ثری بر ثریا رسند
ترا خود بماند سر از ننگ پیش	که گردت برآید عملہای خویش
برادر ز کردار بدان شرم دار	که در روی نیکان شوی شرمسار

مولانا روم فرماتے ہین سے

روز محشر ہر نہان پیدا شود	ہم ز خود ہر مجرمے رسوا شود
دست و پا ہر گواہے پایان	بر فساد او بہ پیش مستعان
دست گوید مین چنین دزدیدہ ام	لب بگوید من چنین بوسیدہ ام
پائے گوید شدستم تا منی	فرج گوید من بکردستم زنے
چشم گوید کردہ ام غمزہ حرام	گوش گوید چیدہ ام سوء الکلام

اسیواسطے ابرار ازحد قیامت کی ندامت سے ڈرتے تھے اور حساب تمہارے سے خوف کرتے حکایت جب ابو سلیمان دارانی رح قریب انتقال ہوئے

اہل مجلس اوسنے کہنے لگے اے ابو سلیمان مقام فرحت ہی کہ آپ غفور رحیم کے پاس
تشریف لیجاتے ہین آپکو کچہ اندیشہ نہین ہی کیونکہ وہ سب گنہ بخشدیتا ہے پس
ابو سلیمان نے کہا کیا وہ اللہ تعالی ایسا نہین ہی کہ گناہ صغیرہ پر حساب کرتا ہی
اور گناہ کبیرہ پر عقاب کرتا ہی پس جسطرح اوسکی رحمت کے امیدوار رہنا چاہیے
اسیطرح اوسکی غضب سے بہی ڈرنا چاہیے نقل کیا ہی اسکو امام غزالی نے باب
کلام المحتضرین مین **نصیحت** اہل زمانہ جب کوئی گناہ کرتے ہین اور کوئی
اونکو نصیحت کرتا ہی کہتے ہین کہ اللہ ہمارا غفار ہی وہ ہمارے گناہونکو بخشدیگا
اور کسی گنہ کی حقیقت نہین سمجہتے ہین اور بی باک ہوکے گناہ کرتے ہین
اور نہین سمجہتے ہین کہ اگر خدا تعالی ایک ادنی گنہ پر سوال کرے لسان سے
کچہ جواب بن نہ پڑے اور اگر دریای غضب الہی جوش کرے کسکا ہوش نہ رہے
اور میدان حشر مین اسطرح غضب الہی کا سامان نمودار ہوگا کہ ہر شخص حتی کہ
انبیاء سابقین نفسی نفسی کہینگے اور کوئی کسی کی شفاعت نہ کریگا حتی کہ جب
تمام لوگ تنگ ہوکے حضرت آدم اور ابراہیم اور موسی اور نوح اور عیسے
علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام کے پاس بامید شفاعت جاوینگے سب حیلہ
کرینگے مگر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کمربستہ ہوکے شفاعت
کا اقرار کرینگے اور آپ امتی امتی پکارینگے پس اہل زمانہ غضب الہی کو کچہ
خیال نہین کرتے ہین اور بیباک ہوکے گناہونکو خوش ہوہوکر کرتے ہین حالانکہ
بعد گناہ کے چہوٹا سمجہنا گناہ کو اور خوش ہونا نہایت گناہ صغیرہ ہے

(حاشیہ: یعنی عذر کرینگے ۱۲)

نیک کاموں سے رہا مین دور دور ہوگی پرسش حشر مین مجہسے ضرور	عمر بہر کرتا رہا فسق و فجور پیش جاویگا نہ وان کچہ مکر و زور

آٹہوین **مضرت** قیامت مین گوشت اوس شخص کا کہ غیبت کی ہی

پیش کیا جانا اور مردار کے کہانے کا حکم کیا جانا چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت گذر چکی کہ جو شخص کسیکی غیبت کریگا قیامت مین اوسکے سامنے
وہ شخص جسکے غیبت کی ہی مردہ پیش کیا جاویگا اور حکم ہوگا کہ جسطرح تو نے اسکے
گوشت کو زندگی مین کہایا تہا بعد مرنے بہی کہا پس وہ شخص مردار کا گوشت کہاویگا
اور نہایت موںہہ بناویگا نقل کیا ہی اسکو سیرۃ احمدیہ مین طبرانی سے
نوین مضرت قیامت کے روز اپنا گوشت کہانا اور اسطرحکا عذاب واسیر ہونا
حدیث جسوقت جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم معراج سے
تشریف لائے آپ نے فرمایا مررت بقوم یقطع اللحم من جنوبھم ثم یلقمون
ثم یقال لھم کلوا ما کنتم تاکلون من لحوم اخوانکم فقلت یا جبرئیل من
ہولاء قال ہولاء من امتک الھمازون واللمازون یعنی المغتابین روایت
کیا ہی اسکو فقیہ ابو اللیث نے باب الغیبت مین یعنی جسوقت مین معراج کو گیا
دیکہا مین نے چند لوگون کو کہ اونکی پسلیون سے گوشت کاٹا جاتا ہی اور اونکی
موںہہ مین ڈالا جاتا ہی اور فرشتے کہتے ہین جسطرح تم لوگ دنیا مین اپنے
بہائیونکا گوشت کہاتے تہے اب اپنا گوشت کہاؤ اور اپنے عضو کو اپنا لقمہ
بناؤ پس مینے کہا اے جبرئیل یہ کون لوگ ہین اونہون نے جواب دیا یہ وہ لوگ
ہین کہ لوگون کی غیبتین کرتے ہین اونکے واسطے یہ عذاب مقرر ہوا **دسوین
مضرت** قیامت کے روز اپنے بدنون کو ناخونون سے نوچنا چنانچہ حدیث
معراجی مین ابوداود سے سابقًا حدیث گذر چکی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وعلی آلہ وسلم نے شب معراج مین جو لوگ غیبت کرتے ہین اونکو دیکہا کہ
وہ اپنے ناخونون سے اپنی بدنون کو نوچ رہے ہین اور اس عذاب سخت مین
گرفتار ہین **گیارہوین مضرت** جہنم مین مرض خارشت مین مبتلا ہونا

چنانچہ سابقًا مجاہد سے نقل گذر چکی کہ جو لوگ مسلمان کی غیبت کرتے ہین
وہ لوگ بسبب ذلیل کرنے مسلمانون کے جہنم مین خارشت مین مبتلا ہونگے
بارہوین مضرت جنت مین سب کے بعد جانا اور جہنم مین سب سے اول جانا
یعنے اگر غیبت کرنیوالا غیبت سے توبہ کرکے مرے اگرچہ وہ جنت مین جائیگا
لیکن بعد لوگون کے جائیگا اور اگر بغیر توبہ کے مرا ہی پس وہ سب کے پہلے
دوزخ مین جائیگا چنانچہ یہی مضمون سابقًا قول کعب احبار سے نقل ہو چکا
حکایت روضۃ الواعظین مین ملا مسکین ہروے تحریر کرتے ہین
کہ حضرت ابراہیم کے صحیفون مین یہ نصیحت لکھی تھی کہ ای ابن آدم غیبت
کو تو چھوڑ دے تا بہشت تیری مشتاق ہووی **تیرہوین مضرت**
آخرت مین بند رہونا چنانچہ نزہۃ المجالس سے حاتم اصم کا قول منقول
ہو چکا کہ غیبت کرنے والی دوزخ مین بند رہونگے **چودہوین مضرت**
عذاب قبر کا زیادہ ہونا چنانچہ سابقا یہ مطلب قتادہ سے ہو چکا کہ ایک
تہائی عذاب قبر کی بسبب غیبت کی ہوتی ہی **پندرہوین مضرت** صفت نفاق
کے آجانا اور مثل منافقین کے ہو جانا چنانچہ سابقا ہو چکا کہ ایک شخص نے
حجاج کی غیبت کی ابن عمر نے اوس سے پوچھا اگر یہان حجاج موجود ہوتے
تم اونکو برا کہتے یا نہین اوسنے کہا نہین پس ابن عمر نے کہا اسکو ہم نفاق
سمجھتے تھے کہ جب کسی سے ملاقات ہووے نہایت مہربانی کرین اور پیچھا اوسکے
اوسکی قربانی کرین **سولہوین مضرت** اعتماد کا چلا جانا یعنی جو شخص
لوگون کے سامنے کسی کی غیبت کرتا ہی لوگون کے نزدیک اوس شخص کا اعتماد
چلا جاتا ہے اور وہ لوگ سمجھتے ہین کہ اسکا اعتبار نہین ہی جیسا اسنے
آج ہمارے سامنے فلان شخص کو برا کہا ایسا ہی ہمکو بھی لوگون کے سامنے برا کہیگا سعد

ہر آنکس بر دنام مردم بعار ✿ تو چشم نکو گوئے از وے مدار
کہ اندر قفائے تو گوید ہمان ✣ کہ پیش تو گفت از پس مردمان

حکایت ایک شخص نے ایک زاہد کے سامنے کسی کی غیبت کی پس اوس زاہد نے کہا ای شخص تو میرے سامنے کسی کی غیبت نہ کر اور اپنے حق مین مجکو بدگمان نہ کر سعدی اسی حکایت کو نظم مین فرماتے ہین ✿

زبان کرد شخصے بہ غیبت دراز		بدو گفت دانندۂ سرفراز
کہ یاد کسان پیش من بد مکن		مرا بدگمان در حق خود مکن

ارشاد سترھوین مضرت ظلم کرنا مسلمانون پر اور ضرر پہونچانا اہل ایمان پر ایک حکیم سے کسی نے کہا کچھ نصیحت کرو پس اونہون نے کہا لا تجف ربک ولا تجف الخلق ولا تجف نفسک یعنی تین بات کو لازم لو ایک یہ کہ اللہ پر ظلم نہ کرو باینطور کہ سوا اللہ کے کسی کی خدمت نہ کرو اور ریا کو دخل نہ دو دوسرے یہ کہ مخلوقات پر ظلم نہ کرو باین طور کہ کسی کی غیبت کرو تیسرے یہ کہ اپنے نفس پر ظلم نہ کرو باین طور کہ فرائض مین اور عبادات مین کمی کرو نقل کیا ہی اسکو فقیہ ابو اللیث نے باب الذنوب مین حدیث فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے خصلتان لیس فوقھما من الشر الشرک باللہ والضر لعباد اللہ وخصلتان لیس فوقھما من الخیر الایمان باللہ والنفع لعباد اللہ یعنی دو صفت سے بہتر کوئی نہین ہی ایک ایمان لانا اور دوسرے نفع دینا اور دو وصف ہین کہ اونسے بد کوئی صفت نہین ایک شرک کرنا دوسرے اللہ کے بندون کو ضرر دینا نقل کیا ہی اسکو امام غزالی نے باب حقوق المسلم علی المسلم مین اٹھارہوین مضرت اللہ تعالی کے عدو کو یعنے ابلیس کا خوش کرانا کیونکہ ابلیس غیبت سے نہایت خوش ہوتا ہی حکایت

حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے ایک روز شیطان کو دیکھا
کہ اوسکے ایک ہاتھ مین شہد ہی اور دوسرے ہاتھ مین راکھ ہی پس حضرت
عیسی نے شیطان سے پوچھا اوس مردود الرحمن نے کہا یہ راکھ مین یتیمون
کے موہنون مین ڈالتا ہون تا اونکے موہنہ خراب ہوجائین اور اونکی صورتین
بد ہوجائین پس لوگ اونسے اجتناب کرین یتیمون کی خبرگیری نہ کرین اور
یہ شہد غیبت کرنے والون کے موہنون مین ڈالتا ہون کیونکہ مین اونسے
نہایت خوش ہوتا ہون نقل کیا ہی اسکو نزہۃ المجالس منتخب النفائس کے
باب الغیبۃ مین اور شیطان کا خوش ہونا نہایت ضرر کرتا ہی دو وجہ سے
ایک وجہ یہ کہ شیطان خدائے تعالی کا نافرمان ہی اور اوسپر غضب رحمن
ہی پس موجب خوشنودی شیطان باعث غضب رحمن ہی کیونکہ جو شخص
اپنے مولی کے دشمن کی اطاعت کریگا بلاشک مولی اوس سے رنجیدہ ہوگا
دوسری وجہ یہ کہ شیطان انسان کا بھی دشمن جانی ہی مولانا روم فرماتی ہین
زانکہ این شیطان عدو جان تست ✤ دائما در فکرت ایمان تست
ایسا کہ ظاہر مین دوست معلوم ہوتا ہی کیونکہ نفس کو اسکی اطاعت سے مزہ ملتا ہی
اور خفیہ خفیہ شعلہ لگاتا ہی نفس کو بیوقوف بناکے اپنے دام مین لاکے جہنم
مین لیجاتا ہی اور ایسا عدو نہایت سخت ہوتا ہی اور اوسکا دفع نہایت مشکل
ہوتا ہی کیونکہ جو شخص ظاہر دشمنی کرتا ہی لوگ اوسکو کبھی جان لیتے ہین
اوسکی شیطنت سے واقف ہو رہتے ہین بخلاف اوسکے جو دشمن خفی ہو کیونکہ ظاہر
مین اوسکی باتین اچھی معلوم ہوتین اور حقیقت مین وہی باتین فتنہ انگیز ہوتے
ہین اسیواسطے کیا عوام کیا خواص ظاہر مین شیطان کو گالیان دیتے ہین
اور حقیقت مین اوسکی اطاعت کرتے ہین اسیواسطے وہب بن منبہ کہتے ہین

ارشاد واتق اللہ ولا تسب الشیطان فی العلانیۃ وانت صدیقہ فی السر
یعنی اے ابن آدم اللہ سے خوف کر اور نہ گالی دے تو شیطان کو ظاہر مین حال
یہ کہ باطن مین اوسکی تابعداری کرتا ہے کیونکہ اس گالی دینے سے کچھ فائدہ
نہین ہے نقل کیا ہے اسکو امام غزالی نے باب تفصیل مداخل الشیطان فے
القلب مین ہان جو لوگ خدا تعالی کی طرف سے ہدایت کی راہ مین چلتی ہین
شیطان کو اپنا عدو ظاہر مین اور باطن مین بناتے ہین اور از حد اوس سے
اجتناب کرتے ہین **حکایت** فقیہ ابو اللیث باب التوکل مین ایک قصہ عجیبہ
قابل استماع لکھتے ہین کہ ایک روز شقیق نے حاتم اصم سے پوچھا یا حاتم تم میرے
خدمت مین تیس سال سے رہتے ہو اس مدت مین تمنے کیا تحصیل کیا حاتم نے
جواب دیا اس مدت مین مینے چھ چیزین سیکھین اور چھ امر نصیحت کی چیزے
پہلا امر یہ کہ مینے دیکھا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وما من دابۃ فی الارض الا
علی اللہ رزقہا یعنی کوئی چلنے والا زمین پر نہین ہے مگر اوسکا رزق خدا کی
ذمی پر ہے اور مین بھی ایک چلنے والون مین سے ہون پس مینے توکل کو اپنا شیوہ
کیا اور عبادت کو اپنا طریقہ کیا کیونکہ خدا ہے تعالی میرے رزق کا ضامن ہے
میری جان فشانی کی حاجت نہین ہے جب کہ اللہ تعالی مجھکو رزق پونہچاتا ہے
مجکو کہ بشر ہون کیون نہ رزق دیگا اور اپنی عنایت سے قوت مرحمت کریگا دوسرا امر
یہ کہ اللہ تعالی فرماتا ہے انما المومنون اخوۃ یعنے سب مسلمان باہم بھائی ہین
اور بھائی کو لایق ہے کہ اپنے بھائی کو تکلیف نہ دے ہمیشہ اوسکے ساتھ نرمی کیا
کرے اور باہم عداوت نہ کرے اپنے بھائی سے بغض نہ رکھے اور سبب بغض کا
حسد ہوتا ہے پس مینے اپنے نفس کو خوب صاف کیا بالکل حسد سے پاک کیا اب
میرا نفس ایسا ہو گیا ہے کہ اگر کسی مسلمان کو مشرق مین رنج ہووے اور مجکو

اوسکی خبر ہووے میرا بہی دل رنج کرتا ہی میرا نفس بہی بسبب بہائی کے
تکلیف کی مغموم ہوتا ہی اور اگر کسی مسلمان کو مغرب مین خوشی پونہچی اور مجکو
خبر اوسکی پونہچی میرا دل خوش ہو جاتا ہی بسبب بہائی کی خوشی کی میرا دل
فرحت کرتا ہی تیسرا امر یہ کہ مینے دیکھا کہ ہر شخص کسی چیز سے دوستی پیدا کرتا ہی
لیکن پہر بعد مرنے کے دوست سے جدا ہو جاتا ہی پس ایسے دوست سی کیا فائدہ
ہی اسواسطے مینے عبادت کو لازم لیا اور طاعت مولی کو اپنا دوست بنایا کیونکہ
یہ دوست میرے ہمراہ قبر مین رہیگا اور محشر مین بہی ہمراہی کریگا اور صراط پر بہی
خبر گیری کریگا پس مینے اپنے دل سے تمام چیزون کے دوستی نکال ڈالی
اور عبادت سے دوستی پیدا کی ایک شاعر کہتا ہے

کچھہ نہ تو نے اپنے رب کی یاد کی	عمر اپنے مفت مین برباد کی
کچھہ نہ کی اعمال پر اپنے نظر	آخرت کا آئیگا آخر سفر

چوتہا امر یہ کہ مینے دیکھا کہ ہر شخص کسی چیز کو برا جانتا ہی کسی شخص سی عداوت
رکھتا ہی لیکن سوا ضرر کے عداوت سے کچھہ فائدہ نہین ملتا ہی پس مینے
کافر سے اور شیطان سے از حد عداوت کی کیونکہ کافر کو اگر مین قتل کرون گا
ثواب پاؤنگا اور اگر وہ مجکو قتل کریگا شہید ہونگا پس اس دشمنی مین ہر طرحکا
فائدہ ہے اور شیطان کو مین نہین دیکھتا ہون تا اوس سے کسی طرحکا
انتقام کرون اور وہ ہر وقت مجکو دیکھتا ہی جہنم مین مجکو پہینکتا ہی
ہے شیطان دشمن اولاد آدم + سکہاتا ہے وہی راہ جہنم
پس مینے اس امر کو لازم لیا کہ جب تک مین زندہ ہون خدا کا بندہ ہون شیطان
سے عداوت رکہونگا اوسکی وساوس سے بچونگا پانچوان امر یہ کہ دیکھا مینے
کہ ہر شخص دنیا مین گہر بناتا ہی نہایت اوسکو آراستہ کرتا ہی تا اوسمین کسیطرح

تکلیف نہووے کسیطرح کی مصیبت نہ پڑے لیکن جب آدمی مرجاتا ہی سب
خان ومان کو چھوڑجاتا ہی تاریکی مین سوتا ہی اپنے اعمال پر روتا ہی پس
مین نے دنیا کی زینت کو اور عمارت کو چھوڑا اور اشیار دنیویہ سی منہ موڑا
مینے اپنا گھر قبر کو سمجھا ہے اوسکی آراستگی کے طرف متوجہ ہوا **ابیات**

یہ دنیا ہے تحقیق دار فنا	تو ہرگز کبھی اسمین دل مت لگا
نہ آیا کوئی جو کہ باقی رہا	نہ ساغر رہا اور نہ ساقی رہا

چھٹا امر یہ کہ مین نے دیکھا کہ میرا طالب ملک الموت ہے اور میرا راغب
ملک الموت ہی پس مین ملک الموت کے آنے کے واسطے مہیا ہو بیٹھا جیسے
دولہن نوشہ کے واسطے زینت کرکے بیٹھتی ہی جب نوشہ آتا ہی دولہن کو لیجاتا ہی
اور اوسوقت وہ دولہن کچھہ عذر نہین کرتی ہی اسیطرح مین بھی ملک الموت
کے آنے کے واسطے تیار ہو رہا اپنی نفس کو دنیا سے جدا کر رکھا تا جب ملک الموت
آوے میری روح کو لیجاوے مجکو مہلت مانگنے کی احتیاج نہووے **س**

پہلے توبہ کر گنہ سے ایجوان	تا تجھے بخشے خدا ہی دو جہان
کچھہ بھروسا اپنی ہستی کا نہ کر	موت کو تو جان لے بالاے سر

جب یہ سب باتین شقیق سن چکے کہنے لگے اے حاتم جو تمنے سمجھا خوب سمجھا اگر
تم اسکے موافق کرتے جاؤگے بار بے راہ راست کو پاؤگے افسوس ہی **حضرت**
خدا کی نافرمانی کرنا اور خوف خدا کو چھوڑ دینا اور یہ امر موجب ہلاکت کا ہی
اور یہی امر باعث خباثت کا ہی کیونکہ اللہ تعالے دانا بینا ہے اوسکی
نافرمانی کرنا سامنے اوسکے نہایت زبون ہے رومی کہتے ہین **س**
ہر کہ او عصیان کند شیطان شود ✽ گو حسود دولت نیکان شود
اسیواسطے حاتم اصم فرماتے ہین **ارشاد** واذا اردت ان تعصی مولاک فاعص

فی موضع لا یراک یعنی جب تیرا ارادہ گنہ کرنیکا ہووے پس ایسے مقام مین
گنہ کر کہ اللہ تعالی نہ دیکھے ورنہ گنہ نہ کر نقل کیا ہی اسکو مولانا جامی نے
نفحات الانس مین اور حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو چند نصیحتین کین منجملہ
اونکے یہ ہی ارشاد کیا یا بنی اذا اردت ان تعصی اللہ فاطلب مکانا لا یراک
اللہ وملائکتہ یعنی جب تیرا ارادہ کسی گنہ کا ہووی پس تو اوس گنہ کیواسطے
ایسے مقام کو تلاش کر کہ وہان اللہ اور فرشتے نہ دیکھتے ہون اگر ایسا کوئی مکان تجکو
نہ ملے پس گنہ سے بچ نقل کیا ہی اسکو تنبیہ الغافلین کے باب التوکل مین سعدی کہتے ہین

چنان شرم دار از خداوند خویش ۞ کہ شرمت ز بیگانگان

اور خوف خدا ادنی ادنی جانور کرتے تھے پس انسان کو کیون نہ ہو

خوف سے تیرے خدای ذو المنن ۞ بید کے مانند لرزان ہے

حکایت ایک مرتبہ حضرت داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام
دریا کے کنارے تمام سال عبادت کے بعد کہنے لگے ای رب میرے
پیٹھ عبادت کرتے کرتے جھک گئی اور آنسو میرے بہت بہی لیکن معلوم نہین
کہ میرا مستقر جنت ہی یا دوزخ پس ایک مینڈک دریا سے بحکم خدا بولا کہ ای داؤد
تم ایک سال کی عبادت مین خدا پر احسان جتلانے لگے قسم ہی خدا کی مین
تیس برس سے اس مقام مین خدا کی عبادت مین مشغول ہون پہر بھی میرا
بدن خوف خدا سے لرزتا ہی یہ سنکے حضرت داؤد بہت روئے نقل کیا ہی اسکو
فقیہ ابو اللیث نے باب العجب مین اور انبیا کہ یقینی جنتی تھے اونی زلت سے
کیسی آہ وزاری کرتے تھے چنانچہ منقول ہی **حکایت** کہ جب حضرت داؤد سے
ایک زلت ہوگئی یعنی ایک شخص کی بی بی حسینہ کو دیکھ کے چاہا کہ وہ میرے
بی بی ہوجائے باوجودیکہ ایک کم سو بی بیان رکھتے تھے اور بعد اوسکے نادم ہوئے

چالیس روز تک سجدے مین رویا کیو الیسا روتے کہ اونکے آنسوؤن سے زمین پر
گھاس اوگی نقل کیا ہو اسکو امام غزالی نے باب احوال الانبیاء الخائفین مین
ہر گاہ ایک ادنی گنہ پر اسقدر حضرت داؤد روئے پس ہملوگونکو لازم ہے
کہ ہر وقت رویا کرین کیونکہ شام وبیگاہ غیبت مین مبتلا رہتے ہین اور
اپنی اوقات کو کبائر مین صرف کرتے ہین سعدی فرماتے ہین سے
بترس از گناہان خویش این نفس ✠ کہ روز قیامت نترسے زکس
لیکن ہم لوگ پردہ غفلت مین چھپے ہوئے ہین اور عقلون ہم
ہم لوگون کے پردے پڑے ہوئے ہین رومی مثنوی مین فرماتے ہین سے
حملہ بر خود میکنی اے سادہ مرد ✠ ہمچو آن شیری کہ بر خود حملہ کرد
اسی سبب سے عوام وخواص کا یہ حال ہو کہ جب کبھی غیبت کی برائیان
سنتے ہین اور اوسکے کرنے والون کی سزا دیکھتے ہین نہایت روتے ہین
بعد جب مجلس برخاست ہو جاتی ہے خوف اون کے دل سے چلا جاتا ہی
پس انکی رقت عورتون کی رقت کے مانند ہی جسطرح عورتین جب کوئی امر ملال
کا سنتے ہین کیسا روتی ہین پھر بعد ایک گھڑی کے اونکے دل مین مطلقاً خیال
بھی نہین رہتا ہی اسطرح یہ لوگ ہین اللھم اجعلنا من الابرار لنا جیین
یا رب العالمین بیسوین مضرت جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
آلہ وسلم کی مخالفت کرنا کیونکہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
نہایت غیبت سے لوگون کو منع فرماتے تھے اور اس باب مین صحابہ کو بہت زجر
فرماتے تھے یہان تک کہ انتقال کے قریب جب آپنے خطبۃ الوداع پڑھا اوسمین
بھی غیبت سے ہر شخص کو منع کیا اور غیبت کو موجب ہلاکت کا فرمایا
اکیسوین مضرت روزہ مکروہ ہونا اگر غیبت کرنیوالا روزہ دار ہووے

بلکہ اشعۃ اللمعات مین ہے کہ غیبت سفیان ثوری کے نزدیک مفسد صوم ہے چنانچہ یہہ مضمون
بعض احادیث سے نکلتا ہے **ارشاد** مجاہد کہتے ہین خصلتان تفسدان الصوم
الغیبۃ والکذب یعنی دو صفت ہین کہ اون سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ایک غیبت کرنا
دوسرے جہوٹ بولنا حالت صوم مین نقل کیا ہے اسکو احیاء العلوم کے کتاب اسرار الصوم
مین **حکایت** دو شخص روزہ دار تہے اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ
وسلم کے نماز ظہر اور عصر مین ہمراہ تہے بعد نماز عصر کے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وعلی آلہ وسلم نے اون دونون سے فرمایا تم دونون پہر وضو کرو اور ظہر اور عصر کی
نماز کا اعادہ کرو اور اس روزہ کی قضا کرو اون دونون نے پوچہا یا رسول اللہ
کسواسطے ہم پر یہہ حکم فرماتے ہین آپ نے فرمایا اس سبب سے کہ حالت روزے
مین تمنے غیبت کی ہے روایت کیا ہے اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین نقل کیا ہے
اسکو باب الغیبت کی فصل ثالث مشکوۃ المصابیح مین **حکایت** ایک روز
جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے حکم فرمایا کہ آج کوئی شخص بغیر میرے
حکم کے روزہ افطار نہ کرے جب شام ہوئی ہر شخص آتا تہا اور افطار کا اذن لیکے
افطار کرتا جاتا تہا یہان تک ایک شخص نے آکے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلے
آلہ وسلم دو جوان عورتین میرے گہر مین روزہ دار ہین اور وہ آپکے پاس آنے سے
حیا کرتے ہین اور افطار کا اذن چاہتے ہین یہ سنکے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وعلی آلہ وسلم نے منہ پہیر لیا پہر اوس شخص نے عرض کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وسلم نے اعراض کیا جب تیسری مرتبہ اوس شخص نے افطار کا اذن
چاہا آپ نے فرمایا اون دونون عورتونکا روزہ نہین ہوا کیونکہ جو شخص تمام دن
لوگونکا گوشت کہایا کرے اور مسلمانون کی غیبت کیا کرے اوسکا روزہ کیونکر
ہوگا اون دونون سے کہو کہ یہان آوین اور قے کرین وہ دونون عورتین

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت مین آئین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ایک پیالہ منگوایا اور اون دونون کے سامنے رکھوایا اور اونکو قی کرنیکا حکم فرمایا ہر ایک کی قی مین خون نکلا اور پیپ بھی اسمین ملا ہوا تھا پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے یہ دونون عورتین تمام دن ایک جگہہ پر بیٹھکے لوگونکا گوشت کھایا کین نقل کیا ہی اسکو امام غزالی نے باب الغیبت مین حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اربع یفطرن الصائم وینقض الوضوء ویھدمن العمل الغیبة والکذب والنمیمة والنظر الی محاسن المرءة التی لا یحل النظر الیھا وھن یسقین اصول الشر کما یسقی الماء اصول الشجر یعنے چار چیزین ہین کہ اونکے سبب سے وضو ٹوٹ جاتا ہی اور نیک کام خراب ہوجاتا ہی اور روزہ فاسد ہوجاتا ہی ایک غیبت دوسرے چغلخوری تیسرے جھوٹ چوتھے اجنبیات عورتون کو دیکھنا اور حرام نظر عورتون کی طرف کرنا اور یہ چار چیزین بدی کی جڑونمین پانی ڈالتی ہین جسطرح پانی درختون کی جڑون مین ڈالا جاتا ہی جسطرح پانی کے ڈالنے سے جڑین درختون کے تروتازہ ہوتے ہین اسیطرح ان چار چیزون سے بدی کے بیخ تروتازہ ہوتی ہی نقل کیا ہی اسکو تنبیہ الغافلین کے باب الغیبت مین حدیث فرمایا حضرت رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے خمس یفطرن الصائم الکذب والنمیمة والغیبة والیمین الکاذبة والنظر بشھوة یعنے پانچ چیزین ہین کہ اون سے روزہ فاسد ہوجاتا ہی اور روزہ مین فساد آجاتا ہی ایک جھوٹ بولنا دوسرے غیبت کرنا تیسرے چغلی کرنا چوتھے جھوٹی قسم کھانا پانچوین کسی عورت کو شہوت سے دیکھنا نقل کیا ہی اسکو امام غزالی نے کتاب الصوم مین حدیث حضرت سید المرسلین صلے اللہ علیہ وعلے آلہ وسلم فرماتے ہین

من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس حاجة فی ان یدع طعامه وشرابه روایت
کیا ہی اسکو بخاری نے کتاب الصوم مین یعنے جو شخص قول زور حالت روزی
مین نہ چہوڑی کچہہ پروا نہین ہی اللہ کو اوسکے کہانا اور پانی چہوڑنے کی یعنے
اللہ تعالی اوسکی روزی کی طرف التفات نہین کرتا ہی اور اوسکے روزی کو
قبول نہین کرتا ہی اور ملا علی قاری رح مرقاۃ مین لکہتے ہین کہ مراد قول زور سے
قول باطل ہی خواہ جہوٹ بات ہو یا غیبت ہو یا چغلخوری ہو یا جو چیز کہ انسان کو
اوس سے رکنا چاہیے **حدیث** فرمایا جناب شفیع المذنبین صلے اللہ علیہ وعلی
آلہ وسلم نے کم من صائم لیس لہ من صومہ الا الجوع والعطش یعنے بہت
روزہ دار ہین کہ اونکو روزے مین سوا بہوک اور پیاس کے کچہہ فائدہ نہین ہوتا
ہی کیونکہ وہ شخص تمام دن لوگون کی غیبتین کیا کرتا ہی نقل کیا ہی اسکو احیاء العلوم
کے کتاب الصوم مین **دقیقہ** روزہ تین طرح ہوتا ہی ایک روزہ وہ کہ اوسمین
روزہ رکہنے والا فقط کہانا اور پانی اور جماع کو چہوڑ دے اور غیبت وغیرہ
جو امور حرام ہین جسطرح خالی دنون مین کرتا تہا کیا کرے اور یہ روزہ عوام کا
ہی دوسرا روزہ وہ کہ اوسمین روزہ رکہنے والا غیبت وغیرہ سے بہی بچے اور ہر
حرام سے اجتناب کرے اور یہ روزہ خواص کا ہی تیسرا روزہ وہ کہ روزہ
رکہنے والا بالکل امور دنیویہ سے علاقہ چہوڑے اور اپنے دل کو اور اعضاء کو
خدمت مولی مین صرف کرے اور یہ روزہ کاملین کا ہی اور غیبت وغیرہ سی روزہ
ٹوٹ نہین جاتا ہی لیکن روزے مین کراہت آجاتی ہی اور روزے مین
خرابی ہوجاتی ہے پس غیبت سے روزہ کاملین کا اور خواص کا باقی نہین
رہتا ہی اگرچہ فی نفسہ روزہ باقی رہتا ہی اسیواسطے حنفیہ وغیرہ احادیث کی
تاویل کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے

جو غیبت کو مفسد روزہ فرمایا خفگے اور سختی کے واسطے فرمایا اور اشارہ اسطرف فرمایا
کہ بسبب غیبت وغیرہ کے روزہ مرتبہ کمال مین نہین رہتا ہی بلکہ ناقص ہو جاتا ہی
واللہ اعلم **نصیحت** اہل زمانہ ہمیشہ لوگونکی غیبتین کیا کرتے ہین لوگونکو تکلیف
دیا کرتے ہین خصوصاً جب روزہ رکھتے ہین کہ حالت صوم مین بسبب غلبہ بہوک کے
شیطان اونپر غالب ہوتا ہی راہ دوزخ کا طالب ہوتا ہی اسی سبب سی روزہ دارونکو
اس زمانے مین غصہ بہت آتا ہی شیطان اونکو بہت ستاتا ہی لوگونکو گالیان
دیتے ہین مسلمانون کی غیبتین کرتے ہین مساجد مین تلاوت قرآن کے بدلے
لہو ولعب مین مصروف ہوتے ہین طرفہ ماجرا یہ ہی کہ جب رمضان کا ہلال ہوتا ہی
بعض لوگ اپنا بستر مسجد مین بچہاتے ہین لوگونکو اپنی عبادت دکہاتے ہین
اور سوا لوگون کی غیبت کی اور دنیا کے تذکرے کے کوئی اور کار درمیان نہین لاتے ہین
الغرض جو امور منع ہین حالت صوم مین اونکے کثرت کرتے ہین تلاوت قرآن
سی انکو کار نہین ذکر خدا سے اونکو سروکار نہین صحبت فساق اونکے یار غار ہی انجام کار
اونکا نار ہی اللہ تعالی اونکو ہدایت اس بات کی کرے کہ جب روزہ رکہا کرین زبان کو
بند کیا کرین ذکر خدا سے شغل رکہا کرین نعت مصطفے پڑہا کرین لغویات سی اجتناب
کیا کرین واہیات سے بچا کرین آمین یارب العالمین **بائیسوین مضرت** لوگونکی
دلون مین بغض پیدا ہوتا اور برائی مسلمان کے دلمین آنا سعدی فرماتے ہین
میان دو تن جنگ چون آتش ست ✤ سخن چین بدبخت ہیزم کش ست
کیونکہ جب لوگون کے سامنے کسی کی غیبت کوئی کریگا لوگونکو اوسکی طرف سے
خیال بد آویگا اوسکو برا جانینگے اوس سے بغض رکہینگے اوسکے عیب کی فکر مین رہینگے
جب ایک مرتبہ عیب اوسکا سنینگے دل ونکا اسی کے عیب کے ساتھ متعلق ہو جائیگا
بغیر بیان اوسکے عیب کے دل اونکا گہبرائیگا **حکایت** ایک عاقل کے سامنے

کسی شخص نے ایک مسلمان کی شکایت کی اوس عاقل نے کہا ای شخص پہلے میرا
دل فارغ تہا اب تو نے اس غیبت سے دل میرا اوس مسلمان کے عیب کی ساتھ
مشغول کیا اور میرے دل مین اوس شخص کی طرف سے بغض پیدا ہوا اور تو ہی
میرے نزدیک متہم ہوا کیونکہ پہلے مین سمجہتا تہا کہ تو امین ہی بات کو خوب چہپاتا
ہی اب جب تو نے اوسکا عیب کہولا معلوم ہوا کہ تو امین نہین ہی تیرے دلمین
بات رکتی نہین ہی نقل کیا ہی اسکو فقیہ ابو اللیث نے باب النمیمۃ مین
تیئیسوین حضرت بہید کہولنا اور ایک بہائی مسلمان کے عیب کو لوگونکو
سامنے بیان کرنا مال آنکہ اختیار سے یعنے پوشیدہ عیب کو ظاہر کرنا نہایت منع ہی
اور کسی کے عیوب پر لوگون کو مطلع کرنا بہت گناہ ہی لیکن اس زمانے مین
یہ امر نہایت شایع ہو گیا یہی گناہ بہت پراگندہ ہو گیا ہی اسیواسطے اس
زمانے مین بہتر ہی کہ لوگون سے صحبت کم کرے اور لوگون کی تکالیف سی
بہت پرہیز کرے **ارشاد** امام غزالی باب حقوق المسلم مین فرماتے ہین ولھذا
صحبۃ اکثر الناس فانھم لا یقبلون عثرۃ ولا یغفرون زلۃ ولا یسترون
عورۃ ویحاسبون علی النقیر والقطمیر ویحسدون علی القلیل والکثیر
یعنے ایسے لوگون سے صحبت نہ کر کہ عذر کو قبول نہین کرتے ہین کسی قصور کو
معاف نہین کرتے ہین تہوڑی چیز پر بہی حسد کرتے ہین ادنی ادنی چیز پر
گلہ کرتے ہین لوگون کے عیبون کو پوشیدہ نہین رکہتے ہین سبہون سی لوگون کی
عیب کو کہدیتے ہین ہان جو شخص کہ ظاہرا عیوب کرتا ہی اور آشکارا فسق
و فجور مین مبتلا رہتا ہی اوسکی غیبت درست ہی چنانچہ تفصیل اسکی سابقا گذرچکی
اثر حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین لیس لفاجر حرمۃ یعنے جو شخص
فاجر ہو علانیہ اوسکی کچہ عزت نہین ہی اوسکی غیبت درست ہی نقل کیا ہی اسکو

امام غزالی نے باب الاعذار المرخصة للغیبت مین چوبیسوین مضرت وضو کا بوجہ غیبت کے ناقص ہوجانا جیسا کہ تفصیل اسکی عنقریب آویگی

چھٹی فرع غیبت کے چھوڑنے کی فائدونکی بیان مین مخفی نرہی کہ غیبت کے چھوڑنے سے اور زبان کو لوگون کی شکایت سے روکنے سے بڑے بڑے فوائد ہوتے ہین اور غیبت چھوڑنے والے کو کیسے کیسے مرتبے ملتے ہین پہلا فائدہ مسلمانونکی گوشت کھانے سے بچنا کیونکہ غیبت کرنا مثل مسلمان کے گوشت کھانے کی ہی چنانچہ اسی باب مین تفصیل مرقوم ہوچکی ہی اور بقیہ تحریر ہوتا ہی حکایت جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے چند اشخاص سے خلال کرنیکا حکم فرمایا اونہون نے کہا یا رسول اللہ ہم لوگون نے آج کہانا نہین کہایا پس خلال کیون کرین پس جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا قسم ہی خدا کی مین تمہارے دانتون مین اوس شخص کے گوشت کی سرخی جسکی تمنے غیبت کی ہی دیکھتا ہون نقل کیا ہی اسکو جلال الدین سیوطی نے تفسیر درمنثور مین حکایت ایک شخص نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے غیبت کا حال پوچھا اونہون نے ایک قصہ بیان کیا کہ ایک دفعہ جمعے کے روز ایک ہمسائی کی عورت میرے پاس آئی اور ایک شخص کی غیبت کرنے لگی مین بھی غیبت مین شریک ہوئی اور ہنسنے لگی جب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم صبح کی نماز اداکرکے تشریف لائے ہم دونون چپ ہوگئے پس آپنے فرمایا جاؤ تم دونون قی کرو پس حضرت ام سلمہ نے قی کی اونکے منہ سے بہت گوشت نکلا اور اسیطرح دوسرے عورت نے بھی قی کی ام سلمہ نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلے آلہ وسلم سے پوچھا کہ گوشت نکلنے کی کیا وجہ ہی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلے آلہ وسلم نے فرمایا یہ گوشت اوس شخص کا ہی جسکی تمنے غیبت کی ہی روایت کیا ہی اسکو ابن مردویہ نے

نے نقل کیا ہی اسکو درمنثور مین **دوسرا فائدہ** زنا کے گناہ سے بچنا کیونکہ غیبت زنا سے زائد ہو اور گویا کہ غیبت کرنیوالا زنا کرتا ہی چنانچہ اس باب مین احادیث وغیرہ گذرچکین اور تتمہ یہ ہی **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے الربوا نیف وسبعون بابا اھونھن بابا مثل من نکح امہ فی الاسلام ودرھم الربوا اشد من خمس وثلاثین زنیۃ واشد الربوا واربا الربوا واخبث الربوا انتہاک عرض المسلم وانتہاک حرمتہ یعنی سود کہانیکے ستر سے زائد دروازے ہین جو دروازہ بہت آسان ہی وہ مانند اپنے مان کے ساتھہ نکاح کرنیکے ہی اور سود کا ایک روپیہ لینا پینتیس زنا سے زائد ہی گناہ مین لیکن سود سے زائد تر مسلمان کی عزت ریزی ہی روایت کیا ہی اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین **تیسرا فائدہ** روزیکا صحیح رہنا اور روزے کا خراب نہونا کیونکہ غیبت مفطرات صوم سے ہی چنانچہ تصریح اسکی گذرچکی اور تتمہ اوسکا یہ ہی **حکایت** ماہ رمضان مین ایک شخص پچھنے لگاتا تہا اور پچھنے لگانے والے کی ساتھہ شریک ہوکے حالت صوم مین غیبت کررہا تہا کہ اودھرسے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کا گذر ہوا آپ نے فرمایا افطر الحاجم والمحجوم یعنے پچھنے لگانے والیکا روزہ ٹوٹ گیا اور محجوم کا بہی روزہ فاسد ہوگیا روایت کیا ہی اسکو بیہقی نے **دقیقہ** راقم الحروف کہتا ہی بعضون کے نزدیک یہ ہی کہ پچھنے لگانے سے روزہ پچھنے لگانے والیکا ٹوٹ جاتا ہی اور اونکی دلیل یہی حدیث ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا افطر الحاجم والمحجوم لیکن اگر اس حدیث کا موقع یہ ہووے جیسا کہ بیہقی نے روایت کیا ہی کہ پچھنے لگانیوالا اور پچھنے لگوانیوالا دونون روزے مین غیبت کررہی تھے اسواسطے آپنے یہ قول فرمایا لیس یہ حدیث اون لوگون کی دلیل نہیگی واللہ اعلم وھوالحق

فانہ الحق وعندہ الحق ومنہ الحق والیہ الحق چوتھا فائدہ وضو کا باقی رہنا
اور وضو کا مکروہ نہ ہوجانا کیونکہ غیبت سے وضو مین نقصان آجاتا ہی اسی
سبب حنفیہ کے نزدیک بعد وضو کے اگر کوئی شخص غیبت کرے یا جھوٹ بولے
اوسکو بہتر ہے کہ وضو کا اعادہ کرلے اور وضو کو تازہ کرے ارشاد ابراہیم تابعی
فرماتے ہین الوضوء من الحدث واذی المسلم یعنی وضو کا اعادہ دو چیز سے
ہوتا ہی ایک حدث سے دوسرے مسلمان کی اذیت سے یعنی لایق ہی اوس شخص کو
جو کسی مسلمان کو بعد وضو کے اذیت دیوے سمجھے کہ میرا وضو ٹوٹ گیا اور پھر
وضو کرے روایت کیا ہی اسکو بیہقی نے حکایت دو شخص ایک مسجد کے
دروازے پر بیٹھے تھے اودہر سے ایک مخنث نے گذر کیا اون دونون نے اوسکی
غیبت کی بعدہ فرض نماز ادا کی اور پھر انکے دل مین ندامت ہوئی عطاء سے جاکی
یہ کیفیت بیان کی عطاء نے کہا کہ تم دونون پھر وضو کرو اور اعادہ نماز کا کرو
اور اگر روزہ دار ہو تو روزے کی قضا کرو نقل کیا ہی اسکو امام غزالی نے
باب الغیبت مین اثر حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین الحدث حدثان
حدث من فیک وحدث من نومک وحدث الفم اشد الکذب والغیبۃ
یعنی حقیقت مین جیسا کہ وضو سونے سے جاتا ہی ایسی ہی غیبت اور جھوٹ بھی
حدث ناقض ہی نقل کیا ہی اسکو درمنثور مین پانچوان فائدہ حرام سے بچنا
کیونکہ غیبت کی حرمت باجماع آیات واحادیث ثابت ہوئی ہی چنانچہ ثبوت اسکا
احادیث اور آثار سے مسطور ہوچکا اور بعض احادیث مرقوم ہوتے ہین
حدیث فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے المومن حرام
علی المومن لحمہ علیہ حرام ان یاکلہ ویغتاب علیہ بالغیب وعرضہ علیہ
حرام ان یخرقہ ووجہہ علیہ حرام ان یلطمہ یعنے ہر مسلمان پر دوسرے کا گوشت

حرام ہی پس نہین درست ہی غیبت کرنا کسی کی اور یہی عزت ہے حرام ہی پس نہین جایز ہی
کسی کو یہ کہ پہاڑے کسی کی عزت کو اور یہی حرام ہی موںنہ پس کسی کو طمانچہ مارنا
درست نہین ہی روایت کیا ہی اسکو ابن مردویہ نے نقل کیا ہی اسکو تفسیر در منثور مین
نصیحت اس زمانے کی لوگون کے منظرون سے غیبت کی حرمت مخفی ہوگئی
اسیواسطے اگر کسی سے کہو کہ تم نے حرام کیا بہت خفا ہوتا ہی اور کہتا ہے کہ تم
ہم پر زنا کا بہتان کرتے ہو اور یہ نہین سمجھتا ہی کہ جسطرح زنا حرام ہی غیبت بھی
حرام ہی اور حرمت منحصر زنا پر نہین ہی چنانچہ تفصیل اسکی سابقاً گذر چکی اور اسیواسطے
لوگ ہمیشہ زنا سے بچتے ہین اور دعا مین زنا کی نہ کرنی کی مانگتے ہین اور ہمیشہ غیبت
سے آلودہ رہتی ہین اللہ تعالی ان لوگونکو ہدایت کرے اور بغاوت سے سعادت کی
طرف لاوے آمین **چھٹا فائدہ** مسلمانون کا زبان کے تیر سے اور مؤمنون کا
لسان کے زخم سے بچنا ارشاد سفیان ثوری رح فرماتے ہین لان ارمے
رجلا بسهم احب الی من ان ارمیه بلسانی لان رامی اللسان لا یخطے
یعنے اگر مین کسیکو تیر سے زخمی کردن میرے نزدیک بہتر ہی اس سے کہ کسیکو زخمی
کرون اپنے زبان سے اور کسی کی غیبت کردن کیونکہ تیر مارنے مین احتمال ہے
کہ شاید اوس شخص کو نہ لگے بخلاف زبان کے باتون کے کہ جب کسی کی شکایت
زبان سے نکلے وہ شخص زخمی ہوگیا نقل کیا ہی اسکو فقیہ ابو اللیث نے باب
حفظ اللسان مین **ساتوان فائدہ** ندامت سے بچنا کیونکہ جو شخص زبان
نہین روکتا ہی لوگون کی غیبتین کرتا ہی آخر کونادم بھی بہت ہوتا ہی لیکن
ندامت کچھ فائدہ نہین کرتی ہی کیونکہ جو بات زبان سے نکلی وہ پھر نہین سکتی
ہی اسیواسطے اہل زہد زبان کو لغویات سے بہت روکتے تھے اور سوا امور
ضروریہ کے کبھی بات نہین کرتے تھے تا ندامت سے بچین بعد آخرت مین غمگین

حکایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ صفا پر ایام حج مین لبیک پڑھتے تھے اور اپنے نفس کو نصیحت کرتے تھے کہ ای نفس قل خیرا تغنم و اسکت عن شر تسلم من قبل ان تندم یعنی کہہ تو زبان سے خیر بات تا بہرہ مند ہو تو اور کوئی بات شر مثل غیبت اور گالی وغیرہ کے زبان سے نہ نکال تا تجکو سلامتی ہووے قبل اسکے کہ ندامت ہووے نقل کیا ہی اسکو امام غزالی نے باب فضیلۃ الصمت مین **حکایت** ایک مرتبہ راہ مین حضرت عیسی سے اور سور سے ملاقات ہوئی عیسی نے کہا ای خنزیر سلامت سے چل حضار نے کہا یا نبی اس سور کو آپ ایسا کلمہ فرماتے ہین حضرت عیسی نے جواب دیا انی اخاف ان اعود لسانی المنطق بالسوء یعنی مین نہین دوست رکھتا ہون اس امر کو کہ کسی کے حق مین بری بات زبان سے نکالون اگرچہ سور ہی ہووے روایت کیا ہی اسکو مالک نے موطا کے باب مایکرہ من الکلام مین **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے من سرہ ان یسلم فیلزم الصمت یعنی جس شخص کو سلامت ندامت اور ہلاکت سے منظور ہووے پس چاہیے کہ سکوت کرے مگر امور ضروریات سے نقل کیا ہی امام غزالی نے اسکو باب فضیلۃ الصمت مین **حکایت** حضرت لقمان ایک شخص کے غلام تھے ایک روز انکے مولی نے ان سے کہا ایک بکری کو ذبح کرو اور جو عضو اوسکا عمدہ ترین اعضا ہو اوسکو حاضر کرو لقمان نے بکری کو ذبح کرکے اوسکی زبان اور دل کو حاضر کیا دوسرے روز مولی نے کہا آج بکری کو ذبح کرکے جو بدترین عضو ہو حاضر کرو لقمان نے بکری ذبح کی اور وہی دونون عضو یعنی زبان اور دل حاضر کیے مولی نے کہا اسکی کیا وجہ ہی کہ جب مینے عمدہ عضو مانگا تھے یہ دونون عضو حاضر کیے اور آج بھی تم یہی دونون عضو لائے

لقمان نے کہا اگر زبان اور دل سلامت رہے انسان سلامتی پائے اور اگر ان دونون مین فساد آوے آدمی ہلاک ہوجائے پس یہی دونون عضو اچہے بہی ہین اور برے بہی ہین نقل کیا ہی اسکو ابو اللیث نے باب حفظ اللسان مین حدیث فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے من وقی شر قبقبہ وذبذبہ ولقلقہ فقد وقی الشر کلہ یعنی جو شخص تین چیز کی بدی سے بچے پس گویا وہ تمام خرابی سے بچا ایک قبقب یعنی پیٹ کہ اگر آدمی اسکی بدی سے بچیگا اور کسب حرام سے کہانا نہ کہاویگا وہ شخص مرتبۂ علیا مین پونہچیگا دوسرے ذبذب یعنے فرج کہ اگر انسان اسکی شر سے بچیگا زنا وغیرہ کا ارادہ نہ کریگا بلاشک نجات پائیگا تیسرے لقلق یعنی زبان تنقل کیا ہی امام غزالی نے باب فضیلۃ الصمت مین ارشاد حضرت لقمان نے اپنے فرزند سے کہا یا بنی من یصحب صاحب السوء لا یسلم ومن یدخل مدخل السوء یتہم ومن لا یملک لسانہ یندم یعنی ای فرزند جو شخص بد صحبت رکہیگا نجات نہ پائیگا صحبت کا اثر اوسمین آجائیگا آخر وہ بہی فاسق ہوجائیگا اور جو شخص بد مقام مین جاوے مثلاً محفل عورتون مین جاوے وہ شخص متہم ہوگا لوگون کی نظرون مین ذلیل ہوگا اور جو شخص اپنی زبان کو نہ روکے نادم ہوگا دنیا اور آخرت مین حسرت کریگا نقل کیا ہی اسکو تنبیہ الغافلین کے باب حفظ اللسان مین آٹھوان فائدہ نجات پانا زبان کے گناہ کبیرہ سے اور سالم رہنا بدی زبان سے حدیث جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے پوچہا کون فعل ہی کہ موجب نجات ہو ویگا آپنے فرمایا املک علیک لسانک ولیسعک بیتک وابک علی خطیئتک یعنی روک تو اپنے زبان کو کہ زبان سے کوئی امر شر کا نہ نکال اور گہر مین بیٹہ رہا سوی اللہ کے

منقطع ہو کے خدا کی عبادت کی طرف متوجہ ہوا اور اپنے گناہون پر رویا کر
روایت کیا ہی اسکو احمد بن حنبل نے نقل کیا ہی اسکو مشکوۃ المصابیح مین اسواسطے
بعض زہاد نے یہ شیوہ اختیار کیا تھا کہ مطلق کلام کو موقوف کر دیا تھا کیونکہ اگر
کلام کرین شاید کسی کے غیبت ہو جاوے کسیکو مضرت پہنچ جاوے چنانچہ
منقول ہی **حکایت** ربیع بن خیثم نے زبان کو بند کیا اور ایک گوشہ اختیار
کیا بیس برس تک دنیا کی بات نہ بولے اور کبھی لوگون سے بات چیت کی یہانتک کہ
جس روز امام حسین کی شہادت ہوئی لوگون نے کہا اگر خبر انکو پہونچیگی تو شاید
البتہ وہ کچھ بولینگے پس لوگون نے یہ خبر ربیع تک پہونچائی ربیع نے اس خبر کو
سنکے اپنا سر آسمان کی طرف اوٹھایا اور یہ فرمایا اللھم فاطر السموات والارض
عالم الغیب والشہادۃ انت تحکم بین عبادک فی ما کانوا فیہ یختلفون
یعنی ای پروردگار خالق آسمان اور زمین عالم الغیب تو انصاف کریگا بیچ
اپنے بندون کے درمیان مین اور سوا اسکے کوئی کلام نہ کیا اور اپنا
دل عبادت کی طرف مشغول کیا نقل کیا ہی اسکو تنبیہ الغافلین نے بیچ باب
حفظ اللسان مین **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے
من صمت نجا یعنی جو شخص چپ رہا اپنی زبان کو حتی الامکان بند کیا اوس شخص نے
نجات پائی روایت کیا ہی اسکو دارمی نے نقل کیا ہی اسکو مشکوۃ المصابیح مین
ارشاد طاوس فرماتے ہین لسانی سبع ان ارسلتہ اکلنی یعنی زبان
میری مثل درندے کے ہی جسطرح درندے کو جب تک قید مین رکھو کسیکو
اذیت نہین ہوتی ہی اور جب چھوڑ دو ہر شخص کی جان جاتی ہی اسیطرح زبان کو
چپ روکے رہتا ہون البتہ بہتری ہوتی ہی ورنہ وہ زبان مجکو کہا جاتی ہی
مجکو جہنم مین ڈالتی ہی نقل کیا ہی اسکو امام غزالی نے باب فضیلۃ الصمت مین

اثر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک جوان سے فرمایا یا شاب ان وقیت شر ثلاث فقد وقیت شر الشباب ان وقیت شر لقلقك وذبذبك وقبقبك یعنی ای جوان اگر تو فرج اور زبان اور پیٹ کے شرارت سے بچیگا البتہ تو شر شباب سے بچیگا ورنہ شباب سے تجکو نہایت ضرر ہوگا نقل کیا ہے اسکو فقیہ ابو اللیث نے باب حفظ اللسان مین نصیحت انسان کی عمر تین حالت کی ہوتی ہی ایک زمانہ صبا کا کہ جب تک آدمی بالغ نہین ہوتا ہی مرتبۂ عقل کامل کو نہین پاتا ہی دوسرا زمانہ جوانی کا تیسرا زمانہ بڑہاپے کا اور ظاہر ہی کہ عبادت خدا کی پیری کی حالت مین نہین ہوسکتی نہ اس وجہ سے کہ قوت شہوانیہ غالب ہوتی ہے کیونکہ پیری کی حالت مین شہوت کم ہوجاتی ہے بھوک بھی مٹ جاتی ہی زبان کی طراری بھی چلی جاتی ہی بلکہ اس وجہ سے کہ زبان پیری مین آدمی کو سستی آتی ہی اور ضعف ہوتا ہی کہ وہ مانع عبادت سے ہوتا ہی اور طاقت آدمی کی کم ہوجاتی ہی اس سبب سے عبادت بھی نہین ہوسکتی ہی اور زمانہ صبا کا قابل عبادت نہین ہی دو وجہ سے ایک یہ کہ لڑکا بیعقل ہوتا ہی عبادت کی طرف رغبت نہین کرتا ہی دوسرے یہ کہ اوسپر عبادت فرض نہین کیونکہ وہ مکلف نہین باقی رہا زمانہ جوانی کا کہ یہ زمانہ قابل عبادت کی ہی ہر عضو مین قوت بھی ہی ہر کام کی طاقت بھی ہی لیکن اس زمانے مین شیطان غالب ہوتا ہی آدمی نفس امارہ کا تابع ہوتا ہی اگر زنا ہوجاے کچھ خیال نہین کرتا ہی اگر غیبت ہوجائے کچھ التفات نہین کرتا ہی اگر مال حرام آجاوے اوسکو نہین چھوڑتا ہی اسیواسطے سعدی فرماتے ہین

نگہدار دم را کہ عالم دمی ست ❊ دمی پیش دانا بہ از عالمی ست

اسیواسطے بعض حکماء نے کیا عمدہ مضمون فرمایا ہے کیسا اچھا مطلب کہا ہی

ارشاد فقیہ ابو اللیث باب ہول الموت مین ایک حکیم کا قول نقل کرتے
ہین کہ اوسنے زبان فارسی مین یہ مضمون کہا ہی بکودکی بازی بجوانی مستی
بپیری سستی خدا را کی پرستی پس اگر لڑکا عبادت کرے کچہ کمال نہین ہے
کیونکہ وہ لڑکا لوگون کو دیکہ کے خود بہی عبادت کرنے لگا کیونکہ اوسکو اللہ تعالی نے
قوت نفس کی عطا نہین کی اور پیر اگر عبادت کرے محل تعجب نہین ہی کیونکہ
جب اپنے پیر سمجہا کہ اب ہمارے مرنے کے دن قریب آئی ہین لاچار ہوکے عبادت
کرنے لگا ہان جو شخص جوان ہو مستی اوسکے چہرے سے عیان ہو باوجود غلبے
شیطان کے اگر عبادت کی کثرت کرے اعضا کی شر سے بچے البتہ وہ قابل مدح
وثنا ہی اور وہی شخص جوانی کی بدی سے بچا ہی ورنہ اگر جوانی کی عمر مین پہنسیگا
جہنم مین چلا جائیگا اسیواسطے سعدی فرماتے ہین ع جوانا رہ طاعت
امروز گیر * کہ فردا جوانے نیاید ز پیر * مگر جو جوان عبادت ظاہر پرست کرتا ہو
مثلاً نماز بہت پڑہتا ہو درود شریف سے موںہ کو تر رکہتا ہو پہر ہر وقت
لوگون کی غیبتین کیا کرتا ہو تحصیل مال حرام کی فکر مین رہتا ہو اجنبیات
سے نظارے کرتا ہو محرمات سے اشارے کرتا ہو اوس جوان کی جوانی کی
شرارت نہین گئی ہی جب تک کہ وہ ان امور کو نہ چہوڑے گناہون سے مونہہ
نہ موڑے کیونکہ گنہ چہوڑنا بہتر ہی عبادت کرنے سے **ارشاد** بعض حکما
فرماتے ہین کل سفلۃ یعمل بالطاعۃ ولکن الکریم من یترک المعصیۃ یعنی ہر شخص
عبادت کرلیتا ہی اگرچہ رذیل ہی ہو پس عبادت کرنے مین کچہ کمال نہین ہی
لیکن بہتر ہی وہ شخص جو حتی الوسع گناہون سے بچے اگرچہ عبادت کم کرے
نقل کیا ہی اسکو فقیہ ابو اللیث نے باب الذنوب مین اور وجہ اسکی یہ ہے
کہ گنہ کرنے سے آدمی کے دل مین ایک نقطہ پڑجاتا ہی پہر جسقدر آدمی

گناہ کرتا جائیگا دل سیاہ ہوتا جائیگا **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ان المؤمن اذا اذنب کانت نکتۃ سوداء فی قلبہ فان تاب و نزع صقل قلبہ فان زاد زادت یعنی جب مسلمان کوئی گنہ کرتا ہی اوسکے دل مین تھوڑی سیاہی آجاتی ہی پس اگر اوس شخص نے توبہ کی اوسکا دل صاف ہوجاتا ہی اور وہ نقطہ سیاہی کا اوسکے دل سے مٹ جاتا ہی اور اگر اوسنے وہ گناہ کیا وہ سیاہی زیادہ ہوجاتی ہی روایت کیا ہی اسکو ابن ماجہ نے باب الذنوب مین اسیواسطے حضرت سری سقطی فرماتے ہین **ارشاد** انی لانظر الی انفی فی کل یوم مرات مخافۃ ان یکون قد اسود وجھی یعنے مین ہر دن اپنی ناک کو چند مرتبہ دیکھ لیتا ہون اس خیال سے کہ شاید سیاہ نہ ہوگئی ہو اور بسبب گناہون کے میرے سونھہ پر سیاہی نہ آگئی ہو نقل کیا ہی اسکو امام غزالی نے باب احوال الخائفین مین راقم الحروف کہتا ہے اکثر لڑکے اول زمانے مین نہایت خوبصورت ہوتی ہین اور بعد بلوغ کے اونکی شکل سیاہ ہوجاتی ہی سبب اسکا گناہ ہین اون لوگون کے بعد بلوغ کے جب اونھون نے ایک گناہ کیا اونکے چہرے کی رونق چلی گئی اسیطرح بعضونکا رنگ سفیدی سے گندمی کی طرف ہوجاتا ہی واللہ اعلم اللھم انی منبع السیئات ظلمت نفسی بالظلمات فاغفر لی و لوالدی ولخالقی ولاقاربی ولاساتذتی ولاشیاخی الاحیاء والاموات فانک ان تطردنا منھیھات ونحن عبادک المجرمون وقد غلبت رحمتک علی غضبک فارحم یامن ھو عواد بالمغفرۃ علی العوادین بالذنوب یوم المحرمات امین **نوان فائدہ** مردار کے گوشت کھانے سے سلامت رہنا کیونکہ غیبت کرنا مثل مردار کے گوشت کے ہی جیسا کہ گذر چکا اور ایک حکایت یہ ہی **حکایت**

ایک مرتبہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کا گذر ایک مردار خچر پر ہوا آپ نے اوسکو دیکھ کے فرمایا لان یاکل احد کم من ھذا حتی یملا بطنہ خیر من ان یاکل لحم رجل مسلم یعنی ہر آینہ اس مردار کے گوشت کو سیر ہو کے کہانا بہتر ہی انسان کی غیبت کرنے سے روایت کیا ہی اسکو ابن ابی شیبہ نے نقل کیا ہی اسکو تفسیر در منثور مین **دسوان فائدہ** قیامت کے میدان مین کف افسوس سے نجات پانا اور روز حشر مین حسرت سے فلاح پانا کیونکہ جب غیبت کرنے والیکا دامن لوگ پکڑینگے اسکو نہایت ملال ہوگا وحشت وخفت سے عجب اسکا حال ہوگا لوگون کی بدیون کا اسکی گردن پر وبال ہوگا بسبب اسکے کہ اوسدن کبریا کا ظہور جلال ہوگا ایسا خدا یتعالی غضبناک ہوگا کہ ہر شخص خوفناک ہوگا علاوہ یہ ہوگا کہ جو غیبت لوگون کے عیب کہلینگے صبا لکف لوگون کے پہیلینگے ارشاد اوزاعی فرماتے ہین کہ قیامت کے روز جب ہر شخص حساب کرواسطے بلایا جاویگا لوگون کو ارشاد ہوگا جسکا حق اس شخص پر ہو وہ آوے اور اپنا بدلا لیوے لوگ کہینگے کچہ ہمارا حق اسپر نہین ہی تب خود خدا یتعالی یاد دلاویگا کہ فلان روز اس شخص نے غیبت کی تہی فلان روز تمکو گالی دی تہی پس وہ لوگ خوش خوش ہو ہو کے اوٹہینگے اور اپنے حقوق کی فریاد کرینگے نقل کیا ہی اسکو سیوطی نے تفسیر درمنثور مین ارشاد امام غزالی باب الصفۃ السابعۃ مین فرماتے ہین فھذا انما یرجی لعبد ستر علی الناس عیوبھم واحتمل فی حق نفسہ تقصیرھم ولم یحرک لسانہ بذکر مساویھم ولم یذکرھم فی غیبتھم بما یکرھون لو سمعوہ یعنی یہ اللہ تعالی کا عنایت کرنا قیامت مین اوس شخص کے واسطے ہوگا جسنے لوگونکا عیب چہپایا ہوگا لوگونکی تکلیف اوٹہائی ہوگی لوگون کی غیبت نکی ہوگی

اور جو شخص یہ سب گناہ کرتا ہے قیامت کے روز اوسپر سختی حساب کی ہوگی نہایت شدت عذاب کی ہوگی اللھم یا رحمن اظلنی واظل والدای وخالتای واقاربی واساتذتی تحت ظل عرشک یوم الدین ولا تناقشنا فی الحساب یا مبین آمین یارب العالمین **گیارھوان فائدہ** جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کا خوش ہونا کیونکہ قبر شریف مین جب آپکو خبر پہونچتی ہے کہ فلان شخص نے یہ گناہ کیا آپکو ملال ہوتا ہے آپ استغفار اوس شخص کے واسطے کرتے ہین مغفرت کی دعا مانگتے ہین اور جب آپکو خبر نیکی کی پہونچتی ہے طبیعت آپکی نہایت خوش ہوتی ہے پس جب کسی کی غیبت کرنے کی آپکو خبر پہونچتی ہے طبیعت آپکی فی الجملہ ملال کرتی ہے اور اگر لوگونکی غیبت چھوڑنے کو آپ سنتے ہین نہایت خوش ہوتے ہین اللھم اجعل النبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم عنا راضیا واجعلنا معہ یوم تحشر المتقون یا ارحم الراحمین آمین **ساتوین فرع** غیبت کی اسباب مین اور اوسکے چھوڑنے کے علاج مین جاننا چاہیے کہ انسان سے جو غیبت ہوتی ہین اوسکے کئی سبب ہین کہ جب وہ سبب پائے جاتے ہین اکثر غیبت ہوجاتی ہے پس لازم ہے انسان کو کہ اون سببون سے بچے تا غیبت سے بھی نجات پائے اسواسطے مین اسباب غیبت کے لکھتا ہون اور ہر سبب کے ذکر کے بعد اوس سبب کے دفع کی تدبیر اور اوسکی رفع کا علاج بھی رقم کرتا ہون **پہلا سبب** غصہ ہونا اور غضب کرنا جب آدمی کسی شخص پر خفا ہوتا ہے اوسکی غیبت کرتا ہے اور اسکی کئی صورت ہین **پہلی صورت** غصہ کرنا امر دنیا مین جیسے جب کوئی شخص سنتا ہے کہ فلان شخص ہمکو گالی دیتا ہے یا ہماری غیبت کرتا ہے نہایت دل طیش مین آتا ہے شیطان جوش دلاتا ہے پس خود بھی اوس گالی دینے والے کی غیبت کرنا شروع کرتا ہے بغیر تحقیق اس امر کے کہ فی الواقع

اوس شخص نے گالی دی یا نہین **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے من خزن لسانہ ستر اللہ عورتہ ومن کف غضبہ کف اللہ عنہ عذابہ ومن اعتذر الی اللہ قبل معذرتہ یعنی جو شخص اپنی زبان کو روکیگا خدا تعالی اوسکے عیوب کو قیامت کے روز چھپا دیگا اور روز محشر مین اوسکو ذلیل نکریگا اور جو شخص اپنے غضب کو روکیگا اور موافق غصے کے نکریگا اللہ تعالی اوس سے اپنے عذاب کو روکیگا اور جو شخص جناب باری کی خدمت مین گناہون سے معذرت کریگا اللہ تعالی اوسکی توبہ کو قبول کریگا روایت کیا ہی اسکو بیہقیؒ نے **علاج** اس صورت کا کئی طرح پر ہی پہلی طرح یہ کہ اوس نقل کرنے والے کو جھوٹا سمجھے اور جس شخص نے نقل کیا ہی کہ فلان شخص نے تمکو گالی دی ہی وہ چغلخور ہی اوسکے قول کا اعتبار نہین ہی ارشاد فقیہ ابو اللیث کہتے ہین کہ جب کوئی شخص تیرے سامنے کسیکی بات نقل کرے کہ فلان نے تیرے حق مین ایسی بات کہی ہی پس تمکو لازم ہی چھ چیزین اول یہ کہ اوس چغلخور کے قول کو دوسرے کی طرف نقل نہ کرے یعنے کسی سے اسکی چغلخوری کا حال بیان نہ کر کیونکہ یہ اسکی غیبت ہو جائیگی دوسرے یہ کہ جس شخص کی بات اوسنے تیرے سامنے نقل کی ہو کہ فلان شخص تمکو گالی دیتا ہی اوسکے عیب کو تجسس نہ کر کیونکہ قرآن مین عیب جوئی سے منع وارد ہوئی ہی تیسرے یہ کہ جس شخص کی بات اوسنے نقل کی ہی اوسکے ساتھ بدگمانی نکر کیونکہ بدگمانی کرنا نہایت بد ہی چوتھے اوس چغلخور سے فی اللہ بغض رکھہ کیونکہ گنہگار سے بغض رکھنا واجب ہی اور اوسکے صحبت سے کنارہ کرنا ضرور ہی پانچوین نقل کرنے والے کو اس چغلخوری سے منع کر کہ بارد یگر ایسا کام نہ کرے چھٹے یہ کہ اوس چغلخور کو جھوٹا سمجھہ کیونکہ فاسق کی خبر کا اعتبار نہین ہی **حکایت** سلیمان بن عبد الملک کی مجلس مین ایک روز زہری بیٹھے تھے

کہ ایک شخص آیا سلیمان نے اوس شخص سے کہا مینے سنا ہی کہ تو نے میری شکایت
کی ہی اوس شخص نے انکار کیا سلیمان نے کہا مینے ایک معتمد سے سنا ہی زہری
بولے ای سلیمان وہ شخص جسنے تمہارے سامنے کہا کہ فلان شخص نے تمہاری شکایت
کی ہی چغلخور ہی اور چغلخور کبھی سچا نہین ہوتا ہی نقل کیا ہی اسکو احیاء العلوم کے
باب النمیمۃ مین **نصیحت** اس زمانے مین عجب لوگونکا حال ہی کہ اگر کوئی شخص
جو جھوٹا مشہور ہی کہتا ہی کہ فلان شخص تمکو برا کہتا تھا اوسکی بات کو سچ سمجھ لیتی ہین
اور مسلمان بھائی سے بغض رکھتی ہین اور اس چغلخور سے دوستی پیدا کرتی ہین
تا پھر یہ شخص اوسکی باتین نقل کرے بلکہ اوس چغلخور کو مانند نبی کے نہایت صادق
سمجھتے ہین اور مسلمان بھائی کی غیبت مین غیبت کرتے ہین اور اگر وہ درمیانی
کبھی کوئی خبر نہین کہتا ہی اوس سے کہتے ہین کہو کیا خبر ہے اور جب اپنے
بی بی لوگون کی محفل سے آتی ہی بی بی سے پوچھتی ہین کہ کوئی ہماری آج تعریف
کرتا تھا یا نہین اگر سنتے ہین کہ آج عورتون نے یا مردون نے انکی تعریف کی ہی
نہایت خوش ہوتی ہین بہت پھولتے ہین اور اگر سنتے ہین کہ فلان نے آج
برا کہا ہی بی بی کی بات مثل وحی کے سچ سمجھ کے خفا ہوتی ہین جیسی گالیان دی ہوتی ہین
اوسکی غیبت مین مبتلا ہوتی ہین اللہ تعالی ان لوگونکو راہ راست پر لاوی اور صراط مستقیم
پر چلاوے اور ہمکو ان عیبون سے بچاوے آمین **سعدی** ؎

اگر نادان بوحشت سخت گوید	خردمندش بنرمی دل بجوید
دگر از ہر دو جانب جاہلانند	اگر زنجیر باشد بگسلانند

دوسری طرح یہ کہ جب کسی سے سنے کہ فلان شخص تمکو برا کہتا ہے سمجھے
کہ ہم مین کچھ عیب ہی پس اپنے کو ہر عیب سے پاک کرے ہر گناہ سے معاف کرے
اور سمجھے کہ اوس شخص کا ہمکو برا کہنا بجا ہی پس اوسکا بدلہ کیا ہی **تیسری طرح**

یہ کہ انسان سمجھے اس بات کو کہ فلان بہائی نے اگر ہمکو برا کہا ہی شاید ہم سے اوسکو تکلیف پونہچی ہوگی پس اوسکے ساتھہ احسان کرے ملاقات مین خاطر داری کرے تا اوسکا دل بحال ہووے ملال کا زوال ہووے نہ یہ کہ اوسکو زائد تکلیف پونہچاوے اوسکی غیبت و شکایت کرے **چوتھی طرح** یہ کہ سمجھے کہ اگر اوس شخص نے ہمکو برا کہا ہی بلا وجہ گناہ کیا ہی خدا ہی تعالے اوسکے گناہ کو معاف کرے اگر ہم بہی اوسکی غیبت کرینگے ویسی ہی سزا پاوینگے **حکایت** امام ابو حنیفہ کو جب خبر پونہچتی تہی کہ فلان شخص نے ہمکو برا کہا ہی اوسکے ساتھہ نہایت نرمی کرتے تھے اور اوسکی غیبت نہین کرتے تہے نقل کیا ہی اسکو محمد خوارزمی نے مسند امام اعظم مین **دوسری صورت** خفا ہونا اوسپر جو روبرو گالی دیوے اور اوسکے پیچھے اوسکی غیبت کرنا **علاج** ایسی صورت مین انسان کو ضرور ہی کہ اپنے نفس کو روکے اور اوسکی گالی سے درگذر کرے اور حلم کو دخل دیکے جوابمنزدی کرے **حکایت** ایک روز جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے حضور مین صحابہ حاضر تہے کہ ایک شخص نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو گالی دی حضرت ابو بکر چپ رہے پہر اوسنے گالی دی پہر آپ خاموش رہے جب اوسنے تیسری مرتبہ گالی دی حضرت ابو بکر نے بہی گالی دینے کا ارادہ کیا پس جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم مجلس سے اوٹہنے لگے حضرت ابو بکر نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ مجھسے ناراض ہوگئی حالانکہ مینے زیادتی نہین کی جب اوس شخص نے تین مرتبہ گالی دی مینے بہی بدلے کا ارادہ کیا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا جب تک تم چپ تہے تمہاری طرف سے ایک فرشتہ اوس گالی دینے والیکو جہوٹا کر رہا تہا اور جب تمنے بولنے کا ارادہ کیا شیطان بیچ مین کود اسیواسطے مین اوٹہا

روایت کیا ہی اسکو ابو داؤد نے کتاب البر والصلہ کے باب الانتصار مین **حکایت**
ایک روز امام ابو حنیفہ رح منی مین مسجد خیف مین بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا اور
اوسنے امام سے کہا ای حرامزادے تجھسے مینے فلان مسئلہ پوچھا تھا اور تو نے اوسکا
جواب خلاف جواب حسن بصری کے دیا امام نے فرمایا حسن بصری نے خطا کی
حقیقت مین وہی فتوی ہی جو مینے کہا پس وس شخص نے چند گالیان امام کو
دین حضار سب اوس شخص کے مارنے کی ارادے سے اوٹھے امام نے سبھونکو
منع کیا اور لوگون کو اوسکی تکلیف سے روکا پھر امام نے کہا ای شخص تو نے
مجکو جو کافر وغیرہ کہا اللہ تعالی خوب جانتا ہی کہ مین نے کسیکو اوسکا شریک
نہین کیا اور مین نے کسی سے امید نہ رکھی سوا اوس ذات وحدہ لاشریک کے
اور مین نہین ڈرا مگر اوس کے عذاب سے جب ذکر عقاب کا آیا امام کو ایک
خوف ہوا اور نہایت رونے لگے زار زار آنسوون کو بہانے لگے جب اوس
شخص نے یہ کیفیت دیکھی خود بخود نادم ہوا اور امام سے قصور معاف کرایا امام
نے کہا تیرے قصور کو مین معاف کیا اور جو مجکو گالی دے اوسکی گالی سے مین
درگذرا نقل کیا ہی اسکو محمد خوارزمی نے عبد الرزاق بن ہمام سے مسند امام
اعظم مین **دقیقہ** امام نے اگرچہ حسن بصری کی غیبت کی اور اونکی خطایان
کی لیکن یہ غیبت جائز ہی چنانچہ سابقا اسکی تشریح ہو چکی کہ جو غیبت واسطے
امر دین کے ہو وہ درست ہی جیسے محدثین جرح و تعدیل کیا کرتے ہین
حدیث فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے لیس الشدید
بالصرعۃ انما الشدید الذی یملک نفسہ عند الغضب یعنے جوانمردی کا مدار
کشتی پر نہین ہی اصل جوانمرد وہ ہی جو غصے کے وقت اپنے نفس کو روکے
روایت کیا ہی اسکو موطا کی باب الغضب مین امام مالک رح نے **دقیقہ**

راقم الحروف کہتا ہی اسکی دو وجہ ہین اول وجہ یہ کہ نفس کشی کرنا نہایت مشکل
ہی کیونکہ نفس عجب طرحکا عدو ہی کہ آدمی کو ہلاک کر دیتا ہی پس اوس سے کشتی
کر نیوالا بلا شک جوانمرد ہوگا اوس شخص سے جو آدمیون سے کشتی کرتا ہے
دوسری وجہ یہ کہ کشتی کرنا ظاہر اعضا کا کام ہی اور غصے کو روکنا دل کا
کام ہی اور باطن کی عمدگی نہایت عمدہ ہی ظاہر کی عمدگی سے ارشاد
ابو بکر وراق فرماتے ہین کہ اللہ جلشانہ نے بندون سے چھ چیزین طلب
کین ہین لازم ہی بندون کو کہ اوسکو بجالاوین دو چیز دل سے ایک خدا کے
حکم کی تعظیم دوسرے خلق اللہ کی تکریم اور زبان سے دو چیز ایک اقرار کرنا
توحید جناب باری کی دوسرے نرمی کرنا مخلوقات کے ساتھہ اور خلق سے
دو چیز ایک صبر او امر خدای تعالی پر دوسرے حلم کرنا خلق پر نقل کیا ہی اسکو
تذکرۃ الاولیا مین حکایت بنی اسرائیل مین ایک شخص نے تین سو اور
ساٹھہ کتابین حکمت مین تصنیف کین اور اس تصنیف کو اللہ تعالی کی طرف پہنچنے کا
وسیلہ گردانا اوس زمانے کی نبی کیطرف وحی آئی کہ اس شخص نے تمام زمین مین
بسبب ان کتب حکمیہ کے نفاق پھیلا دیا اور کوئی تصنیف اسکو مفید نہین ہوگی
جب اوس شخص نے یہ خبر سنی دنیا و مافیہا کو چھوڑکے سبھون سے مونہہ موڑکے
ایک گوشی مین ہوکے نہایت عبادت کے اور محبت اللہ تعالی کی اپنے دل مین
پیدا کی پھر اللہ تعالی نے وحی بھیجی کہ اب تک مین اس سے راضی نہین ہوا
ہان اگر یہ شخص لوگون سے موافقت رکھی لوگون سے معاملات جاری رکھی
باوجود اسکے لوگون کی تکالیف پہ صبر کرے کسی سے بدلا نہ لیوے اوسوقت مین
راضی ہونگا اوس شخص نے جب یہ خبر سنی ایسی ہی کیا پس اللہ تعالی نے
کہلا بھیجا اب مین اوس سے راضی ہوا نقل کیا ہی اسکو امام غزالی نے

کتاب العزلۃ مین چہٹی فائدے مخالطت کے بیان مین تیسری **صورت**
خفا ہونا اوسپر جسنے کسی طرحکی تکلیف دی ہووے اور کسیطرح کی اذیت پونہچائی ہو
اس سبب سے اوسکی غیبت کرنا لوگون کے سامنے اوسکے عیبونکو کہولنا کیونکہ جب
اوسنے ہمکو تکلیف دی ہی ہم بہی اوسکو اذیت دینگے اوسکی غیبت کرینگے **علاج**
ایسے وقت مین اگرچہ آدمی کا دل طیش کرتا ہی نفس چاہتا ہی کہ اگر اوسنے ہمکو
ایک طرحکی تکلیف دی ہی ہم سو طرحکی تکلیف دین لیکن لازم ہی کہ اوسکی اذیت کو
عفو کرے اور اوسکی غیبت نہ کرے اور سمجہے کہ اگر اوسپر احسان کرینگے قیامت کی روز
ہمکو اوسکی نیکیان ملینگی اور اگر ہم اوسکی غیبت کرینگے اوسکی بدیان ہماری کتاب مین
آئینگی **سو** بدی را بدی سہل باشد جزا * اگر مردی احسن الی من اسا **حکایت**
حضرت ابراہیم کے صحیفون مین منجملہ نصائح کی یہ مضمون بہی لکہا تہا کہ ای ابن آدم
جو تجہپر ظلم کرے اوسکے ساتہہ عفو کر اور جو تیرے ساتہہ بدی کرے اوسکی ساتہہ نیکی
کرتا تو بہشت مین نزودی جاوے اور میری رحمت پاوے نقل کیا ہے اسکو
روضۃ الواعظین مین **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے
لا تکونوا امعۃ تقولون ان احسن الناس احسنا وان ظلموا ظلمنا ولکن
وطنوا انفسکم ان احسن الناس ان تحسنوا وان اساؤا فلا تظلموا
یعنے نہو تم لوگ ساتہہ ہوجانے والے ایسے کہ کہنے لگو کہ اگر لوگ احسان کرینگے
ہم بہی احسان کرینگے اور اگر لوگ ہمکو تکلیف دینگے ہم بہی اونکو ستاوینگے بلکہ
تم لوگ اپنے نفوس کو اسطرحپر رکہو کہ اگر لوگ احسان کرین تم بہی احسان
کرو اور اگر لوگ ظلم کرین کچہہ تمکو اذیت دین تم اوسکا عوض نہ لو روایت
کیا ہی اسکو ترمذی نے باب الاحسان والعفو مین **نصیحت** اہل زمانہ
کی عجب چال ہوگئی کہ اگر لوگ اونکو اذیت پونہچاوین بخشش کا نام نہین لیتے ہین

بلکہ کہتے ہین کہ اگر کوئی ہمکو کسیطرح کی تکلیف دیگا ہم اسکے باپ کو اذیت دینگے
اگر کوئی ہمکو گالی دیگا ہم اوسکی سو پشت کو گالی دینگے ہان اگر کوئی احسان
کریگا البتہ ہم بہی اوسکے ساتھہ احسان کرینگے اور یہ نہین سمجھتے ہین کہ احسان
کے بدلے مین احسان کرنا کچھہ کمال نہین ہے کمال وہ ہے کہ تکلیف کے بدلے مین
احسان کرے **اصلاح** حضرت عیسی علے نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام فرماتے
ہین لیس الاحسان ان تحسن من احسن الیک ذلک مکافاۃ انما الاحسان
ان تحسن الی من اساء الیک یعنی نہین ہے احسان یہ کہ خیر پہونچاوے تو اچھے
محسن کو کیونکہ وہ بدلہ ہے احسان وہ ہے کہ اپنی تکلیف دینے والے کے ساتھہ
آدمی احسان کرے نقل کیا ہے اسکو امام رازی نے والعافین عن الناس
کی تفسیر مین **حکایت** ایک شخص جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ
وسلم کی زیارت سے خواب مین مشرف ہوئے اونہون نے پوچھا یا رسول اللہ
لوگون کے ساتھہ معاشرت کیا کرون یا یہ کہ اکیلے ہوکے عبادت کیا کرون
جناب رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا لوگون سے الگ ہوکر
موانع چھوڑکے عبادت کرنا کمال نہین ہے کمال وہ ہے کہ لوگون سے مخالطت
رکھو اور اونکی تکلیف اوٹھالیا کرو نقل کیا ہے اسکو نزہۃ المجالس ومنتخب النفائس
کے باب الحلم مین **چھٹی صورت** خفا ہونا اوس شخص پر جو اپنا کہنا نہ مانتا ہو
حکم بجا نہ لاتا ہو اور اوسکی غیبت کرنا جسطرح اہل زمانہ کا دستور ہے کہ لونڈی
ہو یا غلام ماما ہو جب وہ کوئی امر خلاف مرضی کے کرتے ہین مولی اون سے
خفا ہوتی ہین اور لوگون کے سامنے اونکی شکایتین کرتے ہین اور لونڈی
اور غلام کو نہایت تکلیف دیتی ہین کبھی اونکو مارتے ہین ایسا کہ خون بہاتی
ہین کبھی اونکی شکایت کرتے ہین ہر طرح سے اونکو ستاتے ہین **علاج**

اسکا کئی طرح پرہی ایک یہ کہ آدمی کو لازم ہو کہ کسیکی مخالفت سے خفا نہ ہووے کسیکو اُف نہ کہے خواہ لونڈی ہو یا غلام ہو ماما ہو یا غیر ہو کسی کو نہ جھڑکے اور سمجھے کہ جسطرح ہمکو اسقدر غصہ اسکی مخالفت سے آیا اللہ تعالی کو بھی ہماری مخالفت سے کسقدر غصہ آتا ہی پس اگر ہم ان لوگونکو تکلیف دینگے لوگونکو ستاوینگے جبار ہمسے بہت خفا ہوگا نہایت سختی ہم پر کریگا **اثر** حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہین واللہ لقد خدمت النبی صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سبع سنین او تسع سنین ما علمت قال لشئ صنعت لم فعلت کذا ولا لشئ ترکت هلا فعلت یعنی مین نے سات برس حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت کے اگر کوئی کام مجھسے جو کرنا نچاہیے تہا ہو گیا کبھی حضرت نے مجکو خفا ہوکے نہ کہا کہ یہ کام کیون تونے کیا اور اگر کوئی کام مجھسے جسکا کرنا ضرور تہا چھوٹ گیا کبھی آپنے نہین فرمایا کہ یہ کام تونے کیون نہ کیا روایت کیا ہی اسکو ابوداؤد نے کتاب الآداب مین **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اخوانکم جعلهم اللہ تحت ایدیکم فاطعموهم مما تاکلون والبسوهم مما تلبسون ولا تکلفوهم ما یغلبهم فان کلفتموهم فاعینوهم یعنی لونڈی اور غلام سب تمہارے بہائی ہین کہ اللہ تعالے نے تمکو اونپر قادر کیا اور اون لوگون کو تمہارے تابع بنایا پس جیسا تم لوگ کہاتے ہو ویسی ہی اون کو کہلاؤ اور کپڑا بھی بہتر پہناؤ اور کسی کام مین اونکو سخت تکلیف نہ دو اگر کبھی اونکو کسی مشکل کام کا حکم کرو پس تم بھی اونکی مدد کرو روایت کیا ہی اسکو ابن ماجہ نے باب الاحسان الی الممالیک مین **حکایت** ایک شخص نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت مین آکے عرض کیا یارسول اللہ میرے دو غلام ہین اور وہ میرے نافرمان ہین اسی سبب سے مین اونکو

مارتا ہون گالی بہی دیتا ہون قیامت کے روز میرا کیا حال ہوگا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا میدان حشر مین ذری ذری کا حساب ہوگا اور اونکی سزا اگر اونکی تقصیر کے برابر ہوگی
ادنی پہ عذاب ہوگا اگر تیری مار اور گالی اون کے گناہون کے برابر ہوجائیگی
پس نہ تجکو کچہ جزا ملیگی کیونکہ تونے موافق اونکے نافرمانی کی اونکو زدوکوب کیا
حد سے تجاوز نہ کیا اور نہ اونکو کچہ سزا ملیگی کیونکہ بدلے مین اونکی نافرمانی کے
تونے اونکو تکلیف بہی دی اور اگر تیرے مار اور گالی اونکی نافرمانی سے کم
ہوگی اللہ تعالی تیری طرف سے اونسے بدلہ لیگا اور اونکو سزا دیگا اور اگر تیری
مار اور گالی اونکی نافرمانی سے زائد ہوگئی اللہ تعالی تجہسے اسکا حساب کریگا اونکی
طرف سے تجہسے اس ظلم کا قصاص کریگا جب یہ کلام اوس سائل نے سنا نہایت
رویا اور بہت ڈرا کہ شاید میرے مار اور گالی اونکی نافرمانی سے بڑہ جاوے
پس کہنے لگا یارسول اللہ مینے اون دونون غلامون کو آزاد کیا اپنا ذمہ پاک
کیا روایت کیا ہی اسکو ترمذی نے ابواب الحساب مین **دوسرا علاج**
جب کسی غلام یا نوکر یا فرزند سے کوئی قصور ہوجائے سمجہے کہ یہ مقام کرم ہی موضع
رحم ہی کسیطرح سے اوسکی شکایت نہ کرے بلکہ اوس قصور کو معاف کرے کیونکہ
از خردان عصیان واز بزرگان امتنان اور اللہ تعالی احسان کرنے والون کو
نہایت دوست رکہتا ہی اور اجر جزیل عنایت کرتا ہی **حکایت** میمون بن
مہران کی لونڈی ایک روز شوربا پیالے مین لائی اتفاقاً وہ شوربا میمون
پر گر پڑا میمون نے ارادہ مارنے کا کیا پس اوس لونڈی نے کہا اے مولی
اللہ تعالی غصہ کہاجانے والونکی مدح کرتا ہی موافق اوسکے تمکو عمل لازم ہی میمون
نے کہا موافق قول اللہ تعالی کی اچہی لوگون کی تعریف مین والکاظمین الغیظ
مین نے غصہ پی لیا پہر لونڈی نے کہا اللہ تعالی اچہے لوگون کی تعریف مین

یہ بھی فرماتا ہی کہ اچھے لوگ وہ ہوتے ہین جو قصورون کو معاف کرتے ہین
میمون نے کہا مینے تیرے قصور کو معاف کیا پھر اوس لونڈی نے کہا کہ خدا تعالی
احسان کرنے والونکو دوست رکھتا ہی میمون نے کہا مین تجھپر احسان بھی کرتا ہون
کہ مین تجکو آزاد کرتا ہون نقل کیا ہی اسکو تنبیہ الغافلین کے باب کظم الغیظ مین

نصیحت اہل زمانہ عجب چال رکھتے ہین کہ ہرگز رحم کو دخل نہین دیتے ہین
اگر کسیکا غلام یا کسیکی لونڈی نافرمانی کرے اوسکو مارتے ہین اوسکی ذلت
کرتے ہین خصوصاً یہ امر عورتون مین بہت شایع ہی کہ اگر لونڈی خلاف مرضی
کوئی کام کرے بہت اوسپر خفا ہوتی ہین اوسکے سامنے بہت گالیان دیتی
ہین قحبہ حرامزادی کہہ سناتی ہین اوسکے پیچھے اوسکی ذلت کرتی ہین اوسکی
غیبت کرتی ہین تمام عمر کے عیب اوسکے بیان کرتے ہین کبھی کہتی ہین اس لونڈی
سے ہمکو کبھی فایدہ نہین ہوا کبھی کہتی ہین اس لونڈی سے ہمیشہ ہمکو ضرر ہوا
اور لونڈیون کو از حد مارتے ہین یہان تک کہ خون بہتا ہی ہر طرف سے
فوارہ نکلتا ہی اور جو لوگ عورتون سے صحبت بہت رکھتے ہین خاصیت
عورتون کی پیدا کرتے ہین لونڈیون کو غلامون کو گالیان دیتے ہین اپنے
بی بیون کی تابعداری کرتے ہین سعدی فرماتے ہین **ف**

مرد نے راکہ ہلست و نارا ستی ✣ بلاے سر خود نہ زن خواستی

اگر کوئی لونڈی اپنے بی بی کے خلاف مرضی کرے نہایت اوس سے ناراض
ہوتے ہین اسیواسطے عورت کی تابعداری نہایت منع ہی چنانچہ شمہ اسکا
رقم ہو چکا دوسرا سبب تکبر اور غرور اور اسکی بھی کئی صورتین ہین
پہلی صورت تکبر کرنا نسب مین اور اپنے نسب کو سب سے بہتر سمجھنا اور
دوسرون کے نسب کے باب مین غیبت کرنا لوگونکے نسب کی برائی بیان کرنا

اثر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین لا یحقرن احد احدا من المسلمین یعنی نہ ذلیل جانے کوئی مسلمان کسی مسلمان کو اور ذلیل جاننا حرام ہی نقل کیا ہی اسکو امام غزالی نے باب ذم الکبر مین علاج انسان کو لازم ہی کہ سمجھے اس امر کو کہ اللہ تعالی نے ہم سبھونکو حضرت آدم اور حضرت حوا علی نبینا وعلیہما الصلوۃ والسلام سے پیدا کیا اگرچہ بیچ مین کسیکا باپ اچھا بنا یا کسیکا دادا بدکیا پس اگر ہم نسب مین عمدہ ہوئے اور دوسرے لوگ نسب مین خراب ہوئے اس سے ہمکو فضیلت اون لوگون پر نہین ہو جاتی ہی کیونکہ اگر باعتبار بنیاد کے دیکہو تو اصل ہم سبھون کی ایک ہی اور اگر باعتبار عاقبت کے دیکہو پس مدار اوسکا تقوی پر ہی جو شخص متقی ہووے اگرچہ بدنسب ہووے وہی شخص صراط مستقیم کو جاویگا اور جو شخص اللہ تعالی کی عبادت مین قصور کرتا ہو اگرچہ اشراف زادہ ہو وہ اوسکا انجام نہین معلوم پچہتا دیگا پس غیبت کرنا بری نسب والونکی اور اونکی حقارت کرنا محض حماقت ہی سعدی

تکبر بود عادت جاہلان ٭ تکبر نیاید ز صاحبدلان

حدیث جسوقت جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے حجۃ الوداع مین گیارہوین تاریخ ذی الحجہ کو مقام منی مین خطبہ فرمایا منجملہ نصائح کی آپ نے فرمایا یا ایہا الناس ان ربکم واحد الا لا فضل لعربی علی عجمی ولا لعجمی علی عربی ولا لاسود علی احمر ولا لاحمر علی اسود الا بالتقوی ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم یعنی ای لوگو تم سبھونکا معبود یکتا ہی لا شریک لہ ہی اور اگر حقیقت مین دیکہو تو کسی کو کسی پر بزرگی نہین ہی مگر باعتبار تقوی کے نہین لازم ہی عربی کو کہ فخر کرے نسب مین عجمی پر یا عجمی فخر کرے عربی پر یا سیاہ شخص فخر کرے سرخ رنگ والے پر یا سرخ رنگ والا فخر کرے سیاہ رنگ والے پر ہان مگر جسمین تقوی ہو وہ بہتر ہی غیر پرہیزگار سے کیونکہ خود اللہ تعالی فرماتا ہی

ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم یعنی بزرگ تر تم سے وہ شخص جو متقی ہو نہ وہ کہ شقی ہو
نقل کیا ہی اسکو جلال الدین سیوطی نے تفسیر در منثور مین طبرانی سے
سوال اگر کوئی شخص پوچھے وہ کون چیز ہی کہ حضرت آدم کے جسم سے پیدا
ہوئی ہو بغیر علاقہ حضرت حوا کے جواب وہ کتا ہی کہ حضرت آدم کا کالبد
اللہ تعالی نے مٹی سے بناکے تیار کیا فرشتون کو اوسکی دیکھنے کا حکم ہوا سب
فرشتون نے دیکھا جب نوبت شیخ نجدی یعنے ابلیس کے آئی شیطان نے اوس
کالبد کو حقیر سمجھکے تھوک دیا اللہ تعالی نے جس مقام پر شیطان نے تھوکا تھا اوس
مقام سے ایک ٹکڑا جدا کرلیا اور اوس سے کتے کو بنایا اور وہ مقام خالی رہا
چنانچہ ناف کے مقام مین خلو ہی گوشت نہین ہی یہ وہی مقام ہی کہ اللہ نے
اوس جگہہ سے ایک ٹکڑا کاٹ کے کتا بنایا اسیواسطے کتے کو آدمیون سے
انسیت بہت ہوتی ہی پس کتا ایسی چیز بد ہی کہ اسکی پیدایش حضرت آدم کی
بدن سے ہوئی اور حضرت حوا سے کچھہ علاقہ نہین ہی نقل کیا ہی اسکو نزہتہ المجالس
اور منتخب النفائس مین نصیحت اہل زمانہ کو نہ عاقبت کا پاس ہے نہ
آخرت کا لحاظ ہی تقوی کو طاق پر رکھہ دیا ہی زہد کو ہاتھہ سے پھینکدیا ہی ہر شخص
اپنے نسب کو اچھا کہتا ہی دوسرون کی ذلت کرتا ہی کوئی کہتا ہے میرا نسب
بہت عمدہ ہی کہ تا بہ غوث اعظم بلکہ تا برسول اللہ اوسکا سلسلہ ہی کوئی کہتا ہی
میرا نسب سب سے بہتر ہے کیونکہ میرے آبا و اجداد مین ہر شخص بہتر ہے
کوئی کہتا ہی میرا نسب بہت اچھا ہی کیونکہ میرے آبا مین ہر شخص عالم ہوا ہے
کوئی کہتا ہے ہم لوگ کہ اہل ہند ہین حسب و نسب مین عقل و دانش مین
نہایت بہتر ہین اور اہل دکن نسب مین نہایت بدتر ہین کیونکہ بعض ولد الزنا
ہوتا ہی اوسکی صورت سے یہ مضمون عیان ہوتا ہی اور نہین سمجھتے ہین کہ نسب

وحسب آخرت مین کام نہ آئیگا جب کوئی حامی مددگار ہوگا ہان اگر تقوی
ہمراہ ہوگا البتہ صورت نجات ہوگی جب کہ ہر طرف آواز جوش جہنم کی آویگی
اللھم یا ارحم الراحمین ارحمنا یوم لا یرحم فیہ الا انت یا من ہو ارحم من کل رحیم
دوسری صورت تکبر کرنا حسن وجمال مین فضل وکمال مین اور دوسرون
کی حقارت کرنا صورت وخلقت مین اعتقاد وملت مین **پہلا علاج** سمجھے
اسبات کو کہ سب صورتین اللہ تعالی نے بنائی ہین کسیکی صورت اچھی بنائی کسیکی خلقت
بری بنائی پس صورت بری ہونا محل طعن نہین ہی اور خلقت کی بدی مین کچھ نقصان نہین ہی سعدی
تکبر ز دانا بود ناپسند ÷ غریب آید این معنی از ہوشمند
بدان علاج دارین کا زہد وعبادت احسان ومروت پر ہی اسیواسطے انسان کو
لازم ہی کہ خدایتعالی کی کسی مخلوق کو بد نہ سمجھے اور کسی مخلوق خدا کو برا نہ کہے
حکایت ایک مقام پر ایک کتا مردار بدبودار پڑا تہا کہ حضرت نوح
علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کا اودہر سے گذر ہوا اونہون نے اوس سے
کراہت کی طبیعت نے انکی اوس سے نفرت کی فی الفور اللہ تعالی نے حکم بہیجا
کہ ای نوح اس چیز کو ہمنی اسیطرح بنایا اگر تمکو یہ کتا مردار برا معلوم ہوتا ہی تم اس سے
عمدہ بنالو حال آنکہ تم اسکے مثل بنانے پر بہی قادر نہین ہو پس کیون اسکو برا
سمجہتے ہو جب یہ حکم نازل ہوا حضرت نوح کا دل کانپا زار زار نوحہ کرنے لگے
اور گریہ وزاری کرنے لگے اوسیوقت نام انکا نوح مقرر ہوا نقل کیا ہی اسکو
نزہتہ المجالس ومنتخب النفائس کے باب الادب مین **دوسرا علاج** یہ کہ آدمی
خیال کرے کہ کوئی شخص جمیع عیوب سے خالی نہین حتی کہ خود بہی تمام عیبون سے
مبرا نہین ہی پس جب تک اپنی ذات مین عیب موجود ہی دوسرون کا عیب
بیان کرنا اور اپنے جمال پر یا حسن صورت پر فخر کرنا بیوقوفی ہی **حدیث**

ایک روز جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے خطبے مین فرمایا طوبیٰ لمن شغلہ عیبہ عن عیوب الناس یعنی بڑی خوشی اوس شخص کے واسطے ہی جو ہر وقت اپنی عیب کو دیکھی اور غیرون کے عیب سے نظر پھیرے نقل کیا ہی اسکو امام غزالی نے ابواب العلم مین **تیسرا علاج** یہ ہے کہ مدار بہتری کا صورت کی عمدگی پر نہین ہی بلکہ تقویٰ پر ہی **حدیث** جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم فرماتے ہین المسلمون اخوۃ لا فضل لاحد علی احد الا بالتقویٰ یعنی باعتبار اصل کے سب مسلمان بھائی ہین کسی کو کسی پر بزرگی نہین ہی کسیطرح سے مگر بسبب پرہیزگاری کے روایت کیا ہی اسکو طبرانی نے نقل کیا ہی اسکو درمنثور مین پس کسی کی غیبت کرنا صورت مین اور اپنی صورت کو اچھی جاننا دوسرون کی صورتون کو بد سمجھنا کار عقلا نہین ہی کیونکہ جو صورت ہی اگرچہ مثل یوسف ہو بعد مرگ خاک مین ملیگی کیڑی اسکو کھا لینگے

عزت شاہ وگدا زیر زمین یکسانست ✽ میکند خاک برابر ہمہ کس جا خالی

جب آدمی قبر مین جائیگا سارا کارخانہ دنیا کا رہ جائیگا

باپ بیٹا بھائی کام آتا نہین ✽ ساتھ بیکس کے کوئی جاتا نہین

حکایت ایک فقیہ ایک روز عمر بن عبد العزیز کے پاس آئے انکی صورت کو دیکھا کہ بسبب کثرت عبادت کے نہایت مضمحل ہوگئی ہی اونہون نے تعجب کیا عمر بن عبد العزیز نے کہا یا حضرت آپ کیا اس صورت سے تعجب کرتے ہین جب آدمی مرتا ہی اوسکی صورت البتہ قابل تعجب ہوتی ہی جب مین قبر مین جاؤنگا ہر طرحکی تکلیف اوٹھاؤنگا اگر تم اوسوقت میری صورت دیکھوگے البتہ وحشت کروگے نقل کیا ہی اسکو امام غزالی نے باب زیارۃ القبور مین

حکایت مہلب بن ابی سفر سالار قافلہ حجاج کا گذر ہوا اسطرف

ابن عبداللہ کو سامنے دیکھا مطرف نے کہ مہلب عمدہ لباس پہنے ہوے تکبر کرتے ہوئے چلتے ہین پس مطرف نے کہا اے عبداللہ یہ چال تکبر کی اللہ تعالی کو نزدیک پسند نہین ہی مہلب نے بطور غرور کے کہا اے مطرف کیا تم نصیحت کرتے ہو مجکو کیا نہین جانتے ہو کہ مین کون ہون مین سالار قافلہ ہون مطرف نے کہا ہان مین تجکو خوب جانتا ہون کہ اول مین تو نطفہ ریجان تہا اوسوقت نہ یہ چال تہی نہ اس تکبر کا گمان تہا اور آخر تو جب قبر مین جائیگا بدن تیرا بودار ہو جائیگا پہر یہ تکبر کچہہ کام نہ آئیگا **نظامی** سے چو کار کالبد گیرد تباہی نہ درویشی بکار آید نہ شاہی * اور ما بین اول اور آخر کی حالت زندگی مین غلیظ کو تیرے بطن مین بہرا ہی باطن تیرا سڑا ہی پس جبکہ تیرا مبدا اور منتہا اور وسط تینون خراب ہوئے تجکو تکبر لایق نہین ہی اور کپڑے کی عمدگی پر یا صورت کی خوبصورتی پر کبر کرنا بہتر نہین ہی جب یہ قول مہلب نے سنا اوس چال کبر کو چہوڑ دیا اسی کی طرف مثنوی مین اشارہ ہی سے حد خود بشناس و در بالا مپر * تا نیفتی در نشیب شور و شر * اور محمود بن الوراق نے مطرف کی نصایح کو منظوم کر کے کہا ہے

عجبت من معجب بصورته	وکان بالامس نطفة مذرة
وفی غد بعد حسن هیئته	یصیر فی اللحد جیفة قذرة
وهو علی تیهه ونخوته	ما بین ثوبیه یحمل العذرة

نقل کیا ہی اسکو امام ابو اللیث نے باب الکبر مین **ارشاد حسن بصری** اوپر کے مطلب کی موافق فرماتے ہین العجب من ابن آدم یغسل الخرأ بیده کل یوم مرة او مرتین ثم یعارض جبار السموات یعنی تعجب ہی آدمی سے کہ تکبر کرتا ہی باوجودیکہ دن مین دو ایک مرتبہ اپنے ہاتہہ سے پائخانہ دہوتا ہی نقل کیا ہی اسکو امام غزالی نے باب ذم الکبر مین **تیسری صورت**

تکبر کرنا حرکات وسکنات مین عقل وتمیز مین یعنی اپنے افعال کو اچھا سمجھنا اور
دوسرون کے افعال کی غیبت کرنا کہ فلان شخص دیوانون کی طرح چلتا ہے
مجنونون کے طور پر رہتا ہی فلان شخص سخت بیوقوف ہی نہایت بدوقوف ہی
فلان شخص ازحد بدتمیز ہی **علاج** اسبات کو جاننا چاہیے کہ عاقبت کا حال معلوم
نہین شاید وہ شخص جسکو مجنون سمجھتے ہین خدا کے نزدیک اچھا ہو وہی اور سیدھا
جنت مین جاوے کیونکہ مدار فلاح کا عبادت پر بلکہ عنایت باری پر ہی اکثر
ایسا ہوتا ہے کہ جو لوگ ظاہر مین دیوانے ہوتے ہین حقیقت مین وہی جنت
کے سزاوار ہوتے ہین اور جو لوگ ظاہر مین بہت ممتاز ہوتے ہین خدا کے
علم مین بدترین خلایق ہوتے ہین اگرچہ ظاہر مین یہ لوگ اچھے معلوم ہوتی ہین
اور وہ لوگ برے معلوم ہوتے ہین پس غیبت کرنا کسیکی افعال واعمال ہین
اور فخر کرنا اپنے تمیز وعقل مین موجب حماقت ہی کیونکہ ظاہر کی برائی کا اعتبار
نہین اسواسطے کہ دنیا کو زوال ہی اصل برائی عاقبت کی ہی اور وہ یقینا معلوم
نہین کہ اوس شخص مین موجود ہی کیونکہ اکثر معاملہ قضا وقدر کا اولٹ جاتا ہی
طالع بدبخت ظاہری کا سعید ہو جاتا ہی اور اکثر ایسا ہوتا ہی اور تجربہ مین بھی
آیا ہی کہ اولیاء اللہ ظاہر مین بد معلوم ہوتے ہین اور خاصان خدا ظاہر مین
بے وقار معلوم ہوتے ہین لیکن خدا کے نزدیک بڑی اونکی عزت ہوتی ہی
دعا اونکی قبول ہوجایا کرتی ہی **حکایت** ایک سال مدینہ منورہ شرفنا اللہ
العود الیہا مین قحط ہوا لوگون کو ازحد غم ہوا ایک روز اہل مدینہ نماز استسقا
کے واسطے نکلے اور ابن المبارک بھی نکلے سب لوگ دعا مانگنے لگے آہ وزاری
کرنے لگے کسی کی دعا حد قبولیت مین نہین پہنچی تھی کہ ایک شخص حبشی سیہ صورت
آیا اور وہ فقط ایک لنگی پہنے تھا اور ایک چادر مونڈھے پر ڈالے ہوئے تھا

اور وہ کہنے لگا الٰہی ہم لوگ گنہگار ہین اور تو نے پانی روک لیا ہی ہمین لوگونکی
ادب دینے کے واسطے یا اللہ اسیوقت پانی برسا اور پانی سے ہمکو نہ ترسا جب
اوس شخص نے یہ دعا کی فی الفور رحمت خدا نازل ہوئی سارا آسمان بدلے سے
چھپ گیا پانی بہی خوب برس گیا نقل کیا ہی اسکو امام غزالی نے ابن المبارک
سے باب آداب الدعا مین اور اس زمانے مین جب ایسے شخص کو اہل زمانہ
دیکہتے ہین دیوانہ اوسکو سمجھتے ہین بسبب اوسکی بدصورتی کی اوس سے بہاگتے ہین
کبھی اوسکو ذلیل کرتے ہین کبھی اوس سے استہزا کرتے ہین اور نہین سمجھتے ہین کہ
شاید یہی شخص کملین سے ہووی مرتبہ اسکا علیین مین ہووے جیساکہ ابہی ذکر ہوا
ارشاد یونس سے فقیہ ابو اللیث نے باب الضحک مین نقل کیا ہی کہ مین نے
حسن بصری کو نہین دیکہا مگر ہمیشہ غمگین و حزین کبھی مین نے اونکو ہنستا نہ دیکہا
کبھی اونکو خوش نہ دیکہا فقط اور اس زمانے والے اگر کسی شخص کو ایسا دیکہتے ہین
کہ وہ لوگون سے باتین نہین کرتا ہی اوسکو دیوانہ سمجھتے ہین اوسکو متکبر جانتے
ہین نعوذ باللہ منہ حکایت اویس قرنی جب وعظ سنتے تہے اگر اوسمین
ذکر جنت کا آتا خوش ہوتے اگر کبھی واعظ جہنم کا ذکر کرتا بہت خوف کرتے
حتی کہ اویس چیخ مارکے بہاگتے اور تاب سننے کی نہ لاتے اس فعل پر اونکو
لوگ دیوانہ کہتے اور سب اونکو مجنون بناتے نقل کیا ہی اسکو احیاء العلوم کے
باب احوال الخائفین مین الحاصل مدار حسن انجام اور خیر مرام کا ظاہر حرکات
پر نہین ہی بلکہ اوسکا مدار نیت اور اعمال پر ہی پس کسی کی غیبت کرنا حرکات و
سکنات مین یا اعمال مین نہ چاہیے واللہ اعلم تغیر اسباب عجب کے
اپنی نیکیون پر فخر کرنا اور بسبب کثرت عبادت کے اپنے نفس کو ابرار و ذوی الفضل
سے جاننا اور جو لوگ عبادت نہین کرتے ہین یا اپنی عبادت سے کم کرتے ہین

اونکو اہل دوزخ سے سمجھنا اور اونکے اس باب مین غیبت کرنا کہ فلان شخص
عبادت نہین کرتا ہی بہت برا کرتا ہی فلان شخص بہت بد ہی بسبب اسکے کہ
اوسمین حسد از حد ہی فلان شخص بڑا فاجر ہی کیونکہ نہایت متکبر ہی فلان شخص
دوزخ کا سزاوار ہی کیونکہ وہ بڑا گنہگار ہی فلان شخص اگرچہ حاکم ہی لیکن بڑا ظالم
ہی اور سبب ان سب غیبتونکا یہی ہوتا ہی کہ آدمی اپنی ذات کو عیبون سے
مبرا سمجھتا ہی دوسرون کے عیبون کی طرف دیکھتا ہی اپنی کثرت عبادت سے
اپنے کو اہل جنت سے گنتا ہی دوسرون کو بسبب اونکے عبادت کم ہونے کے
ذلیل سمجھتا ہی **علاج** پہلا اسکا یہ ہی کہ عبادات کی زیادتی سے پاکی نفس کے
خوب دریافت نہین ہوتی ہی اگرچہ ظاہر مین انسان مین حمدگی ہوجاتی ہی
لیکن باطن کی بہتری نمایان نہین ہوتی ہی شاید مقلب القلوب دل کو پھیردے
آخر مین عبادت سے موہنہ موڑدے اور عبادت کی کمی سے برائی اوس
شخص کی یقینی نہین ہی کیونکہ شاید وہی شخص نجات پاوے سعید ہاجنت مین
جائے اسواسطے کہ بہت لوگ تمام عمر عبادت کیا کرتے ہین وقت مرگ ایمان دے
پھر جاتے ہین اور بہت لوگ تمام عمر فسق و فجور مین مبتلا رہتے ہین وقت
انتقال ہدایت ازلی جوش کرتی ہی وہ لوگ توبہ کرتے ہین خدا کے سامنے
پاک جاتے ہین **حکایت** ایک شخص مفسد مرگیا کوئی شخص بسبب اوسکی
تکلیف و فساد کے اوسکے جنازے کے واسطے نہین آیا اوسکی بی بی دو آدمیونکو
کرایہ دیکے عیدگاہ مین اوسکا جنازہ لیگئی کسی شخص نے اوسپر نماز نہ پڑہی پس
وہ عورت دفن کے واسطے جنگل مین لیگئی اوس مقام کے قریب ایک پہاڑ
تہا کہ اوسپر ایک زاہد رہتا تہا وہ زاہد پہاڑ سے اوترا اور ارادہ نماز کا اوس
مفسد کے جنازے پر کیا جب یہ خبر شہر مین مشتہر ہوئی ساری خلقت

نماز کے واسطے جمع ہوئی جب نماز ہو چکی لوگون نے زاہد کی نماز سے تعجب
کیا کہ باوجودیکہ یہ شخص ایسا مفسد تھا زاہد نے اسکی جنازے پر نماز ادا کی پس
زاہد نے کہا مجکو الہام ہوا کہ ایک جنازہ آتا ہی اوسکو بہتی مغفور کیا ہی اسواسطے
مینے نماز ادا کی پھر سبکے لوگون کو زائد تعجب ہوا کہ یہ شخص مفسد کیونکر بخشا گیا پس
اوس زاہد نے اوس مفسد کی بی بی سے پوچھا کہ اسکا کیا حال تھا اوسنے کہا
یہ شخص ہمیشہ شراب پیتا تھا ہر طرحکا گنہ کرتا تھا لیکن تین باتین خیر کی اسمین تھین
ایک یہ کہ جب صبح کو بیہوشی جاتے غسل کرتا وضو کرکے صبح کی نماز جماعت سے پڑھتا
دوسرے یہ کہ ہمیشہ دو ایک یتیم کو اپنے گھر مین رکھتا اور ہمیشہ احسان کرتا تیسرے
یہ کہ جب شراب کے نشے سے اوسکو افاقہ ہوتا خدا تعالی سے ڈرتا اور کہتا یا بار
معلوم نہین کس کونے مین جہنم کے کونون مین سے مجکو ڈالیگا جب عابد نے
یہ بیان سنا کہا کہ وجہ اوسکے بخشش کی یہی تین چیزین ہوئین نقل کیا ہی اسکو
امام غزالی نے باب کلام المحتضرین مین **حکایت** ایک صالح جوان مرد
نے خواب مین ایک عابد کو دیکھا کہ وہ جہنم مین داخل ہوا اور ایک بادشاہ کو
دیکھا کہ جنت مین داخل ہوا اس جوان نے خواب مین لوگون سے اسکا
سبب پوچھا لوگون نے کہا اگرچہ عابد نہایت عبادت کرتا تھا لیکن ایک
عیب رکھتا تھا وہ یہ کہ بادشاہون سے ملاقات بہت کرتا تھا کچھ میل دنیا کی
طرف بھی کرتا تھا اسواسطے وہ جہنم مین گیا اور بادشاہ اگرچہ ظالم تھا لیکن
عقیدہ اوسکا بہت اچھا تھا کہ درویشون سے نہایت خلوص رکھتا تھا فقط یہ امر
اوسکا اللہ تعالی کو پسند آیا اسی سبب سے اللہ تعالی نے اوسکو مغفور کیا
نقل کیا ہی اسکو سعدی نے گلستان مین خلاصۂ کلام یہ ہی کہ مدار نجات کا
عبادات ظاہریہ پر نہین کیونکہ کبھی حال برعکس ہوجاتا ہی معاملہ بد ہوجاتا ہی

اگر کوئی شخص ہاتھہ مین ہمیشہ تسبیح رکہتا ہی جامہ پیوند لگا ہوا پہنتا ہی اوسکا جنتی ہونا
معلوم نہین ہان اگر جمیع اعمال بد سے بچتا ہی ہر صغیرہ سے حتی الوسع پرہیز
کرتا ہی البتہ اوسمین استحقاق جنت کا ہوتا ہی سعدی دلقت بچہ کار آید و تسبیح و مرقع
خود راز علمہاے نکوہیدہ بری دار۔ اسیطرح جو شخص ہمیشہ گنہ کیا کرتا ہے
اوسکا بد ہونا یقینی نہین کیونکہ شاید خدا تعالی اوسکی کسی ادنی عبادت کو پسند
کرے اور اوسکے گناہون سے درگذر کرے پس اپنے عبادت کے سبب سے اپنی
ذات بہتر سمجھنا اور دوسرون کو بد سمجھکے اونکی غیبت کرنا از حد بد ہی علاج دوسرا
اگر کوئی شخص عبادت کرتا ہی لازم ہی اوسکو کہ اپنے عبادات پر فخر نہ کرے
اور خوش نہ ہووے اور دوسرون کو جہنمی سمجہکے غیبت نہ کرے اونکو رسوا
نہ کرے اور سمجھے کہ ہر شخص گنہ سے خالی نہین کیونکہ کوئی معصوم نہین پس
ہرگاہ خود بہی کبہی گنہ کر لیتا ہی دوسرون کو کیا ملامت کرتا ہی اور
دوسرون کو کیون بد سمجہتا ہی حکایت عمر بن ذر کا ایک ہمسایہ کہ بڑا فاسق
تہا مر گیا اکثر لوگون نے اوسکو ذلیل سمجہا اور بسبب کثرت اوسکی گناہون
کے اوسکے نماز جنازہ سے کنارہ کیا لیکن عمر بن ذر نے نماز ادا کی اور تجہیز
و تکفین بہی کی جب دفن سے فارغ ہوئے اوسکی قبر پر کہڑے ہوکے کہنے لگے
ای شخص مین جانتا ہون کہ تو نے تمام عمر اسلام مین گذاری اور تو نے نماز بہی
ادا کی بس یہی نیکی بس ہی اگرچہ لوگ تجہکو کہتے ہین کہ فلان شخص بڑا گنہگار تہا
لیکن مین کہتا ہون کہ کون شخص گنہگار نہین ہی نقل کیا ہی اسکو احیاء العلوم
کے باب کلام المحتضر مین چوتہا سبب اپنی ہمنشینون کی موافقت کرنا اور سبب لحاظ
دوستون کے کرنا کیونکہ جب آدمی دیکہتا ہی کہ دو چار دوست ہم عمر ہم مجلس بیٹھے ہوئے
ذکر و تیاکر رہے ہین لوگون کی غیبتین کر کر کے طبیعت کو خوش کر رہے ہین اوسکی بہی

طبیعت چاہتی ہی کہ ہم بھی اس مجلس مین جاوین دو چار قصے کہہ سناوین
جو آدمی محض تابع شیطان ہوتا ہی بمجرد اس خیال کے شیطان اوسکو اوس
مجلس مین لیجاتا ہی غیبتین اوس سے کراتا ہی اور جو آدمی ذرا اتبع شرع
ناقص ہوتا ہی شیطان اوس کے نفس سے لڑائی کرتا ہی اسطرح پر کہ جب
شیطان اوسکو یہ وسوسہ دلاتا ہی فرشتہ اوسکو کہہ سناتا ہی کہ گوشے مین
لوگون سے کنارہ کشی کرکے رہنا بہتر ہی شیطان اوسکے کان مین پہونکتا ہی
کہ کیون اسطرح کی اپنے جان پر تکلیف لیتا ہی تیرے ہمسنون مین کوئی ایسا
نہین کرتا ہی فرشتہ اوسکو جواب سکہاتا ہی کہ لوگون کی صحبت کرنے سے
ہمنشینون کی مجالس مین جانے سے سراسر ضرر ہی ہر طرح سے آخرت مین
شر ہی اگر تو ایک ساعت اپنے نفس کو روکیگا اپنی ذات کو جہنم مین نہ جہونکیگا
غیبت کی مجلس مین بچایگا البتہ آخرت مین نہایت مزہ پائیگا اور اگر تو اس
گہڑی مین نفس کی متابعت کریگا دوستون کی موافقت کریگا قیامت مین
نہایت سزا پائیگا پس اگر وہ مرد ہوشیار ہی عابد کردگار ہی فرشتے کے قول کو
شیطان کے قول پر ترجیح دیتا ہی مجلس غیبت مین نہین جاتا ہی اور اگر وہ شخص
گناہون مین بہت مبتلا رہتا ہی شیطان کی اطاعت کرتا ہی اوسکا نفس شیطان
کے بات کو مانتا ہی اچھی بات کو بد جانتا ہی کیونکہ شیطان مثل کتے کے ہے
اگر کسی مقام مین کہانا وغیرہ نہو اور کتا آوے فقط ایک مرتبہ ہکانی سے
بہاگ جاتا ہی اور اگر کہین سامنے کتے کے روٹی رکھی ہو وہان سے کتا ایک مرتبہ
کے بہگانے سے دفع نہین ہوتا ہی بلکہ روٹی کی طرف دیکہتا ہی البتہ جب چند
مرتبہ ہکایا جاوے تب جاتا ہی اسیطرح جو نفس گناہون سے پاک ہوتا ہے
فرشتے کے دو ایک جواب سے شیطان بہاگ جاتا ہی اور اگر نفس گنہگار ہی

شیطان غالب آجاتا ہی انسان کو نہایت ستاتا ہی اور اگر بھاگتا ہی نہایت
کوشش کی حاجت ہوتی ہی سخت محنت ہوتی ہی علاج جب آدمی
دیکھے کہ ہمنشین مجلس گرم کر رہی ہین لوگون کی غیبتین کر رہے ہین اور دل مین
آوے کہ ہم بھی اوس مجلس مین چلین اپنا دل بہلاوین اوسوقت لازم ہی آدمی کو یہہ
سمجھ لینا کہ دوستون کی موافقت سی کچہ فائدہ نہین ہی بلکہ آخرت مین ضرر ہی نظامی
زن و فرزند و مال و دولت فذور ✣ ہمہ ہستند با تو تا لب گور
روند این ہمرہان غمناک با تو ✣ نیاید ہیچکس در خاک با تو
اگر دل مین یہ خیال آوے کہ اگر ہم علیحدہ رہینگے عبادات مین مشغول ہونگے
کوئی دوست ہمکو متکبر کہیگا کوئی ہم عمر ہمکو دیوانہ سمجھیگا کوئی شخص ہمکو احمق
بناویگا کوئی ہمکو بے عقل کہہ سناویگا پس بہتر ہے کہ ہم بھی شریک محفل ہووین
تا ان باتون سی بچین اوسکو یون دفع کرے کہ یہ لذت ایک ساعت کی ہے سعدی
تفرج کنان در ہوا و ہوس ✣ گذشتند بر خاک بسیار کس
اسکے بدلے مین تکلیف مدت دراز کی قیامت مین ہی لائق ہی کہ ہم ایک ساعت اپنی
نفس کو روکین تا محشر مین ثواب پاوین کیونکہ ایک گھڑی کی لذت
لیکے مدت مدید کی محنت اوٹھانا سخت بیوقوفی ہی سعدی فرماتے ہین
بناز و طرب نفس پرورده گیر ✣ بایام دشمن قوی کردن گیر
یکی بچہ گرگ مے پرورید ✣ چو پرورده شد خواجہ برہم درید
دیکھو اگر طبیب بیمار سے کہتا ہی کہ اگر تم تین روز تک کھانا نہ کھاوگے
اس بیماری سے صحت پاوگے ورنہ سخت بیمار ہوگے پھر پچھتاوگے بمجرد اس
قول کے وہ مریض تین روز کی تکلیف پسند کرتا ہی تا اوس بیماری سی صحت
جلد ہوجاوے اور بیماری زیادہ نہو جاوے باوجودیکہ اوس طبیب کے قول کا

بیچ ہوجانا اور موافق اوسکے کہے کے واقع ہوجانا یقینی نہین ہی شاید ایسا ہو
کو باوجو دکہانا چہوڑنے کے وہ مریض صحت نہ پاوے جب کہ طبیب دنیوی کا
یہ حال ہی پس ہم گنہگارون کے طبیب صادق رحم فرماے گنہگاران کرم
فرماے بیکسان حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلے آلہ وسلم کے قول کا
کیونکر نہ اعتبار ہو جب وہ خود فرما گئے ہین کہ جو شخص لوگون کے عیبون سے
زبان کو روکیگا اللہ تعالی روز قیامت مین اوسکے عیبون کو بہی پوشیدہ
کردیگا مجمع عام مین اوسکو ذلیل نہ کریگا پس ایک گہڑی کے موافقت دوستون
کے کرنا اور اوسکے معاوضے مین تکلیف آخرت کو لینا شان عقل نہین ہے
اسیواسطے انبیا اور صلحا ہم نشینون کے بات کو نہین مانتے تہے

حکایت حضرت یحیی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام جب آٹہ برس کے ہوے
بیت المقدس مین تشریف لائے وہان کے عابدون کو دیکہا کہ نہایت عبادت
کرتے ہین یہان تک کہ بعض لوگ نفس کشی کے واسطے اپنے کو رسیون سے
باندہتے ہین یہ حال دیکہ کے انکو بہی جوش ہوا اپنے وطن کو روانہ ہوے
راہ مین انکے ہمسن چند لڑکے لہو ولعب مین مشغول تہے انکو بہی اونہون نے
بلایا یحیی نے کمال فطانت سے ہمسنون کے موافقت سے کنارہ کرکے کہا
اے لڑکو مجکو خدا تعالی نے عبادت کے واسطے پیدا کیا نہ لہو ولعب کیواسطے
بعدہ حضرت یحیی اپنے والدین سے اجازت طلب کرکے بیت المقدس مین مقیم
ہوئے نقل کیا ہی اسکو امام غزالی نے باب احوال الانبیا والخائفین مین
نسال اللہ العظیم ان یجعل قلوبنا مشتغلین بہ لا بغیرہ آمین چہٹا سبب
جو علما غیبت مین مصروف رہتے ہین اونکی موافقت کرنا کیونکہ جب لوگ
دیکہتے ہین کہ علما لوگون کی غیبتون سے پاک نہین کرتے ہین بیخوف ہوکر

شکایتین کرتے ہین خود بھی شریک محفل غیبت ہوتے ہین اگر اونسے کوئی کہتا
ہی کہ غیبت نہ کرو جواب دیتے ہین فلان عالم فلان بزرگ ایسے لوگون کے
ذکر سے خوف نہین کرتے ہین تب ہم کیون خوف کرین کیونکہ اگر یہ امر منع ہوتا
علما اسکو کیون کرتے **علاج پہلا** جو لوگ غیبت کرتے ہین شکایت سے توجہ
نہین کرتے ہین سمجھنا چاہیے کہ فی الواقع وہ عالم نہین ہین کیونکہ فقط کتابون
کے پڑھنے سے علم نہین آتا ہی ہان جب موافق علم کی عمل ہو البتہ عالم بزرگ
ہوتا ہی چنانچہ سعدی فرماتے ہین ؎ علم چندانکہ بیشتر خوانی ✽ چون عمل در تو
نیست نادانی ✽ نہ محقق بود نہ دانشمند ✽ چارپائے برو کتابے چند ✽
ارشاد سفیان بن عیینہ فرماتے ہین من عمل بما یعلم فہو اعلم الناس
ومن ترک العمل بما یعلم فہو اجہل الناس یعنی جو شخص موافق علم کے عمل کرے سمجھو
کہ بڑا عالم ہی اور جو موافق علم کے عمل نہ کرے سمجھو کہ وہ جاہل ہی نقل کیا ہے اسکو
فقیہ ابو اللیث نے باب العمل بالعلم مین پس لازم ہی انسان کو کہ جب کسی عالم کو
غیبت کرتے ہوئے دیکھے خود اوسکو جاہل سمجھے اوسکی تابعداری نہ کرے کیونکہ
ایسا عالم تکلیف دہندہ مؤمنین ہی مثل مکھی کے شہد کے ہی بلکہ اوس سے یہ شعر
سعدی کا کہہ دیوے اور اوسکو نصیحت اس قول کے ساتھ کر دیوے **مصرع**
بار ہی چو عسل نمیدہی نیش مزن ✽ **علاج دوسرا** جو عالم موافق علم کے
عمل نہ کرتا ہو مثلاً ہمیشہ لوگون کی غیبتین کیا کرتا ہو وہ مغضوب الٰہی ہی قیامت
کے روز اللہ تعالیٰ کا وہ معاتب ہوگا اور اوسپر نہایت زجر ہوگا چنانچہ احادیث
اور آیات مین اقوال و آثار مین عالم بے عمل کے کیسے کیسے مذمتین وارد ہوئی ہین
اثر حضرت ابو الدرداء فرماتے ہین ویل لمن لا یعلم مرۃ و ویل لمن یعلم و لا
یعمل سبع مرات یعنی لعنت اوس شخص پر ہی ایک مرتبہ جو علم نہین رکھتا ہی

اور جو شخص عالم ہو کے عمل نہین کرتا ہی اوسپر سات مرتبہ لعنت ہی نقل کیا ہے
اسکو امام غزالی نے باب آفات العلم مین **حکایت** کسی شخص نے حسن بصری
سے ایک مسئلے کو کہا کہ اس زمانے کے فقہا ایسا فتوی دیتے ہین پس حسن بصری
خفا ہوئے اور کہنے لگے کہ اس زمانے مین کوئی فقیہ نہین کیونکہ اصل فقیہ وہ
شخص ہی جو دنیا سے کنارہ کشی کرے آخرت کی طرف خواہش کرے ہمیشہ عبادت
رب کی کرے اور اس زمانے مین کوئی ایسا شخص نہین ہے نقل کیا ہی اسکو ابو اللیث
نے باب العمل بالعلم مین **حدیث** فرماتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ و علے
آلہ وسلم اشد الناس عذابا یوم القیمۃ عالم لم ینفعہ علمہ یعنی قیامت کے روز
اوس شخص کو سخت عذاب ہوگا جسکو علم سے فائدہ نہین ہوا اور اوسنے موافق اپنے
علم کے عمل نہین کیا روایت کیا ہی اسکو بیہقی وغیرہ نے اور نقل کیا ہی اسکو عبد الوہاب
شعرانی نے کشف الغمۃ عن احوال الامۃ مین **اصلاح** حضرت عیسی علی نبینا
وعلیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہین مثل الذی یتعلم العلم ولا یعمل بہ کمثل
امرأۃ زنت فی السر فحملت فظہر حملہا فافتضحت یعنی مثل اوس عالم کے
کہ موافق علم کے عمل نہ کرتا ہو مانند اوس عورت کے جو پوشیدہ زنا کرے اور جب
حاملہ ہو جاوے لوگونپر اوسکا عیب آشکارا ہو جاوے پس اس عورت کو کسطرح
کی ندامت ہوتی ہی جبکہ لوگون کے سامنے اوسکی فضیحت ہوتی ہی اسیطرح جو عالم
بے عمل ہی ظاہر مین لوگون کے نزدیک بڑا متقی ہوتا ہی باطن مین عامل نہین
ہوتا ہی قیامت کے روز وہ عالم نہایت نادم ہوگا نقل کیا ہی اسکو احیاء العلوم
کے باب آفات العلم مین **حدیث** فرماتے ہین حضرت سید المرسلین صلے اللہ علیہ
وعلی آلہ وسلم مثل الذی یعلم الناس وینسی نفسہ مثل الفتیلۃ تضیئ علے
الناس وتحرق نفسہ یعنی مثل عالم بے عمل کے جو لوگون کو نصیحت کرتا ہی اور

خود اپنے نفس کو بھولتا ہو مانند مشعل کے ہی کہ لوگون کو اوسکے سبب سے روشنی پونہچتی ہی اور خود وہ جلتی ہی اور فنا ہوتی ہی روایت کیا ہی اسکو بزار نے نقل کیا ہی اسکو ترغیب والترہیب مین منذری نے ارشاد سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین عالم ناپرہیزگار کور مشعلہ دار ست ؎ بیفائدہ ہر کہ عمر در باخت ✤ چیزے نخرید و زر بینداخت ہر گاہ اس طرحکی برائیان عالم بے عمل کی شان مین آئی ہین پس لازم ہی انسان کو کہ جب عالم کو کسی گناہ مثلاً غیبت مین مبتلا دیکھے اوسکی متابعت نہ کرے ورنہ ایسی ہی سزا پائیگا نہایت پچتائیگا علاج تیسرا جب کسی عالم کو بے عمل دیکھے اوسکے افعال کی طرف خیال نہ کرے بلکہ اوسکے نصائح اور اقوال کو دیکھے کیونکہ جب کوئی شخص اوس عالم سے پوچھیگا کہ غیبت درست نہین ہی یا درست ہی لاجرم وہ عالم کہیگا کہ غیبت حرام قطعی ہی اسیواسطے مشہور ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اثر انظر الی ما قال ولا تنظر الی من قال یعنے جب کوئی شخص تجکو نصیحت کرے پس تو نصیحت کرنے والے کے افعال کو نہ دیکھ بلکہ اوسکے اقوال کو تسلیم کر اور اوسکے مطابق عمل کر نصیحت اسن ہانے بعض علما کا یہ حال کہ اپنے کو عالم کہتے ہین حقیقت مین ظالم ہوتے ہین ؎ کار شیطان مے کنند نامش ولی ✤ گر ولی این ست لعنت بر ولے اپنی اوقات کو غیبت و شکایت مین صرف کرتے ہین لوگون سی حسد رکھتے ہین ظاہر مین لوگون کو پند و نصیحت کرتے ہین باطن مین صفائی کیواسطے مشقت نہین کرتے ہین بلکہ بعضے لوگ اس قسم کے ہین کہ علما مین اونکا شمار ہے عبادات سے کسل کرتے ہین جمعے کو خطبہ پڑہنے کو شاق جانتے ہین نماز مین التفات جانب دنیا کرتے ہین الحق جو انبیا اور صلحا علما سوء سے ڈراتے تھے

وہ یہی ہین کہ خدا سے خوف نہین کرتے ہین بیباک ہوکر کبائر کرتے ہین اور یہ سلاطین دنیا سے اسقدر ڈرتے ہین کہ اونکے سامنے خوف سے پیشاب کر دیتے ہین اگر کسی سلطان کا شقہ اپنے نام پر آوے اوسکو نہایت آداب سے پڑہتے ہین اسمین اپنی عزت سمجھتے ہین اور خدا کے کلام کو بے حقیقت سمجھتے ہین تلاوت قرآن کے وقت کچہہ ادب نہین کرتے ہین بس گویا یہ لوگ اللہ تعالی کے کلام کا رتبہ سلطان کے کلام کے رتبے سے کم سمجھتے ہین فرماتا ہی اللہ تعالی توریت مین یا عبدی اما تستحیی منی یاتیک کتاب من بعض اخوانک وانت فی الطریق تمشی فتعدل عن الطریق وتقعد لاجلہ وتقرءہ وتتدبرہ حرفا حرفا حتی لا یفوتک شیٔ منہ وھذا کتابی انظر کم فصلت لک فیہ من القول وکم کررت علیک لتتامل طولہ وعرضہ ثم انت متعرض عنہ افکنت اھون علیک من بعض اخوانک یا عبدی یقعد الیک بعض اخوانک فتقبل علیہ بکل وجہک وتصغی الیہ بکل قلبک فان تکلم متکلم اوشغلک شاغل عن حدیثہ اومت الیہ ان کف وھا انا مقبل علیک ومحدث لک وانت معرض لقلبک عنی افجعلتنی اھون من بعض اخوانک یعنے ای بندی میرے تجکو کیا مجہسے حیا نہین آتی ہی کہ جب تیرے دوست کے یہان سے خط آوے اور تو راہ مین چلتا ہو راہ سے تو الگ ہوکے بیٹہتا ہی اور بغور اوس خط کو پڑہتا ہی تا کوئی مضمون فوت نہوجاوے اور کوئی مطلب رہ نجاوے اور یہ توریت میری کتاب ہی دیکہہ کیا مین نے اسمین لطف کیا ہی اور تو اسکو پڑہتا ہی زبان سے اور دل سے خیال نہین کرتا ہی کیا مین تیرے دوست سے ذلیل ہوگیا ای بندے میرے اگر کوئی دوست تجہسے کلام کرے توکسطرح سے اوس سے توجہ کرتا ہی یہان تک کہ اگر کوئی آشنا کلام مین بولے تو

اوسکو چپ کرتا ہی اور مین تجھسے اس کتاب مین خطاب کرتا ہون لیکن تو
التفات نہین کرتا ہی کیا مین تیرے دوست سے بھی بدتر ہوگیا نقل کیا ہی اسکو
امام غزالی نے باب ذم تلاوۃ الغافلین مین اور بسبب بیعملی ان علما کے
انکی نصیحت مین اثر نہین ہی اگرچہ یہہ وعظ بہت بیان کرتے ہین لیکن کسیکو انکی
بیان سے اثر نہین ہوتا ہی کیونکہ جو عالم خائف ہوتا ہی اور ہر گناہ سے بچتا ہی
البتہ اوسکے نصیحت مین تاثیر ہوتی ہی **ارشاد** مالک بن دینار فرماتے ہین
اذا لم یعمل العالم بعلمہ زالت موعظتہ عن القلوب یعنی جب عالم مطابق علم کے
عمل نکرے اوسکے نصیحت لوگون کے دلون مین نہین جمتی ہی نقل کیا ہی اسکو
غزالی نے باب آفات العلم مین پس لازم ہی لوگون کو کہ جب ایسے عالمونکو
وعظ کہتے ہوئے دیکھین اونسے کہدین کہ پہلے تم اپنے نفس کو بناؤ بعدہ دوسرونکو
سکھاؤ نہ یہ کہ خود ہر طرح کے گناہ مثل غیبت وغیرہ کرتے ہین اور دوسرون کو
نصیحت کرتے ہین چنانچہ اسی مضمون کی طرف خواجہ حافظ نے رمز کیا ہی ع
واعظان کاین جلوہ در محراب و منبر می کنند ❊ چون بخلوت می روند آن کار دیگر می کنند
ارشاد یحیی بن معاذ رازی سے تذکرۃ الاولیا مین نقل کیا ہی کہ تین شخصون
سے صحبت نکیا کر ایک صوفی جاہل دوسرے قاری ریاکرنے والا تیسرے
عالم غافل اور اس زمانے کے عوام کا یہ حال کہ مسجد مین تذکرہ دنیا کرنے
یا لوگون کے عیوب پر ہنسنے سے جب کوئی منع کرتا ہی کہتے ہین کہ دیکھو فلان فلان
عالم اس امر کے مرتکب ہین ہم کیون نکرین اور نہین سمجھتے ہین کہ یہ قول سخت
بیعقلی ہی کیونکہ اگر کوئی شخص قصداً جہنم کو جاتا ہو کوئی عاقل اوسکے ساتھ
نہوگا اللہ تعالی ان لوگون کو ہدایت دیوے اور ہمکو ابرار مین داخل کرے
ساتوان سبب حسد کسی شخص سے رکھنا کیونکہ جب انسان لوگون سے

حسد رکھتا ہی ہر وقت اوسکی غیبت و شکایت مین اوقات بسر کرتا ہے
علاج اگر دل مین کسی سے حسد پیدا ہو لازم ہی کہ حسد کو دل سے نکالے
اور زبان کو روکے اپنی اوقات کو برباد نہ کرے اور سمجھے کہ حسد ایک گناہ کبیرہ
ہی اس سے دل کو صاف رکھنا چاہیے گوشش دل سے سن کلام اولیا
کہگئے عطار ای مرد خدا٭ از حسد اول تو دل را پاک دار٭ تو شقیقی را بعد ازان مومن شمار٭
اگر صاف نہو سکے حتی الوسع زبان کو روکے تا زبان کے گناہ سے بچے کیونکہ ایک گناہ
اگر کسی شخص سے ہو وہ بہتر ہی اوس سے جو دو گناہ کرے **آٹھوان سبب**
خدا کے فضل و کرم پر اعتماد کرنا کیونکہ غیبت کرنے والے کہتے ہین اگر کوئی
منع کرتا ہی کہ خدا غفور رحیم ہی ہمارے گناہون سے درگذر یگا ہم پر احسان کریگا
علاج یہ سمجھنا چاہیے کہ اگرچہ خدا غفور ہی لیکن اوسکی صفت قہاریت بہی ہی
کیا معلوم ہی کہ اللہ تعالی ہمپر ضرور ہی احسان کریگا شاید ہکو اگر ادنی گنہ مین
پکڑے کوئی حامی ہمارا نہوگا پس غیبت کو کون پوچھتا ہی کہ یہ گناہ کبیرہ ہے
اور اگر خدا تعالی کسیطرحکا عذاب نہ کرے فقط محشر مین حساب کرے اوس وقت
اپنا کیا حال ہوگا اسیواسطے انبیا کسقدر خوف کرتے تھے اور ادنی ادنی زلات پر
کسقدر روتے تھے جب انبیا کا یہ حال تہا باوجودیکہ خوف جہنم سے اونکو اطمینان
تہا پس ہم لوگونکا کیا حال ہو کہ از سر تا پا گناہون سے پر ہین ایک دن حضرت
داؤد علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی لغزش کو یاد کیا اور نہایت انکو
دہشت ہوئی با آہ و زاری جنگلون اور پہاڑون مین چلے گئے نقل کیا ہی
اسکو غزالی نے باب الانبیاء الخائفین مین **علاج** دوسرا سمجھے اس امر کو
کہ خدا تعالی حق ذات مین غفار ہی لیکن غیبت کہ حق عبد ہی بندہ اسمین مختار
ہی جب بندہ قیامت مین استغاثہ کریگا لاجرم اوسکو جناب باری بنظر عدل کے خوش کریگا

نوان سبب لوگون سے بغض رکھنا کسواسطے کہ جب آدمی کو کسی سے بغض ہوتا ہی ہر طرحکی اوسکی شکاتیین کرتاہے ہر وقت اوسکی غیبت کرتاہی **علاج** لازم ہی انسان کو کہ جب کسی سے تکلیف پاوے اوسکے ساتھہ بغض نہ رکھے اور اوسکی شکایت نہ کرے اگرچہ شیطان ایسے مقامات مین نہایت وسوسہ دلاتا ہی ہر طرحکی خرابیان پیدا کرتا ہی **ہدایت** اس زمانے والے دلون سے بلا فائدہ بغض رکھتے ہین اور اونکی شکاتیین کرتے ہین اگرچہ جب ملاقات ہوتی ہی نہایت ملائمت کرتے ہین ظاہر مین لوگون سے محبت کرتے ہین باطن مین دشمنی کرتے ہین سامنے لوگون کے قسم کہاتے ہین کہ ہم تمہارے نہایت دوست ہین اور باطن مین وہ مانند بچھو کے ڈنک مارتے ہین ایسے لوگ قابل دوستی کے نہین ہین بلکہ خدا کے ملعون ہین ؎

حلو اللسان وقلبه يتلهب	لا خير في ود امرء متملق
واذا توارى عنك فهو العقرب	يلقاك يحلف انه بك واثق

یعنی نہین بہتری ہی اوس شخص کی دوستی سے کہ جب تجھسے ملاقات کرے قسم کہاوے کہ مین تیرا دوست ہون اور جب مجلس سے جاوے تیرے حق مین خصلت نیش زن کی پیدا کرے **حدیث** فرماتے ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اذا تعلم الناس العلم وترکوا العمل وتحابوا بالالسن وتباغضوا بالقلوب وتقاطعوا فی الارحام لعنهم الله تعالی فاصمهم واعمی ابصارهم یعنی جب لوگ علم سیکہین اور عمل نہ کرین اور زبان سے محبت کرین لیکن دل سے بغض رکھین اور قطع قرابت کرین بسبب ان اعمال کے اللہ تعالی اوپر لعنت کرتا ہی اور اونکو اپنی رحمت سے دور کرتا ہی پھر اونکو اندھا اور بہرا کر دیتا ہی اسی سبب سے دل اونکا کسی نصیحت کو قبول نہین

کرتا ہی نقل کیا ہی اسکو امام غزالی نے باب آفات المناظرہ مین بواب العلم سے
ہدایت اس زمانے مین جو لوگ بغض رکھنے والے ہین اون سے اور
راقم الحروف سے چند تقریرین ہوئی ہین اور وہ لوگ بعض مسلمانون سے
خصوصاً اپنے اہل قرابت سے نہایت بغض کرتے تھے یہان تک کہ اگر
وہ شخص بیمار ہووے اوسکی عیادت کے واسطے نہین جاتے تھے پس
راقم الحروف اون تقریرون کو درج کتاب کرتا ہے اگرچہ یہ مقام مقام
بیان البغض کا نہین لیکن چونکہ بغض سبب غیبت کا ہی اس سبب سی البغض
کے ذکر کرنے مین اور تقریرون کے لکھنے مین البتہ فائدہ ہوگا بعض بغض
رکھنے والون سی مینے کہا یا حضرت آپ فلان شخص سے کیون بغض رکھتے ہین اور
اوسسے کیون کلام چھوڑتے ہین اور اگر وہ بیمار ہو اوسکی عیادت کے واسطی
نہین جاتے ہین اونہون نے جواب دیا کہ ہم کو اوس شخص نے ازحد تکلیف
دی ہی ہماری طبیعت اوس سے نہایت ناراض ہی ہرگز ہمارا دل اون سے
خوش نہین ہوتا ہی مینے کہا آپ نفس کے تابع ہین یا نفس کے متبوع ہین لازم
ہی آپکو کہ تکلیف لوگونپر نظر نہ کرین اور اونکے ساتھ بغض نہ رکھین حکایت
بعض زہاد نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو خواب مین دیکھا
عرض کیا یارسول اللہ مین لوگون سے کنارہ کشی اختیار کرون یا کیا کرون جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا بہتر یہ ہی کہ تم لوگون کے ساتھ
معاشرت رکھو اونکی تکالیف کو اوٹھاؤ نقل کیا ہی اسکو صفوری نے نزہۃ المجالس
ومنتخب النفائس کے باب الحلم مین جب وہ لوگ تقریر سے ساکت ہونے لگے کہنے لگے
کہ تم ہمارے دشمن کی طرفداری کرتے ہو اور بعض مع باغضین ستے مینے جب
مطلب سابق کہا کہنے لگے ہمکو مطلقاً بغض نہین ہی مین نے کہا پھر کیون آپ

اور سمجھے کہ بسبب غیبت اوس مسلمان کے اگرچہ سلطان دنیا کے نزدیک اوسکی
ذلت اور اپنی عزت ہوئی لیکن سلطان السلاطین کے نزدیک معاملہ بالعکس ہوگیا
مرتبہ اوسکا فوق الفوق اور مرتبہ اپنا تحت التحت ہوگیا اسیواسطے زبان کا روکنا
اور دوسرون کی شکایت وغیرہ سے بچنا ضرور ہی **حدیث** فرماتے ہین
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم من کان یومن باللہ والیوم الاخر فلا
یشهد الی رسول اللہ فلیسعہ بیتہ ولیبک علی خطیئتہ ومن کان یومن
باللہ والیوم الاخر فلیقل خیرا لیغنم او لیسکت عن شر فیسلم یعنی جو شخص
ایمان لایا ہی اللہ پر اور اوسکے رسول پر لایق ہی اوسکو کہ لوگون سے کنارہ کشی
کرکے خلوت مین عبادت کیا کرے اور اپنے گناہون پر رویا کرے اور جو شخص
مومن ہی اور یوم قیامت کو حق سمجھتا ہی لایق ہی اوسکو کہ ہمیشہ نیک بات کہا کرے
تا فائدہ مند ہووے اور اپنی زبان کو بدی سے روکا کرے تا عذاب سی نجات
پاوے روایت کیا ہی اسکو طبرانی نے نقل کیا ہی اسکو منذری نے کتاب الترغیب
والترہیب مین **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے
من اکل برجل مسلم اکلة فان اللہ یطعمها مثلها من جهنم ومن کسی ثوبا
برجل مسلم فان اللہ یکسوہ مثلہ من جهنم یعنے جو شخص بسبب غیبت کسی
مسلمان کے کوئی لقمہ کہاوے یا کوئی کپڑا پہنے اللہ تعالی اوسکو دوزخ کی آگ کا
کہانا کہلاویگا اور لباس آگ کا پہناویگا روایت کیا ہی اسکو ابوداؤد نے
تنبیہ اس زمانے کے لوگون کی عجب چال ہی کہ جو لوگ مقربین سلاطین
ہوتے ہین دوسرون کو برا کہا کرتے ہین اگر کبھی کوئی امیر کسی کی تعریف
کرے یا اوسکا حال پوچھے دو ایک عیب اوسکے بیان کردیتے ہین تا امیر اوسکی
طرف التفات نہ کرے اور نہین سمجھتے ہین کہ یہ امیر غلام ہی جناب باری کا

پس ایسا کام کرنا کہ اوس سے غلام خوش ہووے اور مولی ناراض ہووے
بی عقلی ہی تیرھوان سبب مسلمان کی ذلت کی نیت رکھنا تاوہ اپنی
ہمشیئون مین ذلیل ہوجاوے لوگون کے نزدیک اوسکی توقیر کم ہوجاوے
دوستون مین وہ بدنام ہوجاوے علاج سمجھے کہ ذلت دنیا کی عزت آخرت
کی ہی اور عزت دنیا کی ذلت آخرت کی ہی اگر دنیا مین وہ شخص ذلیل ہوا ہے
محشر مین وہ شخص معزز ہوگا اور نیت کرنیوالا خراب ہوگا جب اسکی نیکیان
اوس شخص کی کتاب مین جاینگی اور اوسکی بدیان اسکے صحیفے مین آئینگی
ارشاد امام غزالی فرماتے ہین ما اشد فرحک الیوم بتمضمضک
باعراض الناس وتناولک اموالهم وما اشد حسراتک فی ذلک الیوم
اذا وقف ربک علی بساط العدل وشوفهت بخطاب السیاسة وانت
مفلس فقیر عاجز مهین لا تقدر ان ترد حقا او تظهر عذرا فعند ذلک
تؤخذ حسناتک التی تعبت فیها عمرک وتنقل الی خصمائک عوضا عن حقوقهم
یعنی دنیا مین تو لوگون کی عزت ریزی سے اور ذلت دہی سے خوش ہوتا ہی
روز محشر مین کیسی تیری خرابی ہوگی کسطرحکی تجھکو ندامت ہوگی جب جناب باری
بچھونا عدل کا پھیلاویگا اور تجھسے مشافہہ خطاب کریگا اور تو اوسوقت مفلس
فقیر عاجز ذلیل وحقیر ہوگا نہ کوئی ہمدم نہ رفیق ہوگا الغرض اوسوقت تیرے خیال
نہ مونسے نہ رفیقے نہ ہمدمے دارم ٭ حدیث دل بکہ گویم عجب غمے دارم
پس اوسوقت تیری نیکیان جائینگی اور حق والونکی بدیان آوین گے
چودھوان سبب صفائی چاہنا اپنی ذات کی اوس عیب سے
جو کسینے منسوب کیا ہی مثلاً اگر کسی نے ہمکو کسی عیب کے ساتھ یاد کیا اب ہمکو
منظور ہی کہ ہم اس عیب سے بری ہوجاوین پس اوس عیب کو اوس شخص کے

طرف اگر اوسکی ہو نسبت کر دین اور لوگون کے سامنے اوس شخص کو معیوب
کر دین تا لوگ سمجھین کہ یہ شخص عیب سے بھرا ہی علاج سمجھنا چاہیے کہ اگر اوس
شخص نے ہماری طرف خلاف واقع عیب بیان کیا ہی پس یہ بہتان ہوا خدا
اوسکو سزا دیگا اور یوم الجزا مین اسکی جزا دیگا اور اگر اوسنے سچ سچ نقل
کیا ہی پس برا ماننا کیا ہو بلکہ لایق ہی کہ اوس عیب کو اپنی ذات سے نکال ڈالین
تا لوگ معیوب نہ کرین پندرہوان سبب نفس کی خوشی اور
لوگون کے ہنسنے کے واسطے اور عورتون کی دل لگی کیواسطے غیبت کرنا شعر
خود پرست ہو گیا ذرا اک عالم نفس کو اپنے ہنساتا ہے صنم
کیونکہ جب مجلس نشینون کی گرم ہوتی ہی البتہ طبیعت ہنسنے کو چاہتی ہی
دنیا کے قصے نکالتے ہین لوگون کے عیوب بیان کرکے لوگ ہنستے ہین کہ
دیکھو فلان شخص عجب دیوانہ ہی عجب مستانہ ہی فلان شخص واہی ہی پاجی ہی
فلان شخص بدصورت ہی خراب سیرت ہی اسیطرح ہر ہر شخص کے عیوب
بیان کرکے لوگ ہنستے ہین رحمت خدا کو مجلس سے معدوم کرتے ہین اور ایسی
مجلس مین طبیعت خواہ مخواہ چاہتی ہی عبادت سے گھبرا گئی ہی اور اگر کسیکے
طبیعت سے جبر کیا اور اوس مجلس مین نہ گیا اہل مجلس اوسپر طعن کرتے ہین
کہ فلان شخص نہایت عبادت مین مشغول ہی سیدھا جنت مین جائیگا
اسی طرحکے کلمات کہہ کہکے قہقہہ مارتے ہین علاج سمجھنا چاہیے کہ لوگون کی
خوشی اون امور مین جن مین اپنا ضرر ہوتا ہو حماقت ہی مثلاً اگر لوگ کسیکی
کنوئین مین گرنے سے خوش ہوتے ہون وہ شخص کبھی کنوئین مین نہین
گرتا ہی خوشی کے واسطے یہ حرکت نہین کرتا ہی اسیطرح اگر دھوپ سخت
ہووے آفتاب تیز ہووے اور لوگ اوسی گرمی مین کھڑے ہو دین اور

ایک شخص کے واسطے ایک مقام سایہ دار ملتا ہو پس وہ شخص آپ یا اپنی راحت کو پسند کرتا ہی یا لوگون کی موافقت کو پسند کرتا ہو پس نہ سمجھے آدمی اس بات کو کہ غیبت کرنے مین سراسر اپنا ضرر ہی اور لوگون کی موافقت مین ہر طرح کا نقصان ہی پس ایسی متابعت سے اور ایسی خوشی اور ہنسنے سے باز رہنا چاہیے سولھوان سبب دفع کرنا اپنے عیوب کا دوسرے کو معیوب کر کے اسطرح سے کہ جب سمجھے کہ فلان شخص ہماری غیبت کریگا سلطان کے سامنی ہماری شکایت کریگا پہلے اوس شخص کا عیب بیان کر دے کہ وہ مجھسے دشمنی رکھتا ہی بہت جھوٹ بولتا ہی تا سلطان اوس شخص کے عیب بیان کرنے کو نہ مانے اور اس شخص کو برا انجانے علاج لازم ہی اس امر کو سمجھنا کہ اوسکے عیب بیان کرنے سے ہمکو کچھ ضرر نہین ہی نہ دین مین نہ دنیا مین پس اوسکی غیبت کیا ضرورت ہی کیونکہ جب غیبت ہماری کریگا اپنا نامۂ اعمال سیاہ کریگا ہمکو اپنی نیکیان عنایت کریگا اور دنیا مین اگر خدا ہمارا ناصر و مددگار ہی تو بڑا ایسا ہی جسطرح وہ ہمارے عیب کو کھولیگا اور ہماری غیبت کریگا اللہ تعالی اوسکے بھی عیوب کو آشکارا کر دیگا لوگون کے سامنے اوسکو ذلیل کراویگا اسواسطے کہ جب آدمی کسی کے عیب کو ظاہر کرتا ہے خدا بھی اوسکے عیب کو کھولتا ہی تنبیہ اسباب غیبت کے اگرچہ بہت ہین لیکن اس مقام مین جو اسباب اس زمانے مین زیادہ پائے جاتے تھے وہ لکھے گئے اور باقی چونکہ زیادہ مفید نہ تھے چھوڑ دیے گئے اور عین العلم اور احیاء العلوم وغیرہ مین تھوڑے اسباب بیان ہوئے اس کتاب مین بہت اسباب جمع کر

آٹھوین فرع غیبت کے کفارے مین آنشان کو لازم ہی زبان کو روکنا اور حتی الوسع غیبت سے بچنا تا ایسا نہو کہ غیبت صادر ہو جاوے اور خرابی دنیا

اور آخرت کے ہوجاوے لیکن اگر شیطان غالب ہوا کسی سے کوئی گناہ صادر ہوا اگر وہ فقط حق اللہ کا ہی جیسے نماز وغیرہ چھوڑنا علاج اوسکا یہ ہے کہ جناب باری کی خدمت مین توبہ کرے سعدی مصنف ای گنہ کردہ گفتہ بفرمش بعذر گنہ آب چشمے بریز لیکن توبہ مین ضرور ہی کہ دل مین گناہ سے ندامت ہووے زبان سے استغفار ہووے اور ارادہ اسبات کا ہووے کہ پھر کبھی ایسا گناہ نہو ویگا جب بندہ توبہ بشرایط کریگا اللہ تعالی اپنی عنایت کریگا ربار بگے

باز آ باز آ ہر انچہ ہستی باز آ	گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
این درگہ ما درگہ نا امیدی نیست	صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

اور اگر اوس گناہ مین حق بندے کا ہی فقط توبہ سے اوسکا دفع نہین ہوسکتا ہی کیونکہ قیامت مین وہ شخص پکڑ سکتا ہی بلکہ اوسمین ضرور ہی کہ جس بندے کا حق اپنے اوپر ہوا ہی اوس سے بھی معاف کراوے اور چونکہ غیبت بھی حق بندے کا ہی اسکا دفع بھی محض توبہ سے ممکن نہین ہی بلکہ جس شخص کے غیبت کی ہی اوسکی بھی خوشنودی ضرور ہی اسیواسطے بیان کرنا کفارہ غیبت کا بھی ضرور ہی لیکن جاننا چاہیے کہ غیبت مین دو حق ہین ایک حق اللہ کا کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی غیبت نہ کرو اور رسول بھی کہتا ہی کہ آدمی کا گوشت نہ کھاؤ اور غیبت کرنیوالا اللہ اور رسول کی مخالفت کرتا ہی اور شیطان کی تابعداری کرتا ہی کفارہ اسکا یہ ہی کہ غیبت کی سزا کو یاد کرے اور آنکھ سے آنسو بہاوے اور زبان سے استغفار کرے سعدی گفتہ است کہ چشم ست اشکے بیار و زبان در دہان ست عذرے بیار اور دل سے ندامت کرے اور ارادہ اس امر کا رکھے کہ پھر کبھی غیبت نہ کرونگا اگرچہ جلایا جاؤنگا جب بندہ اسطرح کے توبہ کرتا ہی دریاے رحمت خدا کا جوش کرتا ہے ضیغم

برق مضطر کی طرح ہوں بیقرار	خون گریاں ہے و اشک اشکبار
دیکھیے کیا حال ہووے کردگار	حرف توبہ ہے زباں پر بار بار

اثر حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں من ذکر خطیئۃ فوجل منہا قلبہ محیت عنہ فی ام الکتاب یعنے جو شخص گناہ کو یاد کرکے اللہ تعالی سے دل میں خوف کرے گناہ اوسکا نامۂ اعمال سے مٹ جاتا ہی نقل کیا ہی اسکو امام غزالی نے ابواب التوبہ میں

پیا اے دیدہ تا یکدم بگریم	تنم چون خوشدل و خورم بگریم
دمے بر جان پر حسرت بنالم	زمانے بر دل پر غم بگریم

دوسرا حق بندے کا جسکی غیبت کی ہی اور اس حق کا کفارہ مختلف فیہ ہی کئی فرقے اور گروہ اس باب میں مختلف ہو گئے ہیں ایک فرقہ اسطرف گیا ہی کہ غیبت کا گناہ فقط توبہ سے معاف ہو جاتا ہی جسکی غیبت کی ہی اوس سے معاف کرانے کی ضرورت نہیں ہی ارشاد حسن بصری فرماتے ہیں یکفیہ الا ستغفار دون الاستحلال یعنے غیبت کرنے والے کو توبہ کرنا کافی ہی استحلال کے یعنے جسکی غیبت کی ہی اوس سے معاف کرانے کی حاجت نہیں ہی نقل کیا ہی اسکو امام غزالی نے باب آفات اللسان میں اور اسی مذہب پر بعض احادیث اور آثار بھی دلالت کرتے ہیں ارشاد عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں اذا اغتاب رجل رجلا فلا یخبرہ ولیستغفر اللہ یعنی جب کوئی شخص کسی کی غیبت کرے پس اوسکو خبر اپنے غیبت کرنے کی نہ کرے بلکہ اللہ تعالی سے مغفرت چاہے نقل کیا ہی اسکو سیوطی نے تفسیر در منثور میں دوسرا فرقہ کہتا ہی کہ سوا توبہ کے غیبت میں ضرور ہی کہ جس شخص کی غیبت کی ہی اوسکی تعریف کر دینا اور

جناب باری مین اوسکے واسطے مغفرت چاہنا اور اوسکے واسطے دعا خیر
کرنا جب غیبت کرنے والا ان سب امور کو کریگا غیبت کے گناہ سے نکل
جائیگا چنانچہ بعض احادیث اور آثار سے بھی یہی مطلب معلوم ہوتا ہے
ارشاد مجاہد فرماتے ہین کفارۃ اکلک لحم اخیک ان تثنی علیہ
بخیر وتدعولہ یعنے کفارہ بھائی کے گوشت کھائیکا اور کسی کی غیبت کرنیکا
یہی ہو کہ تو اوسکی تعریف کردے اور اوسکے واسطے دعا خیر کردے نقل کیا ہے
اسکو امام غزالی نے باب کفارۃ الغیبۃ مین **حدیث** فرماتے ہین
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کفارۃ الغیبۃ ان تستغفر لمن اغتبتہ
یعنے غیبت کا کفارہ یہ ہو کہ طلب مغفرت کی کرے تو اوس شخص کے واسطے
جسکی تو نے غیبت کی ہو نقل کیا ہو اسکو درمنثور مین بیہقی سے **تیسرا فرقہ**
کہتا ہو کہ غیبت کے معاف ہونے کے واسطے سوا توبہ کے اوس شخص سے
جسکی غیبت کی ہو معاف بھی کرانا ضرور ہو خواہ اوس شخص کو غیبت کی خبر پونہچی
یا نہ پونہچی **چوتھا فرقہ** کہتا ہو کہ اگر اوس شخص کو غیبت کی خبر پونہچی ہو ضرور
ہو کہ اوس سے معاف کراوے ورنہ فقط استغفار پر اکتفا کافی ہے **تحقیق**
راقم الحروف کہتا ہو کہ کوئی مذہب عمدہ نہین ہو بلکہ اسمین تفصیل ہو وہ یہ کہ
جسکی غیبت کی ہو وہ زندہ ہو اور نزدیک ہو یا مرگیا ہو یا دور ہو اول صورت
مین اوسکو غیبت کی خبر پونہچی ہو کہ فلان شخص نے ہماری غیبت کی ہے
یا نہین پونہچی ہو اگر اوسکو پونہچ گئی ہو پس یا یہ کہ اوسکو تفصیل معلوم ہے
کہ فلان نے ہماری غیبت فلان فلان عیوب مین کی ہو یا تفصیل معلوم
نہین ہو اور ہر صورت کا حکم علیحدہ علیحدہ ہو پس اگر اوس شخص کو جسکے
غیبت کی ہو خبر ہماری غیبت کی بالتفصیل معلوم ہوگئی ہو ضرور ہو کہ اوس سے

قصور معاف کراوے اگر اوس سے ملاقات ہوسکتی ہو اسطرح پر کہ صدق دل سے اوسکے پاس جاوے اور اوس سے کہے یا حضرت ہمنے فلان فلان امور مین آپکی غیبت کی ہی جیساکہ آپکو معلوم ہو اب ہم اوس سے نادم ہوئے امیدوار ہین کہ آپ ہمارے قصور کو معاف کیجیے آیندہ کبھی ہم آپکی غیبت نہ کرینگے اور کسی کے سامنے آپکی شکایت نہ کرینگے لیکن شرط اس معاف کرانے مین یہ ہی کہ صدق دل سے ہووے کیونکہ اگر ظاہر مین اوس سے معاف کرالیا اور دل مین نادم نہین ہوا کچھہ فائدہ نہو گا بلکہ شمار ایسے شخص کا منافقین مین ہو گا اور اگر اوس شخص کو جسکی غیبت کی ہی خبر غیبت کی بالاجمال معلوم ہی اور تفصیل غیبت سے وہ شخص واقف نہین ہی پس اوس سے تفصیل غیبت کی کہ ہمنے تمہارے فلان فلان عیوب بیان کیے ہین بیان نہ کرے تا اوس شخص کی طبیعت ملول نہ ہو جاوے بلکہ فقط اسقدر اوس سے کہے کہ ہمنے آپکی غیبت کی آپ اوس سے درگذر کیجیے اور قصور معاف کیجیے اور اگر اوس شخص کو جسکی غیبت کی ہی خبر غیبت کی معلوم ہوئی ہو لیکن وہ شخص مرگیا ہی یا کسی دور شہر مین گیا ہو کہ اوس سے ملاقات ہونا اور معاف کرانا نہین ہوسکتا ہی پس لازم ہی کہ اوس شخص کے واسطے استغفار کرے اور لوگون کے سامنے اوسکی تعریف کرے کہ شاید اللہ تعالی اوسی تعریف کے بدلے ہمکو نہ پکڑے اور وہ شخص ہمسے نہ جھگڑے اور اسی صورت کے واسطے مجاہد نے کہا ہی کہ کفارہ گوشت کھانے کا دعاء خیر ہی چنانچہ قول اونکا احیاء العلوم سے منقول ہوچکا اور یہی مطلب ہی حدیث کا جو در منثور سے منقول ہوئے اور اگر اوس شخص کو جسکی غیبت کی ہی خبر غیبت کی نہ پہونچی تو فقط استغفار جناب باری کے حضور مین کافی ہی اور ارادہ اس بات کا رکھنا کہ پہر کبھی ہم اوسکی غیبت نہ کرینگے وافی ہی

کیونکہ اوس شخص کو غیبت کی خبر کرنا موجب عداوت کا ہوگا اور بغض پیدا ہوگا
اور یہی مطلب ہی عبد اللہ بن مبارک کے قول کا جو در منثور سے مرقوم ہوا اور
اسی واسطے ابن سیرین نے جب ایک شخص کی غیبت کی اور اوسکی بدن کی
سیاہی عیان کی کہ وہ شخص کالا ہی فقط توبہ پر کفایت کی چنانچہ یہ حکایت بھی
سابقا عین العلم کے شرح ملا علی قاری سے نقل ہو چکی **الحاصل** غیبت کے
محو ہونے کے واسطے دو امر ضرور ہین ایک خداے تعالی سے توبہ کرنا چنانچہ سلیمان
جمل حاشیہ جمل مین فرماتے ہین کہ اس امر مین کسیکا خلاف نہین ہی دوسرا
امر مغتاب سے یعنی جسکی غیبت کی ہی قصور معاف کرانا اگر ممکن ہووے
کیونکہ اگر غیبت کرنے والا اوس شخص سے قصور معاف نہ کراویگا لاجرم وہ
شخص روز محشر مین دامنگیر ہوگا کیونکہ اوس روز ادنی ادنی ظلم پر لوگ
جھگڑینگے اور خدا تعالی کے سامنے فریاد کرینگے **حدیث** فرماتے ہین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم یقتص للخلق بعضهم من بعض حتی
للجلحاء من القرناء وحتی للذرة من الذرة یعنے قیامت کے روز ایک
مخلوق سے دوسرے مخلوق کیواسطے بدلا لیا جاویگا یہانتک کہ جس بکری سینگ
والی نے دنیا مین بے سینگ کی بکری کو مارا ہوگا اللہ تعالی روز محشر مین
بے سینگ کی بکری کو سینگ عطا کریگا اور حکم اوسکو مارنیکا کریگا

ہوگا اسمین بندون کا قصاص — اسمین انسان کو نہین ہے خلاص
گر کوئی حیوان پر ستم — کر گیا دنیا مین اوسپر بس ہے غم

بلکہ ایک ذرے کو دوسرے ذرے سے حساب ہوگا پس انسان کو کون پوچھتا ہی
روایت کیا ہی اسکو احمد نے نقل کیا ہی اسکو منذری نے ترغیب و ترہیب مین
حکایت حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نے ایک عورت کو کہا کہ وہ دراز

زبان ہو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا اے عایشہ تجھے اوسکی غیبت کی لازم ہی تھا کہ اوس سے عفو قصور کرا اور نقل کیا ہی اسکو غزالی نے کیمیاے سعادت مین حدیث فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم الغیبۃ اشد من الزنا یعنے غیبت کا گناہ زنا کے گناہ سے زاید ہی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کس سبب سے آپ نے جواب دیا ان الرجل لیزنی فیتوب فیتوب اللہ علیہ وان صاحب الغیبۃ لا یغفر لہ حتی یغفر ہا لہ صاحبہ یعنے کوئی آدمی جب زنا کرکے خدا کے حضور مین توبہ کرتا ہی اللہ تعالی اوسکی توبہ قبول کرتا ہی اور غیبت کرنے والے کا ذمہ پاک نہین ہوتا ہی جب تک کہ صاحب غیبت معاف نہ کرے روایت کیا ہی اسکو ابن مردویہ نے نقل کیا ہی اسکو در منثور مین حدیث فرماتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم من کانت لہ مظلمۃ لاخیہ من عرضہ او شیء فلیتحللہ منہ الیوم قبل ان لا یکون دینار ولا درہم ان کان لہ عمل صالح اخذ من مظلمتہ وان لم تکن لہ حسنات اخذ من سیئات صاحبہ فحمل علیہ یعنے جس شخص نے کسی پر کسیطرح کا ظلم کیا ہو خواہ عزت ریزی کی ہو یا مال مین چوری کی ہو چاہیے اوسکو معاف کرا لے قبل اسکے کہ دن قیامت کا آوے کہ اگر اوس شخص کی نیکیاں ہونگی اسکے اعمال لوگون کو ملینگے جب لوگ فریاد کرینگے اور اگر اسکے پاس نیکیاں نہونگی بدیاں لوگون کی اسکو ملینگی اور اوسدن کسی کے پاس نہ درہم ہونگے نہ دینار ہونگے سب لوگ مفلس و محتاج ہونگے روایت کیا ہی اسکو بخاری نے ابواب القصاص مین سعدی

بعذر آوری خواہش امروز کن ✤ کہ فردا نماند مجال سخن

لطیفہ چونکہ غیبت مین دو حق ہین ابو عاصم کہتے ہین جب سے مینے سنا ہے

کہ غیبت حرام ہی تب سے جینے کسی کی غیبت نہین کی نقل کیا ہی اسکو دمیری
نے حیوۃ الحیوان مین ذکر قبل کے ذیل مین لطیفہ چونکہ زبان سے نہایت
گناہ ہوتے ہین اسیواسطے قطا کہ ایک پرندہ ہی جب بولتا ہی کہتا ہے
من سکت سلم یعنی جو شخص مضرات اور گناہون سے سکوت کرے وہی
سلامتی پائیگا نقل کیا ہی اسکو صفوری نے نزہتہ المجالس اور منتخب النفائس مین
باب زکوۃ الاعضا مین **نصیحت** اہل زمانہ اپنی زبان کو نہین روکتے
ہین سلامت کو چھوڑتے ہین سعدی فرماتے ہین ؎
کمال ست در نفس انسان سخن ✣ تو خود را بگفتار ناقص مکن
لوگون کی غیبت کرتے ہین پھر جنکی غیبت کرتے ہین اونسے معاف بھی
نہین کراتے ہین بلکہ معاف کرانے کو عار جانتے ہین قیامت کی وحشتون
کو غور نہین کرتے ہین اپنے نفس پر جور کرتے ہین احوال موت سے
غم نہین کرتے ہین اپنی ذات پر ستم کرتے ہین اور زہاد زمانۂ سابق کے
حساب قیامت سے اور عذاب ممات سے اسقدر ڈرتے تھے کہ ابدان اونکے
لرزتے تھے **حکایت** حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے
سینے پر ایک روز چیونٹی چل رہی تھی حضرت سلیمان نے زمین پر اوسکو پھینکدیا
چیونٹی نے کہا ای سلیمان کسواسطے اسقدر سلطنت کرتے ہو کیا مالک زبردست
کے حضور مین قیامت کے روز کھڑے نہوگے جب یہ قول سلیمان نے سنا بیہوش
ہوگئے پھر جب ہوش مین آئے کہنے لگے ای چیونٹی میرے قصور کو معاف کر
اوسنے کہا تین شرطون سے قصور تمہارا معاف کرونگی پہلی شرط یہ کہ سائل کو
جواب نہ دینا دوسرے یہ کہ فخر کی راہ سے نہ ہنسنا تیسرے یہ کہ فریادی کی
فریاد رسی کرنا اور بنظر اپنے مرتبے کے فریادرسی مین فتور نہ کرنا جب حضرت

سلیمان نے یہ تینون شرطین قبول کین چہیٹی نے تصور معاف کیا نقل کیا ہی اسکو صفوری نے باب اجتناب الظلم مین اپنی کتاب نزہتہ المجالس ومنتخب النفائس مین پس لازم ہی اہل زمانہ کو کہ اپنی افعال سے توبہ کرین اور لوگون کی غیبتون سے باز آئین اور اگر کسی کے غیبت کرین اوسنے معاف کرا دین تا محشر مین عذاب سے بچین

ہی صالح جو قرآن مین قول خدا وہ صالح ہی جو کوئی توبہ کرے تہو اوسکو اس خوف سے پہر گناہ	تجہے اوسکی معنے مین ما ب دون بتا گناہون سے پہر اپنی ایسا ڈرے رہے عمر بہر اسپنے وہ رو براہ

نوین فرع غیبت کے معاف کرنے کے بیان مین معلوم کرنا چاہیے کہ جس شخص کی کسی نے غیبت کی اوسکا حق غیبت کرنے والے پر ہوگیا اور اسکا دعوی شکایت کرنے والے پر لگ گیا لیکن اگر غیبت کرنے والا اپنے فعل پر نادم ہوکے قصور معاف کراوے لایق ہی اس شخص کو کہ اوسکے قصور سے درگذرے اگرچہ معاف کرنا ضرور نہین ہی کیونکہ اپنا حق چہوڑنا کسی پر واجب نہین ہی اسیواسطے سعید بن المسیب فرماتی ہین ارشاد لا احلل من ظلمنی یعنے جو شخص مجہپر ظلم کرے اور اوسکے فعل کو مین کبہی اوسکے واسطے حلال نہ کرونگا اور اوسکا قصور معاف نہ کرونگا کیونکہ حق باقی رہنے مین میرا فائدہ ہی نقل کیا ہی اسکو احیاء العلوم مین لیکن محسنین اور متقین کی شان یہ ہی کہ لوگون کے قصورون سے درگذرین اور قیامت مین اوسکا حساب نہ کرین اور اس معاف کرنے مین خداتعالی کی خوشنودی ہوتی ہی کیونکہ شان جناب باری کی یہی ہی کہ جب کوئی اوسکے سامنے اپنی عاجزی کرتا ہی اللہ تعالی اوسکو پاک صاف گناہون سے کر دیتا ہی اسیواسطے منقول ہی

حکایت حضرت زین العابدین بن الحسین رضی اللہ عنہما جب صبح کو گھر
سے نکلتے تھے کہتے تھے اللھم انی اتصدق الیوم لمن یغتابنی یعنے آج
جو میری غیبت کرے اوسکو مینے اپنی عزت کو دیدیا اور تصدق کردیا اب کبھی اوسکی نسبت
سے مین ناراض نہونگا اور اوسپر دعوی نہ کرونگا نقل کیا ہی اسکو دمیری نے
حیوۃ الحیوان مین خیر کے احوال کے بیان مین **حدیث** فرماتے ہین
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم ایعجز احدکم ان یکون کابی ضمضم
کان اذا خرج من بیتہ قال اللھم انی قد تصدقت بعرضی علی الناس
یعنے کیا عاجز ہی کوئی شخص اس امر سے کہ ہووے مثل ابوضمضم کے یعنے لایق ہے
ہر شخص کو کہ مانند ابوضمضم کی ہوجاوے اوسکا حال یہ تہا کہ جب اپنے گھر سے
نکلتا تہا کہتا تہا یا اللہ آج مین نے اپنی عزت کو لوگون پر تصدق کیا اگر کوئی
میری غیبت کریگا مین اوس سے دامنگیر نہونگا کیونکہ مین نے اوسکو غیبت کرنا
حلال کردیا نقل کیا ہی اسکو امام غزالی نے **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وسلم نے ان للجنۃ بابا لا یدخلھا الا من عفا عن ظلمہ یعنے
جنت مین ایک دروازہ عظیم الشان ہی کوئی شخص اوس دروازہ سے نجائیگا
مگر وہ شخص کہ اپنے ظالم سے عفو کریگا نقل کیا ہی اسکو صفوری نے نزہۃ المجالس
ومنتخب النفائس کے باب الاحسان الی الیتیم مین **حدیث** فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ثلاث من کن فیہ حاسبہ اللہ حسابا یسیرا
وادخلہ الجنۃ برحمتہ قالوا وما ھی یا رسول اللہ بابی انت وامی قال
تعطی من حرمک وتصل من قطعک وتعفو عمن ظلمک یعنے تین خصلتین
ہین کہ جو شخص اونکو کریگا اللہ تعالی اوسنے حساب مین سختی نہ کریگا اور جنت
مین لیجاویگا صحابہ نے عرض کیا یا رسول وہ کون خصلتین ہین فرمایا رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے عطا کر دیٹم اوس شخص کو جو تمکو محروم رکھے
اور وصل کرو اون اقارب سے جو تمسے قطع کرین اور عفو کرو اوسکے قصور کو
جو تمپر ظلم کرے روایت کیا ہی اسکو طبرانی نے نقل کیا ہی اسکو کتاب الترغیب
والترہیب مین منذری نے اور نزہتہ المجالس مین صفوری نے **دوسری**
اصل غیبت کے سننے کے بیان مین سمجہنا چاہیے کہ جسطرح غیبت کا کرنا حرام ہی
اسیطرح سننا بہی حرام ہی اور جب کوئی غیبت کرے اوسکی غیبت کو سن لینا اور
اوسکو منع نہ کرنا اور مسلمان کی عزت ریزی پر خوش ہونا بڑا گناہ ہے
اثر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہین نہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وسلم عن الغیبۃ وعن استماع الغیبۃ یعنے جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے منع کیا ہی غیبت کرنے سے اور غیبت کے
سننے سے نقل کیا ہی اسکو افندی نے سیف احمدیہ کے آفات الاذن مین بلکہ
جب غیبت سنی چار افعال اوسپر ضرور ہین **پہلا فعل** یہ کہ جب غیبت سنی
اوس شخص کے ساتھ جسکی غیبت ہوئی ہی بدگمانی نہ کرے اور جو اوصاف بد
اوسکے مذکور ہوئے ہین اوسکو سچ نہ سمجھے اور اوسکی برائی دوسرون کے
سامنے نقل نہ کرے اور سمجھے کہ جس شخص نے غیبت کی ہی اوسنے ایک گناہ
کبیرہ کیا ہی اوسکے قول کا اعتبار نہین ہی شاید اوس سے اور مغتاب سے
عداوت ہوگی اس سبب سے بد احوال وسکے نقل کرتا ہی پس سچا ہونا ناقل
کا یقینی نہین ہی **دوسرا فعل** یہ کہ جب کسی کی غیبت سنے لازم ہے
کہ خود غیبت مین شریک نہووے اور مسلمان بہائی کے زائد عیوب نہ کہوے
بلکہ سمجھے کہ غیبت کرنے والا خدا کا معاتب ہی اسکے موافقت سے جیسے بہی خدا تعالی
خفا ہو جائیگا اور روز محشر مین عذاب کریگا **حکایت** ایک روز حضرت

عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مددگارون سے پوچھا اگر کوئی
شخص سوتا ہو اور اوسکا تھوڑا ستر کھلا ہو پس آیا تم اوس ستر کو چھپا دوگی
یا باقی ستر بھی کھول دوگے لوگون نے کہا ہم مسلمان کے ستر کو جب کھلا ہوا
دیکھینگے اوسکو چھپا دینگے پس حضرت عیسی نے کہا جب تمہارے سامنے کوئی شخص
کسی مسلمان کے عیوب کو آشکارا کرتا ہی تم لوگ کیون اوسکے شریک ہو جاتی ہو
اور باقی عیبون کو بھی کھولدیتے ہو لازم ہی کہ جب کوئی شخص کسی مسلمان کی
غیبت کرے اوسکے عیبون کو ڈھاپ دو اور باقی عیبون کو نہ کھولو یعنی غیبت
والے کے شریک ہو کے تم بھی غیبت نہ کرو نقل کیا ہی اسکو فقیہ ابو اللیث نے
باب الغیبت مین **حکایت** خالد ربعی کے سامنے لوگون نے کسیکی غیبت
کی انھون نے اونکو منع کیا بار دیگر جب اونھون نے پھر غیبت شروع کی
خالد بھی شریک غیبت ہوئی پس خواب مین انکو کسی نے سور کا گوشت کھلایا
چنانچہ یہ حکایت سابق مین گذر چکی **تیسرا فعل** یہ کہ جب کسی بھائی مسلمان کی
غیبت سنی لازم ہی کہ اوس مسلمان کے تعریف کرنا شروع کرے اور اوسکی مدد
کرے تا غیبت کرنیوالا غیبت سے باز آئی اور اوس مسلمان کی ذلت نہ کرے
وگرنہ قیامت کے روز اسکی ذلت ہوگی نہایت افسوس وحسرت ہوگی
حکایت عبد اللہ بن المبارک کی مجلس مین ایک شخص نے امام ابو حنیفہ
کی غیبت کی ابن المبارک نے کہا ای شخص تو امام کی کیون عیوب بیان
کرتا ہی اونکے شان یہ تھی کہ ایک وضو سے پانچون وقت کی نماز پڑھتے
تھے اور یہی حال اونکا پینتالیس سال رہا ہی نقل کیا ہی اسکو رد المختار
حاشیہ در مختار مین **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے
من ذب عن عرض اخیہ رد اللہ عنہ عذاب النار یوم القیمۃ

یعنی جو شخص دفع کرے کسی مسلمان کی عزت ریزی سے اللہ تعالی اس دفع
کے بدلے مین اپنا عذاب اوس سے دفع کریگا اور اپنی رحمت سے
اوسکو جنت مین لیجاویگا روایت کیا ہی اسکو ابو الشیخ نے نقل کیا ہی اسکو
منذری نے کتاب الترغیب والترہیب مین **حدیث** فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے من نصر اخاہ المسلم بالغیب نصرہ اللہ
فی الدنیا والآخرۃ یعنے جو شخص مدد کرے مسلمان بہائی کی اوسکی غیبت مین
اللہ تعالی اوسکی مدد دنیا اور آخرت مین کریگا روایت کیا ہی اسکو ابن
ابی الدنیا نے نقل کیا ہی اسکو افندی نے سیرۃ احمدیہ مین **حدیث**
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے من ذب عن عرض اخیہ
بالغیبۃ کان حقا علی اللہ ان یعتقہ من النار یعنے جو شخص مسلمان کے
عزت ریزی سے لوگون کو رو کیگا اوسکا گویا حق خدای تعالی پہ ہوگا اس بات
کا کہ اللہ تعالی اوسکو دوزخ سے آزاد کریگا روایت کیا ہی اسکو احمد بن
حنبل نے نقل کیا ہی اسکو منذری نے کتاب الترغیب والترہیب مین
حدیث فرمایا حضرت شفیع المذنبین صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے
من اذل عندہ مؤمن وہو یقدر علی ان ینصرہ فلم ینصرہ اذلہ اللہ
علی رؤس الاشہاد یوم القیمۃ یعنے جس شخص کے سامنے کسی مسلمان کی
ذلت ہوئی اور کسی کی غیبت ہوئی اور اوسنے اوس مسلمان کی باوجود قدرت
کے کچھ مدد نہ کی خدائے تعالی قیامت کے روز تمام خلایق کے روبرو
اوسکو ذلیل کریگا اور اوسکے عیبون کو کھولیگا روایت کیا ہے اسکو
ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصفہانی رحمہ اللہ تعالی نے نقل کیا ہے اسکو
جلال الدین سیوطی نے جامع صغیر فی حدیث البشیر النذیر مین **فائدہ**

شارح جامع صغیر علامۂ عزیزی رحمہ اللہ تعالی لکھتا ہی کہ اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ مدد نہ کرنا کسی مسلمان کے حرام بلکہ گناہ کبیرہ ہی **حدیث**
ما من امرء یخذل امرء مسلما فی موضع تنتہک فیہ حرمتہ و ینتقص
فیہ من عرضہ الا خذلہ اللہ فی موطن یحب فیہ نصرتہ وما من امرء
ینصر مسلما فی موضع ینتقص فیہ من عرضہ و ینتہک فیہ من حرمتہ
الا نصرہ اللہ فی موطن یحب نصرتہ یعنے نہین کوئی شخص ذلیل کرتا ہی
کسی مسلمان کو اوس مقام مین کہ لوگ اوسکی عزت لے رہی ہین ہر طرح کی
اوسکی شکایتین کر رہی ہین مگر اللہ تعالی اوسکو ذلیل کریگا ایسے مقام مین
کہ اوسکو اپنی عزت محبوب ہوگی یعنے مقام محشر مین اور نہین کوئی شخص
مدد کرتا ہی مسلم کے اوس مقام مین جہان اوسکی عزت ریزی ہوتی ہو مگر
اللہ تعالی اوسکو مجمع خلایق مین معزز کریگا روایت کیا ہی اسکو ابو داود
نے ابواب البر والصلہ مین **حدیث** فرماتے ہین رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وعلی آلہ وسلم من حمی عرض اخیہ فی الدین بعث اللہ عز وجل
ملکا یحمیہ عن النار یعنے جو شخص دنیا مین اپنے مسلم بہائی کی عزت کو
بچاویگا خدا تعالی روز قیامت مین ایک فرشتہ اوسکے ساتھ کریگا کہ
وہ فرشتہ اوس شخص کو نار دوزخ سے بچاویگا روایت کیا ہے اسکو
ابن ابی الدنیا نے نقل کیا ہی اسکو منذری نے کتاب الترغیب والترہیب مین
حدیث فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے من رد عن
عرض اخیہ رد اللہ عن وجہہ النار یعنے جو شخص ایک مومن بہائی کی
عزت ریزی کو رد کریگا جناب باری قیامت مین اوسکے منہ سے
آتش دوزخ کو ہٹاویگا اور اوس شخص کو جنت مین داخل کردیگا

روایت کیا ہی اسکو ترمذی نے ابواب البر والصلہ مین **حدیث**
فرماتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم من اغتیب عندہ اخوہ
المسلم فلم ینصرہ وھو یستطیع نصرہ ادرکہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ
یعنے جس شخص کے سامنے کسی مسلم کے غیبت ہوئی اور اوسکی طرف سے مدد نہو
اللہ تعالی اس گناہ کی سزا دارین مین دیگا روایت کیا ہی ابو الشیخ نے
نقل کیا ہی اسکو افندی نے سیرت احمدیہ مین **حکایت** ایک شخص نے
جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے حضور مین کسی کی غیبت کی
دوسرے شخص نے اوسکی طرف سے غیبت روکی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وسلم نے من رد عن عرض اخیہ کان لہ حجاب من النار
یعنے جو شخص کسی کی غیبت کو رد کریگا یہ فعل اوسکا دوزخ کے جانے سے
پردہ ہوجائیگا نقل کیا ہی اسکو امام غزالی نے باب حقوق المسلم مین
حدیث المؤمن مرآۃ المومن والمومن اخو المومن یکف عنہ ضیعتہ
ویحوطہ من ورائہ یعنے ہر مومن دوسرے مؤمن کا آئینہ ہی کہ جس طرح
آئینے مین صورت معلوم ہوتی ہی اسیطرح ہر شخص کا عیب دوسرون کو
معلوم ہوتا ہی کیونکہ اپنا عیب اپنی نظر مین ہنر ہوتا ہی اور ہر مسلم دوسرے
مسلم کا بھائی ہی ہر شخص کو چاہیے کہ دوسرے کی جان ومال ہلاکت سے
بچاوے اور اوسکی حفاظت کرے تا کوئی کسی قسم کی شکایت نہ کرے
کسی نوع کی غیبت نہ کرے روایت کیا ہی اسکو ابو داؤد نے سعدی فرماتے ہین

مکن پیش دیوار غیبت کسے ✤ بود گر پسش گوش وارد کسے

حدیث فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے من ذب
عن لحم اخیہ بالمغیبۃ کان حقا علی اللہ ان یعتقہ من النار یعنے

جو شخص دفع کرے کسی شخص کو مسلمان کے گوشت کھانے سے اللہ تعالی اوسکو آتش دوزخ سے آزاد کریگا روایت کیا ہی اسکو بیہقی نے نقل کیا ہی اسکو ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب تبریزی نے مشکوۃ المصابیح مین چوتھا فعل یہ کہ غیبت کرنیوالی کو امر بالمعروف کرے زبان سی اوسکو غیبت کرنے سے منع کرے یا آنکہہ سی اوسکی طرف اشارہ کردی یا ہاتہہ سی کہدی کہ غیبت نکر مسلمان کی شکایت نکرے

اگر بنیم کہ نابینا و چاہ است ✤ اگر خاموش بنشینم گناہ است

اگر منع کرنا نہو سکے کسی سلطان وغیرہ کا ڈر ہووے اوس مجلس سے اوٹھکے چلا جاوے اگر یہ بھی نہو سکے دل سے اوسکی غیبت کو برا جانے اور راضی ہوکے چپ نہ بیٹھے **ارشاد** امام غزالی فرماتے ہین الساکت شریک المغتاب یعنے جو شخص چپ بیٹھیگا گناہ اوسکو مثل گناہ غیبت کرنے والی کے ہوگا **حکایت** جب ماعز رضی اللہ عنہ بسبب زنا کے سنگسار ہوئے ایک شخص نے دوسرے سے کہا اللہ تعالی نے اسکے زنا کو چھپایا تھا لیکن خود اسنے اپنے عیب کو کھولا اور مثل کتے کے مارا گیا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اس قول کو سنا راہ مین ان دونون سی کہا تم اس گدہے مردار کو کھاؤ اونہون نے کہا کون اسکو کھائیگا آپ نے فرمایا تمنے ابھی جو غیبت ماعز کی کی وہ اس سے بدتر ہی روایت کیا ہی اسکو ابن حبان نے نقل کیا ہی اسکو منذری نے کتاب الترغیب والترہیب مین پس حضرت صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے دونون شخصون کو غیبت کرنے والا بنایا حال آنکہ ایک غیبت کا فاعل تھا اور ایک سنکے چپ ہورہا تھا پس معلوم ہوا کہ سننے والا بھی شریک غیبت کرنے والے کے ہو پس لازم ہے کہ حتی الوسع غیبت کرنے والے کو منع کرے اور مجلس غیبت مین

چپ ہوگئے نہ بیٹھے سعدی کہتے ہین ؎ گذرگاہ قرآن و پندست گوش * بہتان و باطل شنیدن مکوش * اسیواسطے علما اور صلحا مجلس غیبت مین نہین بیٹھتے تھے اور غیبت کرنے والے کو منع کرتے تھے اگر یہ مجلس سلطان کی ہو اور مسلمان بہائی کی مدد کردیتے تھے دو ایک تعریف اوسکی بیان کردیتے تھے **حکایت** ایک روز مجلس دعوت مین کہ وہان ابراہیم ابن ادہم بہی تھے لوگون نے دسترخوان پر کسی شخص کی غیبت کی فی الفور ابراہیم اوٹھکے چلے گئے چنانچہ یہ حکایت سابقا گذرچکی اور اس قسم کی حکایتین سابقا چند گذرچکین ہین کلام سعدی سے اشعار مین مسطور ہوئی ہین **حکایت** ابن عایشہ سے منقول ہے کہ ایک روز حجاج نے بصری اور کوفی کے فقہا کو بلوایا ہم لوگ وہان حاضر ہوئے اور حسن بصری بہی آگئی حجاج نے حسن بصری کی نہایت تعظیم کی اور اپنے پہلو مین انکے واسطے کرسی بچھوائی پہر حجاج نے تذکرے لوگون کے شروع کیے یہانتک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر آیا حجاج نے حضرت علی کی شکایت شروع کی اور ہم لوگون نے بہی بسبب موافقت حجاج کے غیبت شروع کی لیکن حسن بصری چپ بیٹھے رہے اور اپنی انگوٹھے کو دانتکے نیچے دبائے رہے حجاج نے کہا یا حسن تم کیون چپ بیٹھے ہو علی کی شان مین تم کیا کہتے ہو حسن نے کہا علی وہ شخص ہین کہ انکے ساتھ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اپنی بیٹی کا نکاح کروایا اور آپ نہایت اونکے ساتھ محبت کرتے تھے اور علی حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے چچا کے بیٹے تھے جب حجاج نے یہ سنا نہایت خفا ہوا اور چہرہ اوسکا سرخ ہوگیا آخر اوٹھکے گھر مین چلا گیا اور ہم لوگ چلے آئے جب مجلس سے نجاست

ہو گئی شعبی نے حسن سے کہا ای حسن تم نے امیر کو خفا کیا حسن نے کہا ای
شعبی تم میرے پاس سے چلے جاؤ لوگ کہتے ہین کہ عامر شعبی بڑا عالم ہی
اور حال یہ ہی کہ تم ایک شیطان ہی کہ نام اوسکا سلطان ہی پاس آئے اور اوسکی
موافق خواہش اور مرضی کے کلمہ و کلام کرنے لگے نعوذ باللہ ای شعبی تم کو کیا
ضرور تہا حضرت علی کی شکایت کرنا اگر تم چپ رہتے سلامت پاتے ہان اگر
تم سے حجاج احوال علی کا پوچہتا تم سچ سچ بیان کرتے جیسا تمنے کیا شعبی
نے کہا یا حسن مین حضرت علی کے اوصاف کو جانتا ہون حسن نے کہا یہ طرفہ ماجرا
ہوا کہ باوجود تمہارے جاننے کے پہر غیبت علی کی تمنے کی اور اونکی منقصت
بیان کی نقل کیا ہی اسکو امام غزالی نے باب امر الامرا بالمعروف مین
حدیث فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے من رای منکرا
فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ و ذلک
اضعف الایمان یعنے جو شخص کوئی کام خلاف شرع دیکھے لازم ہے اوسکو کہ
ہاتہہ سے اوس امر کو محو کر دوے اگر ہاتہہ سے منع کرنے کے قابل ہووے اگر
ہاتہہ سے امر بالمعروف نہو سکے زبان سے منع کرے اگر یہ بہی نہو سکے
فقط دل سے اوسکو برا جانے لیکن یہ تیسری قسم بہت ضعیف ہی روایت کیا ہی
اسکو مسلم نے **حکایت** ایک روز مقدام بن معدیکرب اور عمرو بن الاسود
اور ایک شخص قبیلہ بنی اسد کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت
مین آئے حضرت معاویہ نے کہا ای مقدام مین نے سنا ہی کہ حسن بن علے
کا انتقال ہوا مقدام نے جب یہ خبر سنی انا للہ وانا الیہ راجعون پڑہا
ایک شخص نے مقدام سے کہا کیا تم حسن کی موت کو مصیبت سمجھتے ہو
مقدام نے کہا کیون مصیبت نہ سمجہون حالانکہ جناب رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وعلی آلہ وسلم نے حسن کو اپنی گود مین لیا اور کہا کہ حسین علی کا دلبند ہی
اور حسن میرا فرزند ہی پس اوس شخص نے کہا حسن مثل آگ کے تہا اچہا ہوا
کہ آگ کا چنگارا بجہگیا مقدام سمجہے کہ شاید اس شخص نے حضرت
معاویہ کے خوشی کے واسطے حسن کو برا کہا ہے پس کہا کہ چونکہ تو نے
حسن کی منقصت بیان کی مین تیرے دل کو جلاؤنگا اور اے معاویہ جو
مین حدیث بیان کرون اگر سچ کہون تم مجکو سچا کہنا اور اگر جہوٹ کہون تم
مجکو جہوٹا سمجہنا پس مقدام کہنے لگے ای معاویہ آیا جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وسلم نے سونے کے استعمال سے منع کیا ہی یا نہین حضرت
معاویہ نے کہا ہان پہر مقدام نے کہا ای معاویہ جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وعلی آلہ وسلم نے ریشمی کپڑے کے پہننے سے منع کیا یا نہین معاویہ نے کہا
ہان منع کیا ہی پہر کہا ای معاویہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
نے درندون کے چمڑے پر بیٹہنے سے منع کیا ہی یا نہین معاویہ نے کہا ہان
منع کیا ہی پس مقدام نے کہا ای معاویہ بینے تیرے گہر مین سونے کا اور ریشمی
کپڑے کا اور درندون کے چمڑون کا استعمال دیکہا ہر گاہ تمہارے گہر مین
حرام چیزون کا استعمال ہوتا ہی تمہارے ہم نشین کسطرح سے منقصت صاحب
عالیشان کی بیان کرتے ہین روایت کیا ہی اسکو ابو داؤد نے باب
جلود النمور مین **دقیقہ** اس حدیث سے حضرت معاویہ کا راضی ہونا غیبت
حسن پر معلوم ہوتا ہی اور ایک مفسدہ عظیم پیدا ہوتا ہی مگر یہ جواب ممکن ہے
کہ اوس شخص نے بسبب عناد کے نہ بسبب رضاء حضرت معاویہ کے غیبت امام حسن
شروع کی تہی اور حضرت معاویہ اوسپر راضی نہ تہے بلکہ منع کرنے والے تہے
کہ مقدام منع کر بیٹہے پس اونکے منع کی ضرورت نرہی واللہ اعلم الحاصل

لازم ہی انسان کو کہ جب کسی کی غیبت سنے چار امور کرے جیسا کہ مفصلاً مذکور
ہوئی اور خدائے تعالیٰ سے اپنی حسن عاقبت کی اور غیبت سے بچنے کی
دعا مانگے **اختتام** خدا کے فضل سے یہ کتاب ختم ہوئی اور اس کتاب
مین راقم الحروف نے بہت محنت کی اور از حد مشقت کی دو تین مہینے
کے عرصے مین باوجود قلت فرصت کے ختم کی اور ہر مطلب کے واسطے احادیث
وحکایات کتب احادیث اور کتب قصص وسلوک سے لکھی اور آثار واقوال
تحریر کیے اور اس کتاب مین چند التزامات کیے کہ جہان جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کا قول منقول کیا وہان لفظ حدیث سی اشارہ
کیا اور جس مقام مین کوئی قصہ لکھنے کی حاجت ہوئی خواہ وہ قصہ جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے زمانے مین ہوا ہو یا بعد اوسکے
واقع ہوا ہو وہان لفظ حکایت کی لکھی اور جب کسی صحابی کا قول نقل کیا لفظ
اثر اوسکے قبل لکھا اور جہان کسی تابعی کا یا کسی زاہد کا قول نقل کیا اوسکو
بلفظ ارشاد تعبیر کیا اور انبیا کے اقوال کو بلفظ اصلاح اطلاق کیا اور
جب قرآن مجید کی تحریر کی ضرورت پڑی لفظ آیت اوسکے قبل لکھی اور
اگر اس زمانے کے لوگون کا حال بیان کرنا منظور ہوا نصیحت کو وہان
دخل دیا اور اگر کوئی عمدہ قصہ ہوا اوسکو لطیفہ کہکے لکھا اور اگر کوئی
دلیل اپنی یا کسی کی رد یا کسی پر اعتراض یا کوئی مضمون عمدہ یا کوئی مسئلہ
وغیرہ منظور ہوا دقیقہ اوسکو کہا اور جو مضمون کسی حدیث سے یا قول صحابی
سے یا آیت سے نکلا اوسکو بلفظ ہدایت لکھا اور متفرقات کو کبھی لفظ تنبیہ
لکھا اور کبھی فائدہ لکھدیا اور وقت تالیف اس کتاب کے جو جو کتابین
میرے مطالعہ مین تھین اوسکی تفصیل یہ ہی احیاء العلوم امام ابو حامد غزالی کی

تنبیہ الغافلین تصنیف شیخ سمرقندی کی کتاب الآثار تصنیف امام محمد کی
مسند امام اعظم تصنیف محمد خوارزمی کے نزہۃ المجالس منتخب النفائس
عبد الرحمن صفوری کی کشف الغمۃ عن احوال الامۃ تصنیف شیخ
عبد الوہاب شعرانی کی حیوۃ الحیوان تصنیف شیخ کمال الدین میری کی
عین العلم تصنیف محمد بن عثمان بن عمر بلخی کی شرح عین العلم کی تصنیف
ملا علی قاری کی گلستان اور بوستان سعدی کی سنن ابو داؤد
جامع ترمذی صحیح مسلم صحیح بخاری سنن ابن ماجہ موطا امام مالک کی جامع صغیر
فی حدیث البشیر النذیر تصنیف جلال الدین سیوطی کی شرح جامع صغیر تصنیف
شیخ علی بن شیخ احمد بن شیخ نور الدین بن محمد بن ابراہیم عزیزی کی
مشکوۃ المصابیح تصنیف شیخ ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب تبریزی کی
کتاب الترغیب والترہیب تصنیف عبد العظیم منذری کے خزانۃ الروایات
تنویر الابصار در مختار رد المحتار حاشیہ در مختار تصنیف ابن عابدین شامی
مطالب المومنین شرح صحیح مسلم تصنیف امام نووی کی تفسیر در منثور تصنیف
سیوطی کی تفسیر کبیر تصنیف امام رازی کی تفسیر جلالین تصنیف محلی اور
سیوطی کی حاشیہ جلالین تصنیف سلیمان جمل کا تفسیر معالم التنزیل تصنیف
محی السنۃ بغوی کی تفسیر مظہری تصنیف قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی بزازیہ
تاتارخانیہ حاشیہ طحطاوی بر در مختار اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ مرقاۃ شرح
مشکوۃ تاریخ ابن خلکان جواہر التفسیر تصنیف صاحب تفسیر حسینی کی مدارج النبوۃ
شیخ عبد الحق محدث دہلوی کے نفحات الانس مولانا جامی کی تذکرۃ الاولیاء
کیمیائے سعادت امام غزالی کی روضۃ الواعظین ملا معین مسکین ہروی صاحب
معارج النبوۃ کے اور ہم نے اس امر کا التزام کیا کہ ہر حدیث اور حکایت

اور اثر اور ارشاد اور لطیفے کا نشان کتاب سے لکھا اور باب کا پتہ بھی
درج کیا لیکن جو حدیث وغیرہ کتاب الغیبت مین ہی اوسکی تحریر باب کی
ضرورت نہین سمجھے اور تحسین مضمون کے واسطے اشعار فارسی اور ہندی
اور عربی مع ترجمہ لکھے گئے اور اس کتاب کی تصنیف سے فقط لوگون
کی نصیحت منظور ہی اسواسطے کہ ابھی تک کوئی رسالہ غیبت مین عام فہم
اس تفصیل سے کسی نے نہین لکھا اگرچہ مفتی محمد عنایت احمد مرحوم نے
ایک رسالہ اس باب مین لکھا ہی لیکن تا این زمان وہ رسالہ میری نظر سے
نہین گذرا اور نہ اگر مجکو اظہار علم منظور ہوتا تو کوئی کتاب عربی مین لکھتا تا
فضل میرا ظاہر ہوتا اب امیدوار ارباب خلت نیک خصلت سے یہ ہے کہ
اس کتاب کو من اوله الی آخره ملاحظہ فرماوین نصیحتون کو غور کرکے
اپنے نفوس کو پاک فرماوین ع فلقد نصحتک ان قبلت نصیحتی :: فالنصح اغلی
ما یباع ویوهب ع ہمارا کام سمجھانا ہی یارو :: اب آگے چاہی مانو یا نہ مانو
انشاء اللہ تعالی اس کتاب سے جہلا بہت فائدہ مند ہونگے اور علما نہایت
خوش ہونگے اللہ تعالی اس کتاب سے لوگون کو فائدہ مند کرے اور
مجکو اسکا ثواب دے اہل احسان اور ارباب امتنان کے حضور مین یہ عرض
ہی کہ جب اس کتاب کو دیکھین اگر یہ بندہ گنہگار زندہ ہو میرے واسطے
دعا حسن عاقبت کرین اور اگر یہ بندہ جناب باری کی خدمت مین حاضر ہوا ہو
ہمیشہ استغفار میری واسطے کیا کرین اور اس کتاب کا اختتام چارشنبہ کے روز تاریخ
تیسری شہر جمادی الاولی کی سنہ [illegible] ہجری مین ہوا اور چونکہ اسی ماہ مین قصد
سفر کا حیدر آباد دکن سے اصل وطن لکھنؤ کی طرف ہوا یہ رسالہ بہت جلد
تمام کیا گیا اور مختصر کیا گیا لیکن بفضل خدا با اینہمہ نہایت مبسوط ہوا

اللّٰھم اغفر لی ولوالدی ولاقاربی ولاساتذتی ولشیوخی ولاحبابی
و لقبائلی ولمن لہ حق علی ولمن اغتبتہ ولمن اغتابنی ولمن آذانی
ولمن کتب ھذہ الرسالۃ ولمن طبع ھذہ الرسالۃ وشہرھا ولمن نظر
فی ھذہ الرسالۃ واستفادہ من ھذہ العجالۃ وامنی وامت والدای
بجوار النبی المختار صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وبناتہ
وذریاتہ وعترتہ ومن تبعہ اللّٰھم انی قد الفت ھذہ الرسالۃ لا
للہ نیا بل للدین فاجعلہا لوجھك یا مبین واجعلہا نافعۃ لمن نظرھا
وفکر فیہا واغفر لمن نقلت عنہ فی ھذہ الرسالۃ حدیثًا او اثرا او
ارشادا وغیر ذلك اللّٰھم انا عبادك المجرمون ان تطردنا فمن
یرحمنا ونحن فی وجل من ذنوبنا انت العواد بالمغفرۃ ونحن العائدون
بالذنوب الٰھی فارحم علینا یوم لا یرحم الا انت وامت الاحیاء
منا مع حسن الخاتمۃ والعافیۃ ونجنا من عذاب بیت المسکنۃ بیت
الوحشۃ وجنبنا من ظلمات بیت الغربۃ ومن عقارب بیت الھیبۃ
ومن احوال المحشر یوم العرض الاکبر واجعلنا من رفقاء النبی
صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم فانی احبہ کما تحب وترضی ولا تناقشنا فی
الحساب الٰھی امرتنا فترکنا ونھیتنا عن الغیبۃ وغیرھا من اصناف
الذنوب فارتکبنا وحسبنا رجاؤنا وخشیتنا اللّٰھم یا من ھو ارحم
من کل راحم ادخلنا الجنۃ بغیر حساب وسھل علینا الجواز
علی الصراط یوم العذاب ووفقنا للصالحات وجنبنا عن السیئات
اللّٰھم انك قلت واذا سألك عبادی عنی فانی قریب فیا من ھو اقرب
من حبل الورید یا مجیب تب علینا واجعلنا من الناجین الابرار

یوم القیمة ومن العذاحلین الاخیار یوم الندامة اللهم تقبل منی دعاءنا بحرمة من هو مولانا به تغفر ذنوبنا وتسترعیوبنا به بحطاوزارنا اللهم انا جعلنا حبیبک صلے الله علیه وعلی آله وسلم وسیلتنا فلا تطردنا امین امین امین یارب العالمین وصلے الله علی خیر خلقه سیدنا محمد وآله وصحبه اجمعین

خاتمة الطبع

الحمد لله که یه متبرک رسالہ تمام ہوا اور عنقریب ہماری مولانا کا دوسرا اردو کا رسالہ عمدة النصائح بھی چھپکر شایع ہوتا ہی۔ ہماری جناب مولانا رحمة الله علیه نے اپنی حیات مین حاجی محمد تیغ بہادر مالک مطبع انوار محمدی کو ایک ہدایت نامی سی (جو مطبع کی کتب خانی مین تبرکاً محفوظ رکھا گیا ہی) مع رسالہ ہذا سرفراز فرماکر اسکی چہاپنی کی ترغیب دلائی تھی اور اوسی ہفتے مین روح مقدس بشوق لقاء حضرت حق متوجہ فردوس برین ہوئی حاجی صاحب نے اس حکم کی تعمیل کو اپنا شرف اور سرمایہ نجات تصور کرکے چھپوانیکا اہتمام کیا۔ ہماری مولانا نی یہ رسالہ صرف عام ہدایت کی لیے اپنی کم سنی مین تصنیف فرمایا ہی لیکن سمجھنے والے سمجھ لینگے کہ صرف ایک مسئلہ غیبت کو پندرہ جزو مین اس وسعت اور صحت اور تحقیق سی لکھنا اور جملہ روایات حدیث وکتب اخلاق کا احاطہ کرنا اور اکثر اون مسائل کا حل فرمانا جو اسوقت تک حل نہوی تھی کیسے عالم متبحر موید من الله کا کام ہی ہماری بیان کو امر اعتقادی کہدینا آسان ہی لیکن کتاب کی عبارت اور اوسکے مضامین عالی سے انکار محال یہ خاکسار محمد عبد الغفار اسکی شرف تصحیح سی تمامہ مشرف رہا ہی الله تعالی وسی اور تمام مسلمانونکو غیبت سی بچنے کی توفیق دی اور ہمار جناب مولانا کی روح مقدس کو اوسکا ثواب عنایت کری

اللهم اغفره مغفرة تامة واجعله من اولیائک المقربین امین یا ارحم الراحمین

[illegible stamps]

مرثیہ حالاتِ عبرت آیات متضمن تاریخاتِ وفاتِ علّامۂ معقول و منقول

قَدْ کَانَ وَارِثًا لِدِیْنِ الرَّسُوْلِ عالمِ شریعت پناہ آیَۃٌ من آیاتِ اللہ

وآیت سَلَامٌ عَلیٰ عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفیٰ برصدقِ تاریخِ وفاتش گواہ

جامعِ کمالاتِ قدسی صفات ابوالحسنات مولانا محمد عبد الحی صاحب

رحمہ اللہ الواہب منظومۂ ناظمِ گرامی فاضلِ نامی مولانا مولوی محمد عبد العلیم صاحب

مدراسی متخلص بآسی مصحح مطبع نظامی سلمہ اللہ السامی

ہاے دنیا نہین ہی جاے ثبات
بدتر از موت ہی یہانکی حیات

اوس جہانمین ہی لطفِ عیش اونکو
جسنے ماری ہی اس جہان پہ لات

اَیُّ عَیْشٍ ھُنَا وَعَیْشٌ اٰیِسٌ
اِنَّمَا الْعَیْشُ عِیْشَۃُ الْجَنَّاتِ

نفس کی شہوتون سے باز آؤ
حرص و آز و ہوا ہین سب شہوات

جو ہین دنیا کی سرزمین پہ شر
ہین وہ چرخِ کہن کے نیرنجات

فَاتْرُکُوْا کُلَّ مَا بِہٖ شَرٌّ
بَلْ خُذُوْا وَاجْلُ مَا بِہٖ خَیْرَات

جو ہی دنیا مین حی وہ میت ہی
ہین سب احیا حقیقۃً اموات

مگر اللہ حی ہے اور قیوم
ہی اوسیکی ہمیشہ باقی ذات

اَیُّ حَیٍّ حَیَاتُہٗ اَبَدًا
اَیُّ نَفْسٍ مَمَاتُہَا لَحَیَات

اکدن جائیگی بدن سے روح
اکدن آئیگی اوسے سکرات

ایسے مرنے پہ جیتے ہین افسوس
ایسے جینے پہ مرتے ہین ہیہات

نَبِّھُوا النَّفْسَ اَیُّھَا الْغَافِلَاتُ
بِخَفَاتِ النُّفُوْسِ وَالنَّسَمَات

جو ہیں انجام بین و دور اندیش | موت کو یاد کرتے ہیں دن رات
پس انھیں کے لیے نبی نے کہا | اور یہ نازل ہوا افضل الصلوات
وهو هذا الحديث موتوا | اكثروا ذكر هاذم اللذات
کیا ہی بہتر ہے پند میں یہ حدیث | بہترین مواعظ و خطابات
غافلو اب تو چونک جاؤ ذرا | رکھو ہر دم زبان پہ ذکریات
فاعلموا انکم من الموتی | نفسکم قد لبس بالاثبات
موت جانو قیامت صغریٰ | قبر کو سمجھو چشمۂ زہرات
دم میں جو دم ہے وہ غنیمت ہے | دم کو اک دم کا بھی نہیں ہے ثبات
ان انفاسکم معدودة | انها بالعداد معدودات
غفلت اک دم کی بھی نہیں اچھی | موت ہر دم لگا رہی ہے گھات
اس سے بازی نہ پا سکو گے تم | بلکہ دیکھی یہ موت اک دن رات
ایها الغافلون قد نمتم | ایقظوا نفسکم من الغفلات
سمجھو ہر دم کو واپسیں ہر دم | کیا بھروسا ہے دم کا اے حضرات
دیکھو دم بھر میں چل بسے کیسے | حضرت مولوی ابو الحسنات
وا ثبورا الا ثم یا اسفاه | اوہ قال الاناس والجنات
تیسویں تھی ربیع الاول کی | اور دو شنبے کے دن کی پچھلی رات
ماہ آخر تھا شب بھی آخر تھی | ہوئی آخر کو آخر ان کی حیات
لم یؤخر موته اجلا | لم یزد ساعة من الساعات
آہ افسوس صد ہزار افسوس | نہیں ممکن اعادۂ مافات
غم کی ظلمت سے رات تھا وہ دن | اور قیامت کے دن کی تھی ظلمات
یومنا کان لیلة لیلا | لیلة کان ظلمة الحسرات

ملے باؤم بالوزان العجمة کما صححه الحافظ ابن حجر وغیره من الثقات المرقاة وعن معاذ بن جبل رضی الله تعالی عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم ذکر الانبیاء من العبادة وذکر الصالحین کفارة وذکر الموت صدقة وذکر القبر یقربکم من الجنة رواه الدیلمی فی مسند الفردوس

نہیں معلوم کیا تھی بیماری — صرع تھی یا بلا تھی کیا تھی بات

کہتے تھے لا اِلٰہ اِلّا اللہ — اللہ اللہ تھا ور وقت وفات

سُبحَت نَفسُہٗ بِیَا اللہ — حَیثُ ہَلَکَ عِندَ شِدَّۃِ الذِّکرَات

جبکہ شدت سے ہو چکے دورے — حرکات اونکے ہو گئے سکنات

اسی حالت مین ساتھ اللہ کے — دفعۃً دم نکل گیا ہیہات

اَلَّذِی جَاءَ مَوتُہٗ فُجَاۃً — نَبَّدَا اَنَّہٗ شَہِیدًا مَاتْ

پھر تو مشہور ہو گئی یہ خبر — شہر کیا قصبات کیا دیہات

ہو گیا دوپہر تک ایسا ہجوم — جس طرح حج مین مجمع عرفات

کَم مِنَ اٰتٍ یَجِیءُ فِی الہَیجَا — کَاَنَّ یَومَ المُسَمَّاتِ کُرقُوات

تھی نماز جنازہ مین اونکے — بے حد و بے شمار مخلوقات

تھا جنازہ ہجوم مین غائب — ہوئی حاصل کسیکو کب یہ بات

کَم مِنَ اَلفٍ لِاَجلِہٖ صَلَّوا — مَرَّۃً بَعدَ مَرَّۃٍ کَرَّات

آہ کرتے تھے سب بڑے چھوٹے — روتے تھے سب ذکور و مستورات

کوئی کہتا تھا ہاے عبدالحی — کوئی کہتا تھا واے ابوالحسنات

لَہَفَ النَّاسُ کُلُّہُم لَہَفًا — وَجَرَت مِن عُیُونِہِم عَبَرَات

انکے مرنے سے مر گئے طلبا — کیا کچھ انکے دلونپر ہین صدمات

کون انکا ہے اوستاد شفیق — کون انکا ہے مرجع حاجات

اَیُّ مَن مِثلُہٗ قَد اَعطَاہُم — کُلَّ وَقتٍ مِنَ الفَتَاوِیَات

کس جگہ ہین سبق طبق دونون — ہین کہان طالبون کو مسطورات

کون ہے انکا اب خبرگیران — ہے صرف لباس و ماکولات

فَلِذَا کَانَ لَدَیہِ یَاتِی — کُلُّ مَن فِی البِلَادِ وَالقَرْیَات

اہل علم اک شہ اک بلا ہین ہین | پیش آتے ہین انکو محذورات

آہ دنیا مین خوش نہین علما | یہی اکثر ہین مورد آفات

اِنَّ لِلجَاہِلِینَ نَازِلَۃً | اِنَّ اَہلَ العُلُومِ فِی العَاہَات

طالبون کو پڑہائیگا کون اب | کون اب حل کریگا مشکل بات

کون لیگا ہزارون استفتے | کون دیگا جواب مسؤلات

اَینَ مَن کَانَ یَختِمُ الفَتوٰی | اَینَ مَن کَانَ یَدفَعُ الشُّبُہَات

کون عالم مین ایسا عالم ہے | کسکے ایسے بلند ہین درجات

کہو کسکے ہین اسقدر شاگرد | کہو کسکے ہین اتنے تصنیفات

اَینَ مَن فِی العُلُومِ مُجتَہِدٌ | اَینَ مَن فِی الفُنُونِ ذُو المَلَکَات

کسکے دنیا مین ہین فیوض ایسے | کسکے ایسے ہین دین مین برکات

کسکا شہرہ ہی شرق سے تا غرب | کسکی ایسی ہوئی حیات و ممات

اَینَ شَخصٌ کَمِثلِہٖ حَیٌّ | اَینَ حَیٌّ کَمِثلِہٖ قَد مَات

جسنے جو پوچھا کہدیا فوراً | کیا ہی حاصل تھے اونکو معلومات

نظری اونکو سب بدیہی تھے | اونکو معلوم سب تھے مجہولات

اَینَ مَن کَانَ مِثلَہٗ عِلمًا | صَاحِبَ البَیِّنَاتِ وَالاٰیَات

تھے وہ حلالِ عقدِ لاینحل | تھے وہ کشافِ سرِّ ایماضات

فن اگر قفل تھا تو وہ مفتاح | علم اگر سقف تھا تو وہ مرقات

اَینَ عَلَّامَۃٌ یُعَلِّمُہَا | جَوَابَ السُّؤَالِ فِی المُحدَثَات

کون ہے ایسی جامعیت کا | عامل و کریم الذات

ایسا خوش خلق ہی کہا | ہین جمع ایسے نیک صفات

اَینَ مَن جَاءَ مِثلَہٗ بِالخَـ | مُخفِیَۃِ صَدَقَات

نازلہ مصیبت و عاہات آفات ۱۲

حسنِ صورت میں احسن المنظر — حسنِ سیرت میں احسن العادات

کیا لکھیں اونکے ہم محاسن کو — کیا کہیں چھوٹا منہ بڑی ہے بات

فاعر بسلک انتظام فی فیہ — لا ترید السجال فی الوجہات

تھے وہ شیریں کلام و خندہ دہن — بات تھی اونکی مثلِ قند و نبات

ہر کسی سے بخندہ پیشانی — مسکرا کر وہ کرتے تھے ہر بات

مُکْرِمٌ مِنْ مَکَارِمِ الْاَخْلَاق — مُحْسِنٌ مِنْ مَحَاسِنِ الْکَلِمَات

کاشفِ معنیِ فروع و اصول — واقفِ کلیات و جزئیات

تھے وہ علامۂ جمیعِ علوم — تھے وہ فہامۂ جمیعِ نکات

اُولِی الْفَضْلِ وَالتُّقٰی طُرًّا — ذَالِکَ فَضْلُ الْاِلٰہِ مِنْ نِعْمَات

اوجِ چرخِ معانی و الفاظ — موجِ بحرِ لغات و مصطلحات

نکتہ دانِ ضمائر و اعلام — رمز فہمِ معارف و نکرات

عِلْمُ نَحْوِہٖ غَایَۃُ التَّحْقِیْق — فَہْمُ مَعْنَاہُ غَایَۃُ الْغَایَات

صدرِ ایوانِ منصبِ تدریس — شاہِ ذیشانِ ملکِ معقولات

بدرِ رخشانِ آسمانِ علوم — مہرِ تابانِ اوجِ منقولات

فَاہْتَدَی الْخَلْقُ مِنْ ہِدَایَتِہٖ — وَاسْتَنَارَتْ بِنُوْرِہِ الظُّلُمَات

عالمِ قدس کے موارد سے — ہوتے تھے وارد اونپر الہامات

تھے کمالِ جمال کے مصباح — تھے جمالِ کمال کے مشکات

صَدْرُہٗ شَرْحُ مَتْنِ عِلْمِ الدِّیْن — فِیْہِ ضَاءَتْ اَشِعَّۃُ اللَّمَعَات

مستفیض اونسے ہوتے تھے ہر روز — طلبا اور مشایخ اور سادات

اونکے ہر وقت فیض تھے جاری — گرمی ہو خواہ جاڑا یا برسات

کَانَ بِالْعِلْمِ شُغْلُہٗ اَبَدًا — لَمْ یُضِعْ وَقْتَہٗ مِنَ الْاَوْقَات

یاد تھے اونکو راویون کے نام ۔۔۔ ازبر اونکو تھے جملہ مرویّات

کیسا حاصل تھا اونکو علم سیر ۔۔۔ جانتے تھے سبھی اونکی کیفیات

اَتی مَن مِثلُ ذٰلِکَ العَلّامِ ۔۔۔ بِعُلُومِ الرِّجَالِ وَالطَّبَقَاتْ

اونکی تصنیف اور تحشیہ سے ۔۔۔ علما پر ہین کیسے احسانات

تھا خداداد علم و فضل اونکا ۔۔۔ تھے وہ بحر فیوض والغامات

مَن اَتیٰ بِالجُحُودِ نِعمَتَہٗ ۔۔۔ فَہُوَ مِن مُنکِرِی البَدِیہِیَّاتْ

فن حکمت مین شیخ وقت تھی وہ ۔۔۔ اونکو ازبر تھے سب آلٰہیات

تھی اشارات اور شفا بھی یاد ۔۔۔ اور بھی حفظ تھے ریاضیّات

فَہُوَ ثَانِی المُعَلِّمِ الاَوَّلْ ۔۔۔ وَاحتَوٰی طَبعُہٗ طَبِیعِیَّاتْ

فقہ تھی اون کی فقہ مجتہدین ۔۔۔ اور حدیث اونکی تھی حدیث ثقات

اور تفسیر اونکی تھی تفسیر ۔۔۔ تھی قراءت قراءت آیات

کَیفَ اَوصَافُ عِلمِہٖ تُحصٰی ۔۔۔ ھٰذِہٖ جُملَۃٌ مِنَ الجُمَلَاتْ

تھے وہ نزدیک سب اوامر سے ۔۔۔ دور تھے اوسنے جملہ منہیات

حق کی مرضی مین اونکی مرضی تھی[1] ۔۔۔ ہوئی اسمین ہی آخر اونکی نجات

لَکُم قُرَّۃُ العَینِ شِیمَتُہٗ عَینًا ۔۔۔ فِی اِقَامِ الاُجُورِ وَالحَسَنَاتْ

بے تعصب تھے اور با انصاف ۔۔۔ با متانت تھے اور بے ہفوات

نہ تھی افراط اون مین اور تفریط ۔۔۔ بین بین اونکے تھے سبھی حالات

زُبدَۃُ العَامِلِینَ بِالسُّنَّۃِ ۔۔۔ عُمدَۃُ الکَامِلِینَ فِی الطَّاعَاتْ

عمل اونکا تھا سب شریعت پر ۔۔۔ معرفت کے بھی اونکو تھے جذبات

ظاہر و باطن اونکا یکسان تھا ۔۔۔ جیسے مرآت مین ہون مرئیات

طَبعُہٗ بِالجَلَاءِ کَالبَیضَا ۔۔۔ قَلبُہٗ بِالصَّفَاءِ کَالمِرآتْ

[1] لہ یعنی آدمی

تھے ولایت کی اونمین سب احوال | اور کرامت کی اونمین سب تھے صفات
علما کو جو چاہیین باتین | سب تھے اونمین فضائل و برکات
اِنَّہٗ نِعمَۃٌ مِّنَ النِّعَمَا | اِنَّہٗ اٰیَۃٌ مِّنَ الاٰیَات
وعظ مین درس مین کتابونمین | دفع کرتے تھے سبکے مشتبہات
امر حق کو وہ کرتے تھے ثابت | ببراہین و حلِ اشکالات
مَا رَاَینَا کَمِثلِہٖ اَحَدًا | دَافِعَ الشَّکِّ بِالیَقِینِیَّات
حاجی و حافظِ کلام اللہ | واعظِ خوش بیانِ دینیات
صاحب درس و مفتی احکام | دافعِ شرک و قامعِ بدعات
نَاصِرُ الشَّرعِ مُقتَدَی الاِسلَام | نَاشِرُ الدِّینِ جَامِعُ الاَشتَات
ہین کمالات بیشمار اونکے | حد سے زائد ہین اونکے تعریفات
اونکے اوصاف سی ہے ناطقہ لال | بہتر اس جا ہی نطق سے اِسکات
خَرِسَت عَن بَیَانِہٖ لُسُنٌ | عَجَزَت عَن مَدِیحِہٖ اٰیَات
الغرض جب بیان دل نے کیا | ذکر تاریخ و فکرِ سالِ وفات
پوچھا روح القدس سے آسی نے | کہا قدسی صفات ابوالحسنات
رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ اِیمَانًا | قَالَ اَبغِنَا لَہٗ مِنَ الدَّعوَات ۱۳۰۴ھ
شد چو تاریخش اردو و عربی ۱۳۰۴ھ | خواستم ہم بپارسی کلمات
گفتمش کو چہ گونہ بود بخلق | گفت باخلق بود ابوالحسنات
رَبِّ اَدخِلہُ جَنَّۃَ المَاوٰی | خَالِدًا فِی القُصُورِ وَالغُرُفَات ۱۳۰۴ھ
سلخ اول ربیع سال چہار | صوری و معنوی ست این سنوات
شد مصداق ثُلمَۃٌ فِی الدِّین ۱۳۰۴ھ | کز حدیث آمد این سنین ممات
مَوتُہٗ کَانَ ثُلمَۃً فِی الدِّین | اِنَّہٗ قَالَ شَافِعُ العُصَات

فہرست کتب مجوزہ علمائے علی سمیت جناب مصنف صاحب اور مطبع ہذا سے مل سکتی ہیں قیمت مع محصول ڈاک درج ہے

من مصنفات مولانا ابوالحسنات محمد عبد الحی رحمۃ اللہ علیہ من الحواشی والرسائل

نام کتاب	قیمت مع محصول	نام کتاب	قیمت مع محصول	نام کتاب	قیمت مع محصول
التعلیق الممجد علی موطا امام محمد	عہ/	مجموعہ آکام النفائس فی اداء الاذکار		فی ہلال خیر الشہور و تحفۃ النبلاء	
القول الجازم فی سقوط الحد بنکاح المحارم	۲/	بلسان الفارس و ترویح الجنان فی		جماعۃ النساء و الاجوبۃ الفاضلۃ	
تدویر الفلک فی حصول الجماعۃ بالجن والملک	۱/	فی حکم شرب الدخان و زجر الاخوان		للاسئلۃ العشرۃ الکاملۃ و الکلام	
الفلک المشحون فی الانتفاع بالمرہون	۱/	عن محدثات آخر جمعۃ رمضان		الجلیل فیما یتعلق بالمندیل و قوت	
تحفۃ الطلبۃ فی مسح الرقبۃ	۱/	و ذیلہ بحث القضاء العمری و زجر الناس		المغتذین بفتح المقتدین و الافصاح	
نزہۃ الفکر فی سبحۃ الذکر	۱/	علی انکار حدیث ابن عباس و الانصاف		عن شہادۃ المرأۃ فی الارضاع	۹/
الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل	۳/	فی حکم الاعتکاف مع تحفۃ الاسماع		زجر الشبان و الشیبۃ	
ہدایہ کامل محشی بحواشی محمد عبد الحی صاحب		للمولوی عبد الغفور سلمہ	۹/	عن ارتکاب الغیبۃ	۴/
مع رسالہ نفع المفتی والسائل		مجموعۃ النافع الکبیر لمن یطالع		**کتب زیر طبع**	
مجمع متفرقات المسائل	عہ ۱۲/	الجامع الصغیر و طرب الاماثل		عمدۃ النصائح	
عمدۃ الرعایۃ حاشیۃ شرح الوقایۃ جلدین اولین	للعہ	بتراجم الافاضل و الاسئلۃ		حسن الولایہ حاشیہ	
مجموعۃ تذکرۃ الراشد و ابراز الغی	۱۵/	نقض الوضوء بالقہقہۃ و خیر الخبر		سوم شرح وقایہ	
فوائد البہیۃ فی تراجم الحنفیۃ	۱۲/	فی اذان خیر البشر و سباحۃ الفکر		مجموعہ فتاوی مولانا مغفور	
مجموعہ خطب تمام سال	۹/	فی الجہر بالذکر و رفع الستر عن		حاشیہ امور عامہ	
مجموعہ امام الکلام غیث الغمام		کیفیۃ ادخال المیت فی القبر	۱۳/	سعایۃ شرح شرح الوقایۃ	
الآثار المرفوعۃ فی		مجموعہ افلاک الدوار فی رؤیۃ		حق تصنیف اس رسالہ کا	
الاحادیث الموضوعۃ	عہ ۱۲/	الہلال بالنہار و القول المنشور		مطبع ہذا میں محفوظ ہے	